ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

غزہ میں نہ پھٹنے والے بم اور بارودی مواد ایک مہلک خطرہ بن چکے ہیں: اقوام متحدہ ص:08

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.102 , Sunday 19 October, 2025, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۱۰۲)، بروز اتوار، ۱۹/اکتوبر، ۲۰۲۵ء، ۲۶/ربیع الثانی ۱۴۴۷، ۸ صفحات

ٹرمپ۔پوتن ملاقات کا مقام کس نے طے کیا؟ 'تمہاری ماں نے'

صحافی کے سوال پر امریکی حکام کا جواب، وائٹ ہاؤس کی ترجمان کیرولین لیویٹ نے کہا کہ 'مجھے یہ مضحکہ خیز لگتا ہے کہ تم خود کو صحافی سمجھتے ہو، تم انتہا پسند بائیں بازو کے کارکن ہو'

واشنگٹن،(ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور روسی صدر ولادیمیر پوتن کی آئندہ ملاقات کے مقام کے انتخاب سے متعلق سوال کرنے پر وائٹ ہاؤس کی ایک ترجمان نے رپورٹر کو طنزیہ طور پر جواب دیا 'تمہاری ماں نے'۔ انڈیپینڈنٹ کی رپورٹ کے مطابق ٹرمپ نے جمعرات کو اعلان کیا تھا کہ وہ جلد ہی ہنگری کی راجدھانی بڈاپسٹ میں پوتن سے ملاقات کریں گے تاکہ یوکرین کی جنگ کے خاتمے پر بات چیت کی جا سکے۔ اس فیصلے پر سوالات اٹھائے جا رہے ہیں کیوں کہ پوتن کیلئے بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کی جانب سے گرفتاری کا وارنٹ جاری ہے، تاہم، ایسوسی ایٹڈ پریس (اے پی) کے مطابق ہنگری غالباً اس وارنٹ پر عمل نہیں کرے گا اور عدالت سے علیحدگی کے عمل میں ہے۔ ہف پوسٹ نے جب وائٹ ہاؤس سے پوچھا کہ ملاقات کے مقام کا انتخاب کس نے کیا، تو وائٹ ہاؤس کی پریس سکریٹری کیرولائن لیویٹ نے جواب دیا کہ 'تمہاری ماں نے'۔ بعد ازاں وائٹ ہاؤس

کمیونیکیشنز ڈائریکٹر اسٹیون چیونگ نے بھی وہی جملہ دہرایا کہ 'تمہاری ماں'۔ ہف پوسٹ نے لیویٹ سے پوچھا کہ کیا انہیں اپنا جواب مزاحیہ لگا، جس پر انہوں نے کہا کہ 'مجھے یہ مضحکہ خیز لگتا ہے کہ تم خود کو صحافی سمجھتے ہو، تم ایک انتہا پسند بائیں بازو کے کارکن ہو، جسے میڈیا میں کوئی سنجیدگی سے نہیں لیتا، بس تمہارے ساتھی تمہیں یہ منہ پر نہیں بتاتے، مجھے اپنے جانبدار اور جھوٹے سوالات بھیجنا بند کرو'۔ جب انڈیپینڈنٹ نے وائٹ ہاؤس سے پوچھا کہ کیا 'تمہاری ماں' کہنا مناسب تھا، تو ترجمان ٹیلر راجرز نے جواب دیا کہ 'یہ بالکل مناسب تھا'۔ راجرز نے مزید کہا کہ 'جس شخص کو یہ پیغامات موصول ہوئے وہ کوئی حقیقی رپورٹر نہیں بلکہ ایک ڈیموکریٹک کارکن ہے، لہٰذا جو جواب دیا گیا وہ بالکل درست تھا، وائٹ ہاؤس کا پریس عملہ ہر روز درجنوں سنجیدہ رپورٹرز کی درخواستوں پر کام کرتا ہے، ہمارے پاس جماعتی پروپیگنڈا کرنے والوں پر وقت ضائع کرنے کا موقع نہیں!'۔ اسٹیون چیونگ نے جمعہ کی دوپہر 'ایکس' پر اس واقعے سے متعلق ایک پوسٹ دوبارہ شیئر کی، تاہم کوئی اضافی تبصرہ نہیں کیا۔

وائٹ ہاؤس کی سیاسی زبان اور لہجہ مزید سخت

رپورٹ کے مطابق وائٹ ہاؤس نے حالیہ دنوں میں اپنی سیاسی زبان اور لہجہ مزید سخت کر لیا ہے۔ جمعرات کو فاکس نیوز پر ایک انٹرویو میں لیویٹ نے دعویٰ کیا تھا کہ ڈیموکریٹک پارٹی کا اصل ووٹ بینک 'حماس کے دہشت گردوں، غیر قانونی تارکینِ وطن، اور پرتشدد مجرموں' پر مشتمل ہے۔ انہوں نے مزید کہا تھا کہ وہ کسی اصول پر نہیں کھڑے، سوائے اس کے کہ اپنے بائیں بازو کے انتہا پسند حلقے کو خوش کریں، جس میں جیسا کہ میں نے کہا، یہودی مخالفین، حماس کے دہشت گرد، غیر قانونی تارکینِ وطن اور خطرناک مجرم شامل ہیں، جنہیں وہ آزاد چھوڑنا چاہتے ہیں تاکہ وہ امریکی سڑکوں پر گھوم سکیں۔

چین اور امریکہ کا آئندہ ہفتے نئے تجارتی مذاکرات شروع کرنے پر اتفاق

دنیا کی دو سب سے بڑی معیشتیں ایک اور نقصان دہ محصولات کی جنگ سے بچنے کیلئے کوشاں

بیجنگ/واشنگٹن،(ایجنسی) چین اور امریکہ نے اتفاق کیا ہے کہ وہ آئندہ ہفتے تجارتی مذاکرات کا ایک اور دور منعقد کریں گے، دنیا کی دو سب سے بڑی معیشتیں ایک اور نقصان دہ محصولات کی جنگ (ٹِٹ فار ٹیٹ ٹیرف جنگ) سے بچنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق گزشتہ ہفتے بیجنگ نے نایاب معدنیات کی اہم صنعت پر وسیع پیمانے پر پابندیاں عائد کرنے کا اعلان کیا تھا، جس کے جواب میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چین سے درآمدات پر 100 فیصد محصولات عائد کرنے کی دھمکی دی تھی۔ ٹرمپ نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ اس ماہ جنوبی کوریا میں ایشیا پیسیفک اکنامک کوآپریشن (اے پی ای سی) سمٹ کے موقع پر اپنے چینی ہم منصب شی جن پنگ سے متوقع ملاقات منسوخ کر سکتے ہیں۔ تاہم، تازہ پیش رفت میں تنازع کے حل کی کوششوں کے اشارے ملے ہیں۔

چینی سرکاری میڈیا نے اطلاع دی ہے کہ نائب وزیراعظم ہی لی فینگ اور امریکی وزیرِ خزانہ اسکاٹ بیسنٹ کے درمیان ہفتے کی صبح 'کھلے، گہرے اور تعمیری مذاکرات' ہوئے اور دونوں فریقین نے جلد از جلد ایک نئے دور کے تجارتی مذاکرات پر اتفاق کر لیا۔ سوشل میڈیا پر بیسنٹ نے گفتگو کو 'واضح اور تفصیلی' قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ اگلے ہفتے بالمشافہ ملاقات کریں گے تاکہ مذاکرات جاری رکھے جا سکیں۔ بیسنٹ اس سے قبل چین پر یہ الزام لگا چکے ہیں کہ وہ نایاب معدنیات پر پابندیاں سخت کر کے دنیا کے دیگر ممالک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے، یہ معدنیات اسمارٹ فونز سے لے کر گائیڈڈ میزائل تک متعدد جدید مصنوعات میں استعمال ہوتی ہیں۔

چینی سرکاری خبر رساں ایجنسی 'شنہوا' کے مطابق امریکی تجارتی نمائندے جیمیسن گریئر نے بھی اس کال میں شرکت کی۔ کال سے چند گھنٹے قبل 'فاکس نیوز' نے ٹرمپ کے ایک انٹرویو کے اقتباسات نشر کیے، جن میں انہوں نے تصدیق کی کہ وہ اب بھی 'اے پی ای سی' اجلاس میں شی جن پنگ سے ملاقات کریں گے۔ ٹرمپ نے اس موقع پر کہا کہ چین سے درآمد شدہ سامان پر 100 فیصد ٹیرف قابلِ برداشت نہیں ہے۔

نیتن یاہو اور گیلنٹ کی گرفتاری وارنٹ منسوخ کرنے کی درخواست مسترد

'غزہ کے گنہگار' صہیونی رہنماؤں کے معاملے پر عالمی فوجداری عدالت کا بڑا اقدم

دی ہیگ،(ایجنسیاں) بین الاقوامی فوجداری عدالت نے اسرائیل کی جانب سے دائر کی گئی

اس اپیل کو مسترد کر دیا جس میں وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو اور سابق وزیر دفاع یوآف گیلنٹ کے خلاف جاری کردہ گرفتاری کے وارنٹ منسوخ کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ عالمی اخبارات کی شہ سرخیاں بننے والا یہ فیصلہ... عدالت کے اس فیصلے کے بعد آیا جس میں نومبر میں طے کیا گیا تھا کہ ایسی 'معقول وجوہات موجود ہیں' جن سے یہ باور ہوتا ہے کہ نیتن یاہو اور گیلنٹ غزہ میں جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے 'فوجداری طور پر ذمے دار' ہیں۔ عدالت نے اس سے قبل حماس کے تین سینئر رہنماؤں کے خلاف بھی وارنٹ گرفتاری جاری کیے تھے مگر ان کی ہلاکت کے بعد وہ وارنٹ منسوخ کر دیے گئے۔ نیتن یاہو اور گیلنٹ کے خلاف وارنٹوں کے اجرا نے اسرائیل اور امریکہ میں شدید ردِعمل کو جنم دیا۔ اس کے بعد امریکی حکومت نے بین الاقوامی فوجداری عدالت کے کئی اعلیٰ عہدے داروں پر پابندیاں عائد کر دی تھیں۔ نیتن یاہو نے عدالت کے فیصلے کو 'یہود دشمنی پر مبنی' قرار دیا، جبکہ اُس وقت کے امریکی صدر 'جو بائیڈن' نے اسے 'شرم ناک اقدام' کہا تھا۔ رواں سال مئی میں اسرائیل نے عدالت سے باضابطہ طور پر درخواست کی تھی کہ وہ دونوں گرفتاری کے وارنٹ منسوخ کر دے، اس دوران عدالت یہ جائزہ لے رہی تھی کہ آیا اسے اس معاملے میں قانونی دائرہ اختیار حاصل بھی ہے یا نہیں۔ عدالت نے 16 جولائی کو اسرائیلی درخواست مسترد کرتے ہوئے یہ فیصلہ جاری کیا کہ جب تک عدالت کا دائرہ اختیار طے نہیں ہو جاتا، فی الحال گرفتاری کے وارنٹ منسوخ کرنے کی کوئی قانونی بنیاد موجود نہیں۔ ایک ہفتے بعد اسرائیل نے اس فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی، تاہم عدالت کے ججوں نے جمعے کے روز یہ فیصلہ دیا کہ جس نوعیت سے اسرائیل نے مقدمہ پیش کیا ہے، وہ اپیل کے دائرے میں نہیں آتا'۔

غزہ جنگ بندی کے بعد سے اسرائیلی حملوں میں 31 فلسطینی شہید

مزاحمتی گروپ حماس کا امریکہ اور ثالثوں سے اسرائیل کے احتساب کا مطالبہ

رام اللہ،(ایجنسیاں): غزہ سٹی کے علاقے زیتون میں ایک گاڑی پر اسرائیلی حملے میں ایک ہی خاندان کے 11 افراد شہید ہو گئے۔ اسرائیل نے دعویٰ کیا کہ یہ گاڑی اس نام نہاد 'ییلو لائن' کو عبور کر رہی تھی، جو اسرائیلی فوجی کنٹرول والے علاقے کو ظاہر کرتی ہے۔ قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کے مطابق جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے اسرائیل 31 افراد کو شہید کر چکا ہے۔ حماس نے امریکہ اور ثالثوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل پر دباؤ ڈالیں تاکہ وہ جنگ بندی معاہدے کا احترام کرے اور حملے بند کرے، یہ مطالبہ اس وقت سامنے آیا جب ریڈ کراس کے ذریعے ایک اور اسرائیلی قیدی کی لاش واپس کی گئی۔ غزہ کے فلسطینی اب بھی خوراک اور پانی کیلئے بے حد پریشان ہیں، اقوام متحدہ اور بین الاقوامی برادری کی جانب سے مطالبہ کیے گئے بڑے پیمانے پر امدادی قافلے اسرائیلی رکاوٹوں کے باعث متاثر ہو رہے ہیں۔ اکتوبر 2023 سے اسرائیل کی غزہ پر جنگ میں اب تک 67 ہزار 967 فلسطینی شہید اور ایک لاکھ 70 ہزار 179 زخمی ہو چکے ہیں۔ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملوں میں اسرائیل میں ایک ہزار 139 افراد ہلاک اور تقریباً 200 افراد کو یرغمال بنا لیا گیا تھا۔ اسرائیلی وزیراعظم بینجمن نیتن یاہو کے دفتر نے کہا ہے کہ حماس کو جنگ بندی معاہدہ پر عمل کرنا چاہیے اور ان 18 مقتول قیدیوں کی باقی لاشیں واپس کرنی چاہئیں جو اب بھی غزہ میں موجود ہیں۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب اسرائیلی حکام نے تصدیق کی کہ حماس کی جانب سے رات کے وقت واپس کی گئی قیدی کی لاش کی شناخت 75 سالہ الیاہو مارگالیت کے طور پر ہو چکی ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ ہم نے پہلے رپورٹ کیا تھا کہ اسرائیلی فوج نے مارگالیت کے اہلِ خانہ کو اطلاع دی ہے کہ ان کی لاش کی شناخت مکمل کر لی گئی ہے اور اب تدفین کیلئے تیار ہے'۔ اسرائیلی وزیراعظم کے دفتر نے کہا کہ ہم کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے، اور آخری یرغمال تک تمام مقتولوں کی واپسی کیلئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق دفتر نے مزید کہا کہ اسرائیل پُرعزم، وابستہ اور انتھک محنت کر رہا ہے تاکہ تمام مقتول قیدیوں کی واپسی ممکن ہو سکے، اور یہ کہ حماس اپنی ذمہ داریوں کو ثالثوں کے سامنے پورا کرے اور معاہدے کے نفاذ کے حصے کے طور پر انہیں واپس کرے۔ فوجی بیان کے مطابق مارگالیت 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے کے دوران کبٹز نیر اوز میں مارا گیا تھا۔

غزہ کی سید الہاشم مسجد 2 سال بعد دوبارہ کھل گئی

دو سال میں پہلی بار غزہ کے فلسطینیوں نے غزہ سٹی کی صدیوں پرانی سید الہاشم مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کی۔ یہ مسجد پوری جنگ کے دوران بند رہی تھی، اور عبادت گزاروں نے اس کی دوبارہ افتتاحی تقریب کو انتہائی جذباتی لمحہ قرار دیا۔

غزہ کے بچے اسکول جانے کو تیار ہیں: انروا

غزہ،(ایجنسیاں) فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوامِ متحدہ کی ایجنسی (یو این آر ڈبلیو اے)

کا کہنا ہے کہ عملہ غزہ کے بچوں کو دوبارہ اسکول بھیجنے کے لیے تیار ہے۔ ادارے نے 'ایکس' پر جاری ایک بیان میں کہا ہے کہ اس کے 8 ہزار تربیت یافتہ اساتذہ غزہ کے بچوں کو دوبارہ اسکول بھیجنے کے لیے تیار ہیں۔ ایجنسی نے اسرائیلی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اسے دوبارہ باضابطہ طور پر کام کرنے کی اجازت دی جائے۔ اسرائیلی حکومت نے اس سال کے اوائل میں اس ایجنسی پر پابندی عائد کر دی تھی۔

قابض اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی کی 129 خلاف ورزیاں، 34 فلسطینی شہید اور 122 زخمی

غزہ: غزہ کے مرکز برائے انسانی حقوق نے قابض اسرائیل کی جانب سے جاری درندگی کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ صہیونی قبضے کی فوج مسلسل جنگ بندی معاہدے کی دھجیاں اڑا رہی ہے اور نہتے فلسطینی شہریوں کو نشانہ بنا کر ظلم و بربریت کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔

مرکز کے مطابق تازہ ترین صہیونی حملے میں ایک شہری گاڑی کو نشانہ بنایا گیا جس میں ایک ہی خاندان کے 11 افراد شہید ہوئے۔ یہ حملہ 10 اکتوبر سنہ 2025ء سے نافذ جنگ بندی معاہدے کی صریح خلاف ورزی ہے جسے قابض اسرائیل نے ایسے نظر انداز کیا گویا کوئی معاہدہ موجود ہی نہیں۔

مرکز برائے انسانی حقوق نے ہفتے کے روز جاری اپنے بیان میں کہا کہ قابض اسرائیلی فوج کا یہ رویہ انسانی زندگیوں کی کھلی توہین ہے جو قابض طاقت کی اس پالیسی کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ بین الاقوامی انسانی قوانین اور اپنی ذمہ داریوں کو مکمل طور پر روندنے پر تلی ہوئی ہے۔

بیان میں بتایا گیا کہ مرکز نے قابض اسرائیلی افواج کی جانب سے جنگ بندی کے بعد سے اب تک 129 حملوں اور فائرنگ کے واقعات کا ریکارڈ جمع کیا ہے جن کے نتیجے میں 34 فلسطینی شہید اور 122 زخمی ہوئے۔ سب سے ہولناک حملہ گذشتہ جمعہ 17 اکتوبر کو مشرقی غزہ کے علاقے الزیتون میں پیش آیا جب صہیونی افواج نے ایک عام شہری گاڑی کو نشانہ بنایا جو ابو شعبان خاندان کے افراد کو لے جا رہی تھی۔

گاڑی میں سوار تمام 11 افراد شہید ہوئے جن میں 7 معصوم بچے اور 2 خواتین شامل تھیں۔ شہداء میں ایہاب محمد ناصر ابو شعبان (38 سال)، رندہ ماجد محمد ابو شعبان (36 سال)، ناصر ایہاب ابو شعبان (13 سال)، جمانہ ایہاب ابو شعبان (10 سال)، ابراہیم ایہاب ابو شعبان (6 سال)، محمد ایہاب ابو شعبان (5 سال)، سفیان شعبان، ان کی اہلیہ سمر محمد ناصر شعبان، کرم سفیان شعبان (10 سال)، انس سفیان شعبان (8 سال) اور نسیمہ سفیان شعبان (12 سال) شامل ہیں۔ مرکز برائے انسانی حقوق نے واضح کیا کہ اس خاندان کو نشانہ بنانا کسی بھی طرح ضروری یا قابلِ جواز نہیں تھا۔ قابض فوج کا یہ دعویٰ کہ گاڑی نام نہاد "پیلی لکیر" کے قریب جا رہی تھی، ایک کمزور جواز ہے کیونکہ اسرائیلی فوج کے پاس جدید نگرانی کے آلات ہیں جو صاف طور پر شناخت کر سکتے ہیں کہ یہ ایک شہری خاندان ہے جو اپنے گھر واپس جا رہا ہے۔ اس گاڑی سے فوجیوں کی زندگی کو کوئی خطرہ لاحق نہیں تھا لہٰذا انہیں خبردار کیا جا سکتا تھا یا بغیر قتل کے روکا جا سکتا تھا۔

مرکز نے کہا کہ یہ سانحہ قابض اسرائیلی افواج کی اسی مجرمانہ روش کا تسلسل ہے جس کے تحت وہ فلسطینی عوام کے خلاف کھلے عام نسل کشی کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔

ادارے نے مزید کہا کہ قابض فوج کی جانب سے یہ منظم خلاف ورزیاں عالمی برادری کی خاموشی اور انصاف کے نظام کی کمزوری کے باعث جاری ہیں جن کی وجہ سے قابض اسرائیل کو کھلی چھوٹ مل گئی ہے کہ وہ بین الاقوامی قوانین کو پامال کرتا رہے۔

مرکز برائے انسانی حقوق نے اقوام متحدہ، بین الاقوامی تحقیقاتی کمیشن اور عالمی فوجداری عدالت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان تمام جرائم کو اپنی جاری تحقیقات میں شامل کریں اور ذمہ دار اسرائیلی عہدیداروں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے تاکہ قابض ریاست کے جرائم کا سلسلہ بند ہو اور مجرموں کے لئے سزا یقینی بنائی جائے۔

مرکز نے زور دیا کہ عام شہریوں کا تحفظ اسی وقت ممکن ہے جب غزہ پر قابض اسرائیلی جارحیت کا مکمل اور مستقل خاتمہ ہو اور قابض اسرائیل کو بین الاقوامی انسانی قوانین کے احترام پر مجبور کیا جائے تاکہ فلسطینی مظلوم عوام کو انصاف مل سکے۔

قابض اسرائیل کو غزہ میں یورپی فنڈنگ سے تیار عمارتوں کی تباہی کا جواب دیا جائے گا: یورومیڈ

غزہ: یوروپین میڈیٹیرینین رائٹس مانیٹر (یورومیڈ مانیٹر) نے قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ میں یورپی یونین اور اس کے رکن ممالک کی مالی معاونت سے تعمیر شدہ منصوبوں، بنیادی ڈھانچوں اور رہائشی عمارتوں کی منظم تباہی کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی ہے۔ یہ منصوبے یا تو براہ راست یورپی کمیشن اور رکن ممالک کے ذریعے یا فلسطینی سماجی تنظیموں اور اقوام متحدہ کے اداروں خصوصاً انروا کے تعاون سے مکمل کیے گئے تھے، جنہیں قابض اسرائیل نے غزہ میں دو برس سے جاری اجتماعی نسل کشی کے دوران نشانہ بنایا۔

یورومیڈ مانیٹر نے اپنے بیان میں کہا کہ قابض اسرائیل کی یہ منظم تباہی صرف مادی اثاثوں پر حملہ نہیں بلکہ ان انسانی نظاموں پر وار ہے جو پانی، صحت، تعلیم اور باعزت رہائش جیسے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے قائم کیے گئے تھے۔ یہ جارحیت بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت ایک قابض طاقت کے فرائض کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ مانیٹر کے مطابق اس کے ماہرین نے جن ابتدائی نقصانات کی دستاویز بندی کی ہے ان میں پانی صاف کرنے کے پلانٹس، ہسپتال، کلینکس، صحت مراکز، سکول اور یورپی یونین کے تعاون سے تعمیر شدہ مکانات شامل ہیں۔

بیان میں کہا گیا کہ قابض اسرائیلی افواج کی جانب سے پانی صاف کرنے کے اسٹیشنوں اور سیوریج نیٹ ورک کی تباہی نے براہ راست عوام کے صاف پانی اور صحت کے بنیادی حق کو متاثر کیا۔ سکولوں کی تباہی سے بچوں کے تعلیم کے حق کو مجروح کیا گیا اور گھروں کی بربادی نے ہزاروں خاندانوں کو داخلی طور پر بے گھر اور در بدر کر دیا۔

مانیٹر کے مطابق شمالی غزہ میں یورپی یونین کی مالی معاونت سے یونیسف کے ذریعے تعمیر شدہ پانی صاف کرنے کا بڑا پلانٹ شدید نقصان کا شکار ہوا، جبکہ ایک اور پلانٹ دیر البلح شہر میں یورپی یونین کے زیر اہتمام "یورپ برائے بحیرہ روم" پروگرام کے تحت تعمیر کیا گیا تھا جسے بھی قابض اسرائیلی بمباری نے تباہ کر دیا۔ اقوام متحدہ کی رپورٹس کے مطابق غزہ کی تقریباً تمام سکولیں متاثر یا مکمل طور پر غیر فعال ہو چکی ہیں، جن میں انروا کے وہ تعلیمی ادارے بھی شامل ہیں جنہیں یورپی یونین سے وسیع مالی تعاون حاصل تھا۔

مانیٹر نے توجہ دلائی کہ یورپی یونین نے برسوں تک غزہ کے پانی اور نکاسی کے شعبوں میں سرمایہ کاری کی، مگر اب ان تمام اثاثوں جیسے کنویں، پائپ لائنیں، ذخائر اور پمپنگ اسٹیشنز کو وسیع تباہی کا سامنا ہے، جس نے براہ راست یورپی فنڈ شدہ منصوبوں کو متاثر کیا ہے۔ یورومیڈ مانیٹر نے واضح کیا کہ یہ حملے بین الاقوامی انسانی قانون اور جنیوا کنونشن کی صریح خلاف ورزی ہیں کیونکہ یہ شہری ڈھانچے کو براہ راست نشانہ بنانے کے مترادف ہیں۔

ادارے نے یورپی یونین کی مجرمانہ خاموشی پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ دو برس سے جاری قابض اسرائیل کی اجتماعی نسل کشی روکنے کے لیے موثر عملی اقدامات نہ اٹھانا بلکہ صرف بیانات پر اکتفا کرنا قابض اسرائیل کو مزید جری بناتا جا رہا ہے۔ یورپ قابض اسرائیل کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے اور اس کے کئی رکن ممالک اب بھی اسے اسلحہ فراہم کر رہے ہیں جو عالمی انصاف کے اصولوں کی توہین ہے۔

مانیٹر نے متنبہ کیا کہ یورپی حکومتیں اپنے سیاسی اور قانونی تغافل کے باعث قابض اسرائیل کو عملی طور پر ایک ڈھال فراہم کر رہی ہیں حالانکہ ان کے اپنے ماہرین اور عہدیداران بین الاقوامی قوانین کی سنگین اور منظم خلاف ورزیوں کو تسلیم کر چکے ہیں جو کئی پہلوؤں سے اجتماعی نسل کشی کے زمرے میں آتی ہیں۔ یورومیڈ مانیٹر نے کہا کہ قابض اسرائیل کے جرائم پر یورپی یونین کا تماشائی بنے رہنا اس کے اپنے اخلاقی، سیاسی اور قانونی اصولوں سے انحراف ہے۔ یورپی یونین اور قابض اسرائیل کے مابین شراکت داری معاہدے کی شق نمبر دو انسانی حقوق کے احترام کو بنیاد بناتی ہے، مگر عملی طور پر اس اصول کو پامال کیا جا رہا ہے۔

مانیٹر نے واضح کیا کہ باوجود اس کے کہ متعدد یورپی رپورٹس میں قابض اسرائیل کی جانب سے بین الاقوامی انسانی قانون کی سنگین خلاف ورزیوں کے ثبوت موجود ہیں، مگر یورپی کمیشن، یورپی کونسل اور پارلیمان نے کبھی ان معاہداتی شقوں کو فعال نہیں کیا جن کے تحت تجارتی مراعات کی معطلی، تعاون کے معاہدوں کا منجمد ہونا یا تنازعات کے حل کی قانونی کارروائی ممکن تھی۔ اس مجرمانہ چشم پوشی نے قابض اسرائیل کے لیے کھلی آزادی کا ماحول پیدا کیا۔ مانیٹر نے خبردار کیا کہ یورپی دباؤ کی عدم موجودگی قابض اسرائیل کو یہ پیغام دیتی ہے کہ وہ یورپی فنڈ شدہ منصوبے تباہ کرے اور شہریوں کو خوفزدہ کرے تو بھی اسے کوئی جوابدہی کا سامنا نہیں ہوگا۔ یہ طرزِ عمل یورپی یونین کے قانونی دعووں کو کمزور اور اس کی اخلاقی ساکھ کو تباہ کر رہا ہے۔

یورومیڈ مانیٹر نے مطالبہ کیا کہ قابض اسرائیل سے تمام یورپی فنڈ شدہ منصوبوں کی تباہی پر مکمل مالی معاوضہ لیا جائے جس میں عارضی متبادل اخراجات بھی شامل ہوں۔ یورپی یونین کو چاہیے کہ وہ ان نقصانات پر باضابطہ تحقیقات کرے، رپورٹ عوام کے سامنے پیش کرے، ذمہ دار قابض اسرائیلی سیاسی و عسکری شخصیات کا احتساب کرے اور بین الاقوامی عدالتوں میں مقدمات چلانے میں تعاون کرے۔

مانیٹر کے مطابق یہ معاوضہ صرف مالی اعداد و شمار نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر قابض اسرائیل کے مجرمانہ افعال کے اعترافِ جرم کے مترادف ہے جو فلسطینیوں کے بنیادی انسانی حقوق کی بحالی کی سمت پہلا قدم ہوگا۔

یورومیڈ مانیٹر نے زور دیا کہ یورپی یونین قابض اسرائیل کے ساتھ شراکت داری معاہدہ فوراً معطل کرے اور بین الاقوامی تحقیقات میں بھرپور حصہ لے تاکہ قابض اسرائیل کے جنگی مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جا سکے۔

ادارے نے اس بات پر بھی زور دیا کہ یورپ کو فلسطینی عوام پر امدادی منصوبے کم کر کے ان کی دوہری سزا کا سبب نہیں بننا چاہیے بلکہ ترقیاتی پروگراموں کو مضبوط کر کے ان کی بقا یقینی بنانا چاہیے۔ مانیٹر نے فوری طور پر غزہ کے پانی، صحت، تعلیم اور رہائش کے شعبوں میں بحالی و تعمیر نو کے پروگراموں کے لیے ہنگامی فنڈنگ کی اپیل کی ہے تاکہ عوام کے لیے زندگی کی بنیادی خدمات کی فراہمی بحال ہو سکے۔

یوکرین کو ٹوماہاک میزائل دینے کا فیصلہ ابھی قبل از وقت ہے، ٹرمپ کی زیلنسکی سے ملاقات

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں یوکرینی صدر ولادی میر زیلنسکی سے ملاقات کے دوران کہا کہ

یوکرین کو ٹوماہاک میزائل دینا قبل از وقت ہوگا، وہ پہلے روس کے ساتھ امن قائم کرنے کی امید رکھتے ہیں۔ 'اے ایف پی' کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے روسی صدر ولادیمیر زیلنسکی سے ملاقات کے دوران صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ 'امید ہے کہ ہم ٹوماہاک میزائلوں کے بارے میں سوچے بغیر جنگ کو ختم کر سکیں گے اور امید ہے یوکرین کو ان میزائل ضرورت نہیں پڑے گی'۔ امریکی صدر کا کہنا تھا کہ وہ پُر اعتماد ہیں کہ روسی صدر ولادیمیر پوتن جنگ ختم کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے، خاص طور پر جب انہوں نے ایک روز قبل کریملن کے سربراہ سے فون پر گفتگو کی تھی۔ امریکی اور روسی صدور نے جمعرات کو ہنگری کی راجدھانی بوداپیسٹ میں ایک سمٹ پر اتفاق کیا، جو ان کے اگست میں الاسکا میں ہونیوالی ملاقات کے بعد پہلا اجلاس ہوگا جہاں کسی امن معاہدے پر پیش رفت نہیں ہوسکی تھی۔ تاہم ٹرمپ کے اقتدار میں واپس آنے کے بعد واشنگٹن میں ان سے تیسری ملاقات کیلیے آنے والے یوکرینی صدر نے اس بات سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ پیوٹن ابھی امن کیلیے تیار نہیں ہیں۔ یوکرین کئی ہفتوں سے واشنگٹن پر زور دے رہا ہے کہ اسے ٹوماہاک میزائل فراہم کیے جائیں تاکہ ان میزائلوں سے روس پر دباؤ ڈالا جا سکتا ہے اور وہ اپنی ساڑھے 3 سال سے جاری جارحیت ختم کر سکے۔ ولادیمیر زیلنسکی کے دورے سے ایک روز قبل پیوٹن نے ٹرمپ کو فون پر خبردار کیا تھا کہ ان میزائلوں کی فراہمی جنگ میں شدت لا سکتی ہے اور امن مذاکرات کو خطرے میں ڈال سکتی ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ کو اس بات کا بھی خیال رکھنا ہوگا کہ وہ اپنے ٹوماہاک میزائلوں کے ذخائر کو کم نہ کر دے، جو 1600 کلومیٹر سے زائد فاصلے تک مار کر سکتے ہیں۔

شہزادہ اینڈریو شاہی القابات اور اعزاز سے دستبردار

لندن، (ایجنسی): برطانوی شاہی خاندان کے رکن پرنس اینڈریو نے اپنے تمام شاہی

اعزازات اور القابات سے دستبردار ہونیکا اعلان کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ انہوں نے بادشاہ چارلس سے مشاورت کے بعد کیا۔ پرنس اینڈریو نے ایک بیان میں کہا کہ وہ آئندہ اپنے کسی بھی شاہی خطاب یا لقب کا استعمال نہیں کریں گے، البتہ وہ بطور 'پرنس' ہی جانے جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی مرحوم والدہ ملکہ الزبتھ دوم کی جانب سے دیا گیا لقب 'ڈیوک آف یارک' بھی واپس کر دیا گیا ہے۔ برطانوی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق شہزادہ اینڈریو کی سابقہ اہلیہ سارہ فرگوسن نے بھی شاہی القابات استعمال نہ کرنیکا فیصلہ کیا ہے تاہم ان کی دونوں بیٹیاں شہزادی بیٹرلیس اور شہزادی یوجینی بدستور اپنے شاہی القابات برقرار رکھیں گی۔ یاد رہے کہ شہزادہ اینڈریو طویل عرصے سے امریکی کاروباری شخصیت جیفری ایپسٹین سے مبینہ تعلقات کے باعث شدید تنقید کی زد میں ہیں۔ ان پر ماضی میں جنسی جرائم سے منسلک الزامات بھی لگائے گئے تھے، جن کی انہوں نے ایک بار پھر سختی سے تردید کی ہے۔

مسلمانوں کا عرصۂ حیات تنگ

کینیڈا میں مسجد کے قریب اسلامک سینٹر کے رہنما قتل

مسلمان کمیونٹی نے کینیڈین حکومت سے فوری اور شفاف تحقیقات کا مطالبہ

اوٹاوا، (ایجنسیاں): کینیڈا کے شہر آشوا میں اسلامک سینٹر کے بانی رکن اور معزز بزرگ ابراہیم بالا کو مسجد کے قریب قتل کر دیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق اسلامی سینٹر کے بانی رکن 80 سالہ ابراہیم بالا کو مسجد کے قریب ہی قتل کر دیا گیا۔ ابھی تک ان کے قتل کی وجہ کے بارے میں کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے، جس نے کمیونٹی میں تشویش پیدا کر دی ہے۔ اسلامک سینٹر کی جانب سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہیکہ ہماری کمیونٹی کے ایک عزیز بھائی نے مسجد کے قریب اپنی جان کھودی۔ اس بیان میں مزید کہا گیا کہ "یہ واقعہ ہم سب کیلیے انتہائی دکھ بھرا ہے اور ہم متاثرہ خاندان کیساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں۔ مسلمان کمیونٹی نے کینیڈین حکومت سے فوری اور شفاف تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ کمیونٹی کے نمائندوں کا کہنا ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ واقعے کی مکمل طور پر تحقیقات کی جائیں اور قاتلوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ یہ واقعہ کینیڈا میں مذہبی اقلیتوں کے تحفظ کے حوالے سے سوالات کھڑے کر رہا ہے۔ مقامی حکام نے یقین دلایا ہے کہ وہ اس معاملے کی مکمل تحقیقات کریں گے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دلوائیں گے۔ اسلامک سینٹر نے کمیونٹی کے ارکان سے امن و سکون سے رہنے کی اپیل کی ہے، جبکہ مقامی مسلمانوں نے مرحوم کے لیے دعاؤں کا اہتمام کیا ہے۔ یہ واقعہ کینیڈا کی مسلمان کمیونٹی کے لیے ایک بڑا دھچکا ہے، جو ملک میں پرامن طور پر زندگی گزار رہی ہے۔

حماس نے ایک اور اسرائیلی مغوی کی لاش ریڈ کراس کے حوالے کر دی

فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس نے غزہ امن معاہدے کے تحت ایک اور اسرائیلی مغوی کی لاش ریڈ کراس کے حوالے کر دی ہے۔ اسرائیلی فوج نے ریڈ کراس سے لاش وصول کرنے کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ اب تک 28 میں سے صرف 9 مغویوں کی لاشیں مل سکی ہیں۔ حماس کے ترجمان نے وضاحت کی کہ بیشتر لاشیں ملبے تلے دبی ہوئی ہیں، جنہیں نکالنے کے لیے بھاری مشینری کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ لاشیں نکالنے کے عمل میں کچھ وقت لگ سکتا ہے کیونکہ غزہ کی تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے سے لاشیں برآمد کرنا ایک مشکل اور وقت طلب عمل ہے۔

ٹرمپ کے سابق مشیر نے خفیہ معلومات کے غلط استعمال کے الزام میں خود کو حکام کے حوالے کر دیا

واشنگٹن، (ایجنسیاں) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے سابق مشیر اور اب ان کے سخت ناقد اور قومی سلامتی پر سخت گیر مؤقف رکھنے والے رہنما جان بولٹن نے خفیہ معلومات کے غلط استعمال کے الزامات میں خود کو حکام کے حوالے کر دیا۔ عالمی خبر رساں ادارے رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق جان بولٹن پر جمعرات کو فردِ جرم عائد کی گئی تھی، وہ حالیہ ہفتوں میں ٹرمپ کے تیسرے نمایاں ناقد ہیں جنہیں قانونی کارروائی کا سامنا ہے، کیونکہ امریکی صدر نے ان دہائیوں پرانی روایات کو توڑ دیا ہے جو وفاقی قانون نافذ کرنے والے اداروں کو سیاسی دباؤ سے بچانے کے لیے قائم کی گئی تھیں۔ جان بولٹن جب گرین بیلٹ، میری لینڈ میں عدالت پہنچے تو انہوں نے صحافیوں سے کوئی بات نہیں کی، توقع ہے کہ انہیں دن میں کسی وقت عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ جان بولٹن اور ان کی ٹیم کو امریکی مارشل سروس کے دفتر میں داخل ہوتے دیکھا گیا، جہاں انہوں نے خود کو حکام کے حوالے کیا۔ جان بولٹن پر الزام ہے کہ انہوں نے اپنی تحریر کردہ کتاب میں ممکنہ استعمال کے لیے اپنے دو رشتہ داروں کے ساتھ حساس معلومات شیئر کیں، جن میں خفیہ انٹیلی جنس بریفنگز کے نوٹس اور اعلیٰ سرکاری عہدیداروں اور غیر ملکی رہنماؤں کے ساتھ ملاقاتوں کی تفصیلات شامل تھیں۔ بولٹن نے

جمعرات کو ایک بیان میں کہا کہ 'میں اپنے قانونی طرز عمل کا دفاع کرنے اور (ٹرمپ کے) اختیارات کے ناجائز استعمال کو بے نقاب کرنے کی جدوجہد کا منتظر ہوں۔ جان بولٹن کے وکیل ایبی لوول نے کہا کہ بولٹن نے کوئی بھی معلومات غیر قانونی طور پر شیئر یا محفوظ نہیں کیں۔ ٹرمپ، جو ریپبلکن پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں، نے اپنی صدارتی مہم کے دوران وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنے پہلے دور حکومت کے بعد درپیش ہونے والے قانونی مسائل کا بدلہ لیں گے۔

سابق برطانوی وزیر اعظم کے 3 مردوں کیساتھ جنسی تعلقات

صحافی ٹینا گوڈیون کی کتاب 'دی انسیڈنٹل فیمنسٹ' میں مارگریٹ تھیچر کی نجی زندگی سے متعلق انکشافات سے ہلچل

لندن، (ایجنسیاں): برطانیہ کی سابق وزیر اعظم اور آئرن لیڈی کے نام سے مشہور مارگریٹ تھیچر پر لکھی گئی ایک نئی کتاب میں ان کی نجی زندگی سے متعلق ہوشربا انکشافات نے ہلچل مچا دی ہے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق یہ کتاب 'دی انسیڈنٹل فیمنسٹ' برطانوی صحافی و مصنفہ ٹینا گوڈیون نے لکھی ہے۔ انھوں نے اپنی کتاب میں دعویٰ کیا ہے کہ مارگریٹ تھیچر کے سیاسی کیریئر کے دوران تین مختلف مردوں کے ساتھ تعلقات تھے جن میں سے دو کے ساتھ مبینہ غیر ازدواجی جبکہ تیسرے کے ساتھ دل لبھانے والی قربت تھی۔ برطانوی صحافی نے لکھا کہ مارگریٹ تھیچر کے ابتدائی سیاسی دور میں ایک نامعلوم مرد کے ساتھ خفیہ طور پر جنسی تعلقات تھے۔ جن کے بعد مارگریٹ تھیچر کے رکن

پارلیمان سر ہیمفری ایٹکنز کے ساتھ مبینہ طور پر جنسی تعلق کی بازگشت سنائی دیتی رہیں۔ علاوہ ازیں کتاب میں مارگریٹ کے اپنے پی اے ر چیف ٹم بیل کے ساتھ بھی ایسی قربت کا دعویٰ کیا گیا جس میں وہ صرف جسمانی طور چھونا اور لمس کو پسند کرتی تھیں۔ مصنفہ نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اپنے پی اے ر چیف ٹم بیل کے ساتھ ان کا تعلق شاید مکمل طور پر جنسی تعلق کی شکل تک نہیں پہنچ سکا تھا۔ کتاب کی مصنفہ نے ان الزامات کے ثبوت کے طور پر مختلف سیاسی شخصیات کے حوالے دیے، جن میں سابق کنزرویٹو وزیر جوناتھن ایٹکن بھی شامل ہیں جنھوں نے ان تعلقات کو اُس وقت کی 'باخبر افواہیں' قرار دیا۔ دوسری جانب، مارگریٹ تھیچر کے مستند سوانح نگار چارلس مور نے ان الزامات کو یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایسے کسی تعلق کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔

ایران اپنے مسلمہ حقوق پر ہرگز مذاکرات نہیں کریگا، عباس عراقچی

جوہری ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے این پی ٹی پر دستخط کنندہ کے طور پر ایران بدستور اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کا پابند رہیگا

تہران، (ایجنسی): اسلامی جمہوریہ ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے کہا ہے کہ تہران اپنے مسلمہ حقوق پر کسی سے مذاکرات کرے گا اور نہ ہی سیاسی دباؤ قبول کرے گا۔ یہ بات انہوں نے قرارداد 2231 کی میعاد ختم ہونے کے موقع پر سوشل میڈیا ہنڈل ایکس پر اپنے ایک پیغام میں کہی۔ وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے یہ بات زور دے کر کہی کہ ایران کے مسلمہ حقوق پر کوئی گفت و شنید نہیں کی جائے گی اور نہ سیاسی دباؤ قبول کیا جائے گا۔ انہوں نے کمپالا میں منعقدہ ناوابستہ تحریک کے وزرا خارجہ کے حالیہ اجلاس کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ دنیا کے 120 سے زائد ممالک نے اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے ایران کے موقف کی حمایت کی ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2231 کی میعاد 18 اکتوبر کو ختم ہوگئی۔

> دنیا کے 120 سے زائد ممالک نے اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے ایران کے موقف کی حمایت کی ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2231 کی میعاد 18 اکتوبر کو ختم ہوگئی۔ اس طرح نہ صرف ایران کے خلاف سلامتی کونسل کی تمام پابندیاں بھی ختم ہو جائیں گی بلکہ ایران کا معاملہ سلامتی کونسل کے ایجنڈے سے بھی خارج ہو جائے گا

انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح نہ صرف ایران کے خلاف سلامتی کونسل کی تمام پابندیاں بھی ختم ہو جائیں گی بلکہ ایران کا معاملہ سلامتی کونسل کے ایجنڈے سے بھی خارج ہو جائے گا۔ ایران کے وزیر خارجہ کا اپنے ٹوئٹ میں کہنا تھا کہ جوہری ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے این پی ٹی پر دستخط کنندہ کے طور پر، بدستور اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کا پابند رہے گا۔ سید عباس عراقچی نے کہا کہ مٹھی بھر الگ تھلگ حکومتوں کے ذریعہ کیے گئے غیر قانونی اقدامات کو دنیا بھر کے ممالک کی اکثریت نے مسترد کر دیا ہے۔ جو ممالک حقائق کو مسخ کرنے پر اصرار کر رہے ہیں وہ اس رویے کی وجہ سے مزید الگ تھلگ ہو جائیں گے۔

ڈھاکہ ایئرپورٹ: کارگو ٹرمینل پر آگ لگنے سے تمام پروازیں معطل

ڈھاکہ (یو این آئی) بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ ایئرپورٹ کے کارگو ٹرمینل پر آگ لگ گئی، جس کے بعد تمام پروازیں معطل کر دی گئیں۔ آج دوپہر حضرت شاہ جلال بین الاقوامی ہوائی اڈے کے کارگو ایریا میں اچانک آگ بھڑک اٹھی جس کے باعث تمام پروازوں کی آمد و رفت عارضی طور پر معطل کر دی گئی۔ بنگلہ دیش ایئر لائنز اور سول ایوی ایشن اتھارٹی بنگلادیش (سی اے اے بی) کے ترجمان کوثر محمود کے مطابق آگ لگنے کا واقعہ دوپہر تقریباً 2 بج کر 15 منٹ پر رپورٹ ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ بنگلہ دیش آرمی، ایئر فورس اور دیگر اداروں کے فائر فائٹرز نے فوری طور پر مشترکہ کارروائی شروع کر دی ہے۔

غزہ میں دو سال بعد تعلیم کی بحالی، انروا کے تحت 3 لاکھ طلبہ اور 8 ہزار اساتذہ درس و تدریس کا آغاز کریں گے

غزہ: اقوام متحدہ کے ادارہ برائے فلسطینی پناہ گزین (انروا) کے میڈیا مشیر عدنان ابو حسنہ نے بتایا ہے کہ دو سال کے طویل وقفے کے بعد غزہ کی پٹی میں تقریباً 3 لاکھ فلسطینی طلبہ کے لیے تعلیمی عمل دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ قدم قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ پر مسلط کردہ نسل کش جنگ کے تباہ کن اثرات کے بعد اٹھایا گیا ہے۔

انروا نے ہفتے کے روز اپنے سرکاری صفحے پر جاری ایک ویڈیو بیان میں اعلان کیا کہ ادارے نے جامع منصوبہ بندی کے تحت تدریسی عمل کی بحالی کا فیصلہ کیا ہے۔

عدنان ابو حسنہ نے کہا کہ "تقریباً دس ہزار طلبہ کو کچھ مراکزِ پناہ میں تعلیم دی جائے گی جبکہ بقیہ طلبہ کے لیے آن لائن یا ورچوئل تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے"۔ ان کے مطابق تقریباً 8 ہزار اساتذہ اس نئے تعلیمی مرحلے میں خدمات انجام دیں گے۔

انہوں نے کہا کہ "سالہا سال کی جنگ اور کورونا وبا کے باعث تعلیمی عمل میں رکاوٹ نے ہزاروں فلسطینی بچوں کو لکھنے اور پڑھنے کی بنیادی صلاحیتوں سے بھی محروم کر دیا ہے، اس لیے اب مزید تاخیر کسی صورت ممکن نہیں"۔

غزہ میں تعلیمی عمل سات اکتوبر سنہ 2023ء سے بند تھا جب قابض اسرائیل نے غزہ پر اپنی نسل کش جنگ مسلط کی اور بیشتر سرکاری و انروا کے سکولوں کو پناہ گاہوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ درجنوں تعلیمی ادارے مکمل یا جزوی طور پر تباہ کر دیے گئے۔

فلسطینی وزارت تعلیم کے مطابق سولہ ستمبر تک قابض اسرائیلی بمباری سے غزہ میں 172 سرکاری سکول تباہ ہو چکے ہیں جبکہ 118 سکول شدید نقصان کا شکار ہوئے۔ اس کے علاوہ انروا کے زیر انتظام 100 سے زائد سکولوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ اعداد و شمار کے مطابق قابض اسرائیل کی اس نسل کش جنگ میں 17 ہزار 711 طلبہ شہید ہوئے اور 25 ہزار 897 زخمی ہوئے۔ اسی دوران 763 اساتذہ شہید اور 3 ہزار 189 زخمی ہوئے۔

عدنان ابو حسنہ نے بتایا کہ قابض اسرائیلی حکام انروا کی جانب سے رکھی گئی بڑی مقدار میں امدادی اشیا کو غزہ میں داخل ہونے کی اجازت

نہیں دے رہے۔ حالانکہ انروا خوراک کی تقسیم اور 22 مرکزی طبی مراکز کے دوبارہ فعال ہونے کے لیے مکمل طور پر تیار ہے۔

انہوں نے قابض اسرائیل کی اس مجرمانہ رکاوٹ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ "پناہ گاہوں کے لیے ضروری سامان، کمبل، سرمائی کپڑے اور ادویات جیسی بنیادی اشیا کو داخلے کی اجازت نہ دینا انسانی اقدار کے منافی ہے، جس سے غزہ میں انسانی بحران مزید سنگین ہو رہا ہے"۔

انہوں نے بتایا کہ غزہ کی 95 فیصد آبادی اپنی روزی روٹی اور بنیادی ضروریات کے لیے امداد پر منحصر ہے کیونکہ قابض اسرائیل کے محاصرے نے روزگار کے تمام ذرائع ختم کر دیے ہیں۔ ابو حسنہ نے خبردار کیا کہ "حالات نہایت خطرناک حد تک بگڑ رہے ہیں، جنگ بندی کے بعد اپنے گھروں کو لوٹنے والے لاکھوں بے گھر شہری اب کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ موسمِ سرما سے قبل فوری امداد کی فراہمی ناگزیر ہے تاکہ انسانی المیہ مزید نہ بڑھے"۔

'قابض اسرائیل کے جرائم بے نقاب، شہداء کی لاشیں ظلم، تشدد اور منظم سزائے موت کا ثبوت ہیں'

غزہ: دن بہ دن یہ انکشافات شدت اختیار کر رہے ہیں کہ قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی پر اپنی وحشیانہ جارحیت کے دوران کس قدر بھیانک جرائم کا ارتکاب کیا۔ قابض افواج کی جانب سے بین الاقوامی کمیٹی برائے ریڈ کراس کے ذریعے درجنوں فلسطینی شہداء کی لاشیں حوالے کی گئی ہیں جن پر واضح اور ہولناک نشانات پائے گئے ہیں کہ انہیں حراست کے دوران اذیت ناک تشدد کے بعد قریب سے گولی مار کر شہید کیا گیا۔ وزارت صحت کے ہسپتالوں کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر محمد زقوت نے تصدیق کی کہ وزارت نے قابض اسرائیل سے تین مرحلوں میں 120 شہداء کی لاشیں وصول کی ہیں جن میں متعدد کی شناخت تاحال ناممکن ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ابتدائی طبی معائنے سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بیشتر شہداء کو قریبی فاصلوں سے گولیاں ماری گئیں، ان کے جسموں پر تشدد، جلانے، ٹینکوں کے نشانات اور ہاتھ پاؤں پر پلاسٹک کی بیڑیاں تک موجود ہیں۔ ڈاکٹر زقوت کے مطابق وزارتِ صحت اب تک صرف چھ شہداء کی شناخت کر سکی ہے جبکہ باقی لاشوں کی شناخت کا عمل جینیاتی تجزیوں کی عدم دستیابی کے باعث ممکن نہیں۔ قابض اسرائیل نے وزارت صحت کو صرف تین لاشوں کا جینیاتی ڈیٹا فراہم کیا ہے باقی سے متعلق معلومات دینے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ غزہ کے ہسپتالوں میں موجود مردہ خانے لاشوں کو صرف ایک ہفتہ تک محفوظ رکھ سکتے ہیں، جس کے باعث وزارت کو مجبوراً انہیں جلد دفنانا پڑے گا۔ وزارت نے شہداء کے اہلِ خانہ کی شناخت میں مدد کے لیے ایک آن لائن رابطہ پلیٹ فارم بھی قائم کیا ہے جہاں لاشوں کی تصاویر اور ذاتی اشیاء دکھائی جا رہی ہیں تاکہ اہلِ خانہ اپنے پیاروں کو پہچان سکیں۔ وزارتِ صحت کے ڈائریکٹر منیر البرش نے بتایا کہ موصول ہونے والی لاشیں جانوروں کی طرح جکڑی ہوئی تھیں، ان کی آنکھوں پر پٹیاں بندھی تھیں اور جسموں پر جلانے اور اذیت کے واضح نشانات تھے۔ ان مظلوموں کو قدرتی موت نہیں ملی بلکہ انہیں قید اور تشدد کے طویل عرصے کے بعد منظم انداز میں قتل کیا گیا۔ ایک فرانزک معالج نے بتایا کہ انہوں نے ایک لاش کا معائنہ کیا جس پر نمبر NMCH32 14/10/2025 درج تھا۔ معائنے سے ظاہر ہوا کہ اسے ہاتھ باندھ کر، آنکھوں پر پٹی باندھ کر پھانسی دے کر شہید کیا گیا۔

'غزہ تباہ کن سیلاب کے خطرے سے دوچار، نکاسی آب کے مسئلے کو فوری حل نہ کیا گیا تو انسانی المیہ ناگزیر ہے'

غزہ: غزہ میں محکمہ آبی وسائل نے خبردار کیا ہے کہ اگر فوری طور پر نکاسی آب کے سنگین بحران کو حل نہ کیا گیا تو پورے غزہ شہر کے کئی علاقے تباہ کن سیلاب سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ محکمہ آبی وسائل نے اقوام متحدہ اور متعلقہ عالمی اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر پانی کے شعبے کے لیے ضروری ساز و سامان، بجلی کے جنریٹرز اور پرزہ جات غزہ میں داخل کرنے کی اجازت دیں تاکہ مکمل طور پر تباہ شدہ آبی ڈھانچے کی بحالی ممکن ہو سکے۔

محکمہ آبی وسائل نے ہفتہ کے روز اپنے بیان میں کہا کہ ہم جنریٹروں کو 6 گھنٹے سے زیادہ چلانے کی استطاعت نہیں رکھتے کیونکہ وہ کسی بھی وقت مکمل طور پر بند ہو سکتے ہیں۔ ادارے نے اقوام متحدہ کے انسانی امور کے خصوصی مندوب سے مطالبہ کیا کہ وہ پانی صاف کرنے اور نکاسی آب کے اسٹیشنوں کو چلانے کے لیے ضروری مشینری داخل کرانے کے اقدامات کریں، کیونکہ فی الوقت پینے کے پانی اور گندے پانی کی لائنیں ایک دوسرے میں ملی ہوئی ہیں جس سے وبائی امراض پھیلنے کا شدید خطرہ ہے۔

محکمہ نے واضح کیا کہ قابض اسرائیلی افواج کے غزہ پر وحشیانہ حملے اور مسلسل بمباری نے تمام واٹر اسٹیشنوں کو مفلوج کر دیا ہے۔ اس کے باوجود عملہ شب و روز کی انتھک محنت سے تباہ شدہ نظام کو بحال کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ شہریوں کو کم از کم بنیادی سطح پر پانی کی فراہمی ممکن ہو۔ محکمہ آبی وسائل نے خبردار کیا کہ سردیوں کے قریب آنے کے ساتھ ہی غزہ کے متعدد محلے سیلابی خطرات سے دوچار ہیں اور اگر نکاسی آب کی مرمت اور صفائی کے کام کو فوری طور پر انجام نہ دیا گیا تو یہ صورتحال ایک بڑے انسانی اور ماحولیاتی المیے میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ ادارے نے کہا کہ ہم ایک حقیقی ماحولیاتی تباہی کے دہانے پر ہیں کیونکہ گندے پانی کے اخراج اور اس کے زیر زمین پانی میں شامل ہونے سے پورے شہر میں آلودگی پھیلنے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ دو برس قبل شروع ہونے والی قابض اسرائیل کی نسل کشی پر مبنی جارحیت کے بعد سے غزہ کا محاصرہ مزید سخت کر دیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں کھانے پینے کی اشیاء، صاف پانی اور ادویات کی شدید قلت پیدا ہو چکی ہے۔ شہریوں کی بنیادی ضروریات روزانہ کی جنگ بن چکی ہیں، جبکہ وسائل کی کمی اور ناکہ بندی نے زندگی کو ناقابلِ برداشت بنا دیا ہے۔ محکمہ نے عالمی برادری، اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کے اداروں سے اپیل کی کہ وہ فوری مداخلت کریں تاکہ آبی نظام کے مکمل انہدام کو روکا جا سکے اور غزہ کے عوام کو ایک اور تباہ کن المیے سے بچایا جا سکے۔

غزہ میں صورتحال تباہ کن، امداد کی نوعیت بھی اتنی ہی اہم جتنی مقدار ضروری ہے: یونیسیف

غزہ: اقوامِ متحدہ کے ادارہ برائے اطفال (یونیسف) کے ایمرجنسی کوآرڈینیٹر ہامش یونگ نے کہا ہے کہ فلسطینی عوام کے لیے امداد کی صرف مقدار ہی نہیں بلکہ اس کی نوعیت بھی بے حد اہم ہے، کیونکہ غزہ اس وقت انسانی المیے کے بدترین مرحلے سے گزر رہا ہے۔

ہامش یونگ نے ترکیہ کی خبر رساں ایجنسی اناطولیہ سے گفتگو میں کہا کہ غزہ کے بے گھر فلسطینیوں کو فوری طور پر خیموں، پلاسٹک شیٹس، صاف پینے کے پانی اور دیگر بنیادی اشیائے ضرورت کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ تمام بنیادی اشیا کو کسی بھی قسم کی پابندی کے بغیر داخل ہونے دیا جائے تاکہ تیزی سے بڑھتی ہوئی انسانی ضروریات پوری کی جا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ پانی کی تیاری اور تقسیم کے لیے ایندھن اور ضروری آلات فراہم کرنا ناگزیر ہے، نیز زیر زمین کنوؤں اور نمکین پانی صاف کرنے والے پلانٹس کی مرمت کے لیے پائپوں کی فراہمی بھی لازمی ہے۔ یونگ نے بتایا کہ یونیسف کی 50 ٹرکوں پر مشتمل امدادی کھیپ راستے میں کھڑی اجازت نامے کی منتظر ہے، جو بچوں کی جان بچانے کے لیے طبی سامان اور حفظانِ صحت کی ضروری اشیا لے کر غزہ جانے والی ہیں۔

یہ گفتگو اُس وقت کی گئی جب وہ اپنی ٹیم کے ہمراہ وسطی غزہ کے شہر دیر البلح کے مشرق میں واقع کسوفیم کراسنگ کے قریب امدادی قافلوں کا انتظار کر رہے تھے۔

ادھر حکومتی میڈیا آفس کے سربراہ اسماعیل الثوابتہ نے بتایا کہ قابض اسرائیل نے جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے اب تک صرف 653 ٹرکوں کو غزہ میں داخل ہونے کی اجازت دی ہے، حالانکہ معاہدے کے مطابق روزانہ 600 ٹرکوں کا داخلہ ہونا چاہیے تھا۔

انہوں نے بتایا کہ قابض اسرائیل نے گذشتہ اتوار کو 173 ٹرکوں کو داخل ہونے دیا جن میں 3 ٹرک گیس کے اور 6 ٹرک ایندھن کے تھے، مگر پیر اور منگل کو ایک بھی ٹرک کو داخل ہونے نہیں دیا گیا۔ بدھ کے روز 480 ٹرکوں کو اجازت ملی تاہم جمعرات اور جمعے کے اعداد و شمار تاحال جاری نہیں کیے گئے۔

ہامش یونگ نے کہا کہ اصل ضرورت یہ ہے کہ روزانہ 600 ٹرک امدادی سامان کے ساتھ غزہ میں داخل ہوں، جن میں نجی شعبے اور تجارتی سپلائرز کی جانب سے بھی اشیا شامل ہوں، اس کے ساتھ یونیسف، عالمی خوراک پروگرام، اقوامِ متحدہ کی آبادی فنڈ اور عالمی ادارہ صحت کی جانب سے فراہم کی جانے والی ضروری امداد بھی ہونی چاہیے۔

انہوں نے واضح کیا کہ غزہ کو روزانہ 50 ٹرک ایندھن کے علاوہ کھانا پکانے کے لیے گیس کی اشد ضرورت ہے، جو شہریوں کی روزمرہ زندگی کے لیے ناگزیر ہے۔

یونگ نے کہا کہ امداد کی تقسیم کے لیے غزہ کے اندر محفوظ اور آزادانہ نقل و حرکت بنیادی شرط ہے۔ ان کے مطابق: "ہمیں پورے غزہ میں نقل و حرکت کی آزادی درکار ہے تاکہ ہم امدادی سامان ان بچوں تک پہنچا سکیں جو سب سے زیادہ کمزور ہیں، اور ان کی ماؤں اور خاندانوں تک جو ان کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔" یونگ نے موجودہ حالات کو "تباہ کن" قرار دیتے ہوئے کہا کہ غزہ کے تقریباً تمام ہسپتال یا تو مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں یا شدید نقصان کا شکار ہیں، جب کہ عوام خوراک اور پناہ کے بحران میں مبتلا ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ شمالی غزہ میں بھوک اور قحط کے اثرات سے نمٹنے کے لیے یونیسف کو بڑی مقدار میں غذائی امداد کی ضرورت ہے، اور تمام امدادی سامان کی جلد از جلد فراہمی کے لیے فوری اقدامات کیے جانا ناگزیر ہیں۔ غزہ کے عوام سنہ 2023ء کی آٹھ اکتوبر سے قابض اسرائیل کی مسلط کردہ نسل کش جنگ اور ظالمانہ محاصرے کے باعث بدترین انسانی بحران کا سامنا کر رہے ہیں۔ قابض اسرائیلی فوج کے وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں غزہ کی شہری آبادی کی بنیادی ڈھانچہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور صحت کا نظام زمین بوس ہو گیا ہے۔

قابض اسرائیل نے دو مارچ سے اب تک تمام زمینی گذرگاہیں بند کر رکھی ہیں جس کے باعث خوراک، ادویات اور زندگی بچانے والے تمام سامان کی ترسیل بند ہے۔ ہزاروں امدادی ٹرک مصر کی سرحد پر رفح کراسنگ کے قریب رکے ہوئے ہیں، مگر قابض اسرائیل ان ٹرکوں کے داخلے کی اجازت نہیں دے رہا اور رفح کراسنگ کو اس وقت تک کھولنے سے انکاری ہے جب تک حماس باقی ماندہ اسرائیلی اسیران کی لاشیں واپس نہ کرے۔

نو اکتوبر کو حماس اور قابض اسرائیل کے درمیان مصر، قطر اور ترکیہ کی ثالثی میں چار روزہ غیر مستقیم مذاکرات کے بعد ایک جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے کا معاہدہ طے پایا جس کی نگرانی امریکہ نے کی۔

اس معاہدے کے تحت حماس نے 20 اسرائیلی قیدیوں کو زندہ واپس کیا اور 11 کی لاشیں حوالے کیں جبکہ قابض اسرائیل نے 250 فلسطینی اسیران کو رہا کیا جن میں عمر قید کے قیدی بھی شامل تھے، نیز غزہ سے گرفتار کیے گئے 1718 فلسطینیوں کو بھی رہا کیا اور 120 شہداء کی لاشیں واپس کیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

شرح نما

محمد ثقلین ضیغم کی ایک غزل کا وجودی مطالعہ

• ڈاکٹر حسنین ساحر

اُردو غزل ہمیشہ سے داخلی اور خارجی زندگی کے تضادات کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ تاہم بیسویں صدی کے بعد کے فکری رجحانات نے اردو شاعری کو نئی جہتوں سے ہمکنار کیا۔ ان میں سب سے نمایاں رجحان وجودیت (Existentialism) ہے۔ وجودیت بیسویں صدی کا ایک بنیادی فکری دھارا ہے جس کا ماخذ اگرچہ قدیم فلسفے اور مذہبی متون تک جاتا ہے لیکن انیسویں صدی کے یورپی فلاسفہ؛ کیرکیگارڈ (Kierkegaard)، نیٹشے (Nietzsche)، ہائیڈیگر (Heidegger)، سارتر (Sartre) اور کامیو (Camus) جیسے مفکرین نے اسے ایک مربوط نظامِ فکر کی شکل دی ہے۔ وجودیت کا بنیادی سوال یہی ہے کہ انسان اپنی ذات کی اصل پہچان کہاں پاتا ہے، اور بے معنویت (Absurdity) کے عالم میں وہ اپنے وجود کو کیسے معنی عطا کرتا ہے۔ وجودیت محض ایک فلسفہ نہیں بلکہ انسان کے داخلی کرب اور خود آگہی کی تحریک ہے۔ سارتر کے مطابق: "Man is nothing else but what he makes of himself".(Jean Paul Sartre, 2007, p.28)

محمد ثقلین ضیغم کی زیرِ مطالعہ غزل (شبِ یلدا، ص:36) انہی وجودی سوالات اور انسان کے داخلی کرب اور خود آگہی کا شعری اظہاریہ ہے۔ اس غزل کا ہر شعر ایک ایسی کیفیت کو مجسم کرتا ہے جو فرد کے داخلی کرب، کائناتی مغائرت اور خود آگاہی کی جدوجہد کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہاں محمد ثقلین ضیغم کی اس غزل کا شعر بہ شعر تجزیہ وجودی فلسفے کے تناظر میں کرنے کی سعی کی گئی ہے تاکہ یہ دکھایا جا سکے کہ اردو شاعری کس طرح فلسفیانہ سوالات کو اپنے مخصوص جمالیاتی ڈھانچے میں جذب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

محمد ثقلین ضیغم کی منتخب غزل پہلا شعر ملاحظہ ہو:

دل کی بستی کو داغ مل جائے
یعنی روشن چراغ مل جائے

یہاں "داغ" زخم اور "چراغ" شعور کا استعارہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تکلیف ہی آگاہی کا سرچشمہ ہے۔ کیرکیگارڈ نے کرب (Angst) کو انسانی ایمان اور شعور کا نقطہ آغاز قرار دیا تھا۔ اسی طرح محمد ثقلین ضیغم کے ہاں بھی دکھ محض اذیت نہیں بلکہ "چراغ" یعنی بصیرت ہے۔ اس شعر کو وجودی اصطلاح میں "Creative Suffering" کہا جا سکتا ہے۔ کیرکیگارڈ کے مطابق: "Anxiety is the dizziness of freedom".(Kierkegaard, 1980, p. 61)

یعنی کرب ہی آزادی اور شعور کا آغاز ہے۔ ثقلین ضیغم بھی اسی نکتے کو اجاگر کرتے ہیں کہ زخم کے بغیر چراغ نہیں جلتا۔ منزل تک پہنچنے کے لیے سفر کی صعوبتیں جھیلنی پڑتی ہیں۔

اس غزل کے دوسرے شعر میں بہار کو زخم اور خزاں کو مرہم قرار دیا گیا ہے:

اب کے گل رُت کے زخم بھرنے کو
کوئی پت جھڑ کا باغ مل جائے

محمد ثقلین ضیغم نے اس شعر میں بہار کو زخم اور خزاں کو مرہم کہہ کر روایتی معنویت کو الٹ دیا ہے۔ یعنی بہار (خوشی، زندگی) کو زخم قرار دیا ہے اور خزاں (زوال، موت) کو شفا۔ ہائیڈیگر نے اسے "Uncanniness" (غریب الوطنی) کہا ہے، جہاں انسان کو مانوس چیزیں بھی اجنبی لگنے لگتی ہیں۔ ثقلین ضیغم کے نزدیک بہار کا حُسن زخم ہے، اور خزاں کی ویرانی میں سکون مل سکتا ہے۔ یہ وہی "Absurd Condition" ہے جسے کامیو نے بیان کیا کہ انسان کے لیے معنی اور بے معنی ایک دوسرے میں اُلجھ جاتے ہیں۔ کامیو لکھتے ہیں: "The absurd is born of this confrontation between the human need and the unreasonable silence of the world".(Camus, 1991, p.28)

یعنی انسان کی خواہش اور کائنات کی خاموشی کے مابین ایک تصادم کی صورتِ حال جنم لیتی ہے۔ ثقلین ضیغم اسی تصادم کو بہار اور خزاں کے استعاراتی تضاد میں پیش کرتے ہیں۔

غزل کا تیسرا شعر ملاحظہ ہو:

میرے گھر کے یتیم بچوں کو
باپ جیسا دماغ مل جائے

یہاں یتیمی صرف سماجی حقیقت نہیں بلکہ کائناتی تنہائی (Existential Isolation) کی علامت ہے۔ سارتر کے نزدیک: "Man is condemned to be free; because once thrown into the world, he is responsible for everything he does." (Sartre, 1993, p. 707)

وجودیت فرد کے اکلاپے اور عدم سرپرستی کو نمایاں کرتی ہے۔ انسان اپنے وجود میں یتیم ہے، اسے کوئی بالائی قوت سہارا نہیں دیتی۔ یتیم ہونا یہاں محض حیاتیاتی حقیقت نہیں بلکہ ایک وجودی کیفیت ہے۔ ایسے میں "باپ جیسا دماغ" دراصل عقل، رہنمائی اور خود فیصلہ کرنے کی صلاحیت کی علامت ہے۔ اس شعر میں ثقلین ضیغم اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ اس یتیمی کے بیچ انسان کو عقل و آگہی ملے تاکہ وہ اپنی راہیں خود تراش سکے۔ وجودیت کا یہ بنیادی نکتہ ہے کہ انسان اپنی تقدیر کا معمار خود ہے۔

وجودی فکر میں "فرار" (Escape) ایک اہم تصور ہے۔ ہائیڈیگر نے اسے "Fallenness" کہا ہے جس میں انسان اپنی اصل حقیقت سے فرار اختیار کرتا ہے۔ غزل کا چوتھا شعر ملاحظہ ہو:

کوئی صورت فرار کی نکلے
جیسے تیسے فراغ مل جائے

یہاں ثقلین ضیغم فرار کو سکون کی صورت کے طور پر دیکھتے ہیں۔ کامیو کے مطابق، بے معنویت کو جاننے کے باوجود انسان کبھی کبھی سکون کے مختصر لمحے تلاش کرتا ہے۔ ثقلین ضیغم بھی فرار کو وقتی نجات کے طور پر دیکھتے ہیں جس سے فرد کی تھکن اور کرب کی شدت کا اظہار ہوتا ہے۔ ہائیڈیگر کے مطابق: "In anxiety one feels uncanny. Here the nothing reveals itself".(Heidegger, 1962, p. 231)

یعنی کرب میں مغائرت کا تجربہ ہوتا ہے۔ یہاں انسان کا فرار اسی مغائرت سے عارضی نجات ہے جو انسانی کمزوری سے زیادہ ایک لازمی کیفیت ہے۔ فرار کا تصور اکثر منفی سمجھا جاتا ہے۔ یعنی حقیقت کا سامنا نہ کرنے کو فرار سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ لیکن اس شعر میں فرد کی اپیل زیادہ انسانی ہے۔ اسے تھوڑا سکون اور خلا درکار ہے جس میں وہ اپنے آپ کو جینے دے سکے۔ یہ وہی کیفیت ہے جسے کامیو نے "Absurd Condition" کے بیچ آرام کے لمحات سے تعبیر کیا ہے۔

محمد ثقلین ضیغم کی اس غزل کا آخری شعر وجودی بیانیے کا نچوڑ ہے:

ساری دنیا تو دسترس میں ہے
کاش اپنا سراغ مل جائے

دنیا پر قابض ہونے کے باوجود انسان اپنی ذات یا اپنی اصل سے بے خبر ہے۔ یہ وہی کیفیت ہے جسے ہائیڈیگر نے "وجود کی فراموشی" (Forgetfulness of being) اور سارتر نے اسے "مغائرت/بے گانگیت" (Alienation) کا نام دیا۔ ہائیڈیگر لکھتے ہیں: "The forgetting of Being is the forgetting of the question of Being".(Heidegger, 1977, p.239)

اور سارتر کے مطابق: "Man is alienated from himself because he seeks his being in things he is not." (Sartre, 1993, p. 112)

یعنی انسان مغائرت کا شکار ہو کر اپنے وجود کو ان چیزوں میں تلاش کرتا ہے جو وہ نہیں ہے۔ سب کچھ پا لینے کے باوجود سب سے بڑی کمی اپنی "Authentic Self" کی پہچان ہے۔ اس شعر میں اسی داخلی بحران کو بیان کیا گیا ہے کہ "دنیا میری ہے، مگر میں خود اپنا نہیں ہوں" یا دوسرے لفظوں میں "انسان نے دنیا تو فتح کر لی ہے لیکن اپنی داخلی دنیا سے اجنبی ہے"۔

محمد ثقلین ضیغم کی یہ غزل صرف جذباتی واردات نہیں بلکہ ایک وجودی بحران کی شعری ترجمانی ہے۔ اس غزل کے پانچ اشعار، وجودی بحران کے پانچ نکات کے عکاس ہیں۔ پہلے شعر میں "Creative Suffering"، دوسرے شعر میں "Absurdity"، تیسرے شعر میں "Freedom and Responsibility"، چوتھے شعر میں "Fallenness and Escape" اور پانچویں شعر میں "Alienation and Authenticity" قابلِ مشاہدہ ہیں۔ یہ تمام تصورات وجودیت کے مرکزی مسائل ہیں، جنہیں محمد ثقلین ضیغم نے اس غزل میں اپنے مخصوص جمالیاتی اسلوب میں بیان کیا ہے۔ یہ غزل اردو شاعری کی اس سمت کی نمائندگی کرتی ہے جہاں شعری تجربہ صرف جذباتی نہیں بلکہ فلسفیانہ بھی ہے۔

اس غزل میں محمد ثقلین ضیغم نے اپنے داخلی کرب کا وجودی فکر کے ساتھ براہِ راست رشتہ قائم کیا ہے۔ وجودیت کے تناظر میں اس غزل کا مطالعہ اس بات کا غماض ہے کہ اردو غزل صرف جذباتی اور عشقیہ واردات کا بیانیہ نہیں بلکہ ایک ایسا فنی وسیلہ بھی ہے جو انسانی وجود کے فلسفیانہ سوالات کو شعری جمالیات میں جذب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ■■

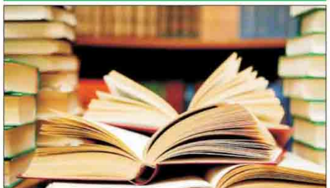

دو شاعر ایک زمین

غزل

• میر نظیر باقری

اپنا چہرا میرے لفظوں سے بنانے والا
خود کو کہتا ھے مصور کے گھرانے والا

حرف اور لفظ کی تہذیب سے واقف ہی نہیں
اپنے لہجے کو نیا لہجہ بتانے والا

اس کے ہی سائے میں بیٹھا ہے یہ احساس نہیں
کیسا نادان ہے دیوار گرانے والا

جانے کیا بات، بہت شور تھا اس کا لیکن
خود بھی چپ ہے میری آواز دبانے والا

اس کو بیتے ہوئے لمحات نہ جینے دیں گے
بھول سکتا ہی نہیں مجھ کو بھلانے والا

اب وفا لاکھ بھی تکتی رہے رستہ اسکا
بے وفا شخص نہیں لوٹ کے آنے والا

تیری بھیگی ہوئی آنکھیں یہ بتاتی ہیں نظیر
ان میں پانی ہے تیری پیاس بجھانے والا

غزل

• احمد فراز

دوست بن کر بھی نہیں ساتھ نبھانے والا
وہی انداز ہے ظالم کا زمانے والا

اب اسے لوگ سمجھتے ہیں گرفتار مرا
سخت نادم ہے مجھے دام میں لانے والا

صبح دم چھوڑ گیا نکہت گل کی صورت
رات کو غنچۂ دل میں سمٹ آنے والا

کیا کہیں کتنے مراسم تھے ہمارے اس سے
وہ جو اک شخص ہے منہ پھیر کے جانے والا

تیرے ہوتے ہوئے آ جاتی تھی ساری دنیا
آج تنہا ہوں تو کوئی نہیں آنے والا

منتظر کس کا ہوں ٹوٹی ہوئی دہلیز پہ میں
کون آئے گا یہاں کون ہے آنے والا

کیا خبر تھی جو مری جاں میں گھلا ہے اتنا
ہے وہی مجھ کو سر دار بھی لانے والا

میں نے دیکھا ہے بہاروں میں چمن کو جلتے
ہے کوئی خواب کی تعبیر بتانے والا

تم تکلف کو بھی اخلاص سمجھتے ہو فرازؔ
دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا

اُردو ادب کا خورشید غروب ہو گیا

قاسم خورشید کی رحلت پر تاثراتی مضمون

• جبیں نازآں
لکشمی نگر، نئی دہلی

چند لمحے قبل ایک شناسا نے خبر دی کہ اردو ادب کے شاعر، افسانہ نگار، ڈراما نویس، مصور، اور نقاد قاسم خورشید ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ غیر متوقع خبر سن کر کچھ دیر تک غیر یقینی جیسی صورت حال رہی۔

پھر میں نے کئی لوگوں سے رابطہ قائم کیا۔

یہ افسوسناک خبر درست نکلی۔

قاسم خورشید صاحب کا انتقال آج (30 ستمبر 2025 علی الصبح حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ہوا۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

قاسم خورشید صاحب بہ یک وقت اردو ہندی دونوں زبان میں لکھا کرتے تھے۔ قاسم خورشید صاحب کی پیدائش 1/ جولائی؛ 1966 ریاست بہار کے شہر جہاں آباد، ضلع کاکو میں ہوئی۔

ابھی عمر چار سال کی تھی کہ والد سید غلام ربانی کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ یہاں یہ وضاحت کردوں کہ قاسم خورشید سب سے بڑے تھے، ان سے چھوٹے دو بھائی تھے، دوسرے بھائی کی عمر ڈھائی سال اور چھوٹے بھائی کی عمر صرف چھ ماہ تھی۔۔ زمینداری کا راج دادا کی حیات سے قبل ختم ہو چکا تھا۔ خاندانی شرافت وحمیت نے سفید پوشی کی لاج رکھی۔۔

پھر ایسا وقت آیا کہ قاسم خورشید کی ماں بچوں سمیت مائیکے چلی آئیں۔

قاسم خورشید سات سال کی عمر میں خالہ زاد ماموں مظفر الجاوید کے ساتھ پٹنہ آ گئے۔ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا، چھوٹی سی عمر میں اپنے سے چھوٹے بچوں کو ٹیوشن پڑھانے لگے۔ سخت اور طویل جدوجہد کی، میٹرک کے بعد کئی چھوٹے موٹے کام بھی کیے تاکہ تعلیم کا سلسلہ جاری رہ سکے۔ ایم اے تک تعلیم نہایت سخت کوشی کے عالم میں مکمل کیا قاسم خورشید نے ایم اے کے بعد پی ایچ ڈی کی۔

ایم اے کے بعد، آل انڈیا ریڈیو پٹنہ میں عارضی طور پر اناؤنسر کی پیشکش قبول کی۔ یہاں ان کی ملاقات شاہدہ وارثی صاحبہ سے ہوئی جو کہ یہاں اردو پروگرام "انجمن" کی مستقل اناؤنسر تھیں۔ شاہدہ وارثی نے کافی حوصلہ افزائی کی۔۔ قاسم خورشید ان سے متاثر ہوئے، اور پھر چند سالوں بعد دونوں ازدواجی بندھن میں بندھ گئے۔

قاسم خورشید کا پہلا افسانہ *روک دو* کے عنوان سے بہار اردو اکادمی کا جریدہ *زبان و ادب* مئی 1982ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ (اس سے قبل ہندی زبان کے ادبی رسائل میں شاعری اور کہانیاں شائع ہو چکی تھیں،) پھر انھوں نے پلٹ کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا،

افسانے، شاعری ایک ساتھ کرتے رھے

قاسم خورشید نے اپنی صلاحیت کی بنیاد پر پورے ہندوستان میں مشتہر کلاس ون آفیسر کا عہدہ حاصل کیا۔ پھر ایجوکیشنل ٹیلی ویژن کے ڈائریکٹر بنائے گئے، دہلی دوردرشن کے لیے کئی فلمیں بنائیں، جاپان فلم فیسٹیول میں ان کی فلم کو شامل کرنا ایک اعزاز سے کم نہیں تھا۔ ان کی فلم نہ صرف شامل کی گئی بلکہ کافی سراہی گئی۔

فلم بنانے سے قبل اپٹا (Ipta) کا قیام کیا جس میں پریم چند کے افسانے "جیل" اسٹیج پر پیش کیا۔ بہار اور ملک کے دیگر تنظیموں کے توسط سے کئی افسانے اسٹیج کیے۔

مثل، عیدگاہ، بچوں کی عدالت، انگولا کی آواز، وغیرہ وغیرہ۔

بعد میں بہار کابینہ نے انھیں نو زبانوں کا سربراہ منتخب کیا۔ پہلی کلاس سے بارہویں کلاس تک کے نصابی کتب تیار کروائیں۔

اس کے علاوہ مشاعرے اور سیمینار کی نظامت کی ذمے داری خصوصی طور پر قاسم خورشید صاحب کے سپرد کی جاتی، کیوں کہ ان کی نظامت کامیابی کی ضمانت مانی جاتی تھی۔

اتنی ساری مصروفیات کے باوجود ادب تخلیق کرتے رہے۔ دنیائے ادب کو قاسم خورشید نے بیس سے زائد کتابیں دیں، ان میں افسانوی، شعری مجموعوں کے علاوہ، ادبی وتنقیدی مضامین، یادداشت، وغیرہ پہ مبنی کتابیں ہیں ان میں چند مشہور کتاب یہ ہیں - ریت پر ٹھہری ہوئی شام، تماشا، کینوس پر چہرے، دل کی کتاب وغیرہ۔

قاسم خورشید کے مشہور افسانوں میں سب سے زیادہ شہرت پوسٹر، کنی کا راج کمار، سائمن باسکی، وہ لڑکی، اندر آگ ہے، کا ہے را کھے سائیاں وغیرہ کو ملیں -ان میں سرفہرست "پوسٹر" افسانہ ہے -یہ ایسا افسانہ ہے کہ جسے افسانہ نگار نے نہیں لکھا بلکہ "پوسٹر" نے افسانہ نویس سے لکھوایا ہے، اس افسانے کو ہندی اردو کے ہم عصر افسانوں میں منتخب کیا گیا افروز اشرفی (مشہور نقاد وہاب اشرفی کے صاحبزادے ہیں اور کنیڈا میں مقیم ہیں) نے قاسم خورشید صاحب کا افسانہ "اندر آگ ہے" پڑھ کر اس قدر متاثر ہوئے کہ ان کے تمام افسانے پڑھ ڈالے، تقابلی مطالعہ کے بعد انھوں نے ان کے پندرہ افسانوں کا انگریزی ترجمہ کر ڈالا، اور ایک کتاب مرتب کی، ایک بات واضح کردوں کہ افروز اشرفی صاحب عالمی ادب کے نا صرف قاری ہیں بلکہ مترجم اور افسانہ نویس بھی ہیں۔

انھوں نے عالمی ادب کے افسانوں کا ترجمہ بھی کیا ہے۔

یادداشت میں قاسم خورشید رقمطراز ہیں - "خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری کے زیر اہتمام بین الاقوامی مشاعرہ ہوا تھا۔ اس مشاعرے میں پاکستان سے احمد فراز بھی مدعو تھے۔ جب میں اپنا کلام سنا رہا تھا۔ احمد فراز اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے، مشاعرہ کے بعد مجھ سے ملے، میں ششدر رہ گیا، *احمد فراز نے ہند و پاک کے رسائل و جرائد میں مجھے پڑھ رکھا ہے۔ بحیثیت افسانہ نگار مجھے جانتے ہیں، میرے افسانے، پوسٹر، کنی کا راج کمار، سارو نہیں سکتی، دردگزرا ہے دبے پاؤں، اندر آگ ہے، آشرم، افسانے انھیں یاد تھے، ان افسانوں میں پیش کیے گیے کردار ان کے ذہن میں محفوظ ہیں"*

احمد فراز نے اپنے خیالات کا اظہار ان لفظوں میں کیا تمھاری شاعری میں واضح تصور ہے، بھرپور تخلیقیت ہے، تمھارے افسانے کا نقطہ عروج بھی اشعار میں جا بہ جا موجود ہے۔**"

قاسم خورشید کے انتقادی نظریے ملاحظہ فرمائیں-

جب ہندوستان میں پریم چند فیلوشپ کے لیے اردو کے عہد ساز افسانہ نگار انتظار حسین کو منتخب کیا گیا، انتظار حسین دہلی آئے، پٹنہ بھی تشریف لائے، خورشید عالم سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ جسے خورشید عالم اپنی خوش قسمتی تصور کرتے ہیں - بہر حال اُن دونوں کی ملاقات ہوٹل موریہ میں طے پائی- طویل گفتگو ہوتی ہے۔۔

پریم چند پر قاسم خورشید نے وسیع پیانے پر کام کیا ہے۔ عصری افسانے پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آج بھی پریم چند کے قارئین کا بڑا حلقہ ہے۔ ظاہر ہے کہ ہم جو لکھنے والے ہیں، یہ قارئین کی وجہ سے زندہ رہتے ہیں، سو سال سے زیادہ یعنی کے سوا صدی بعد بھی پریم چند کی معنویت برقرار ہے۔

ہمارے یہاں تنقید کی عجیب صورت حال رہی ہے، *یہاں لوگ قاری سے نہیں نقاد سے پوچھ کر اپنا موقف ظاہر کرتے ہیں - * پریم چند نے بہت ساری کہانیاں لکھیں، " کفن " بھی عمدہ کہانی ہے۔ *مگر میری نظر میں " کفن " سب سے خوب صورت کہانی نہیں ہے، کیوں کہ اس کا پہلو آفاقی نہیں ہے۔ بلکہ "پوس کی رات " جیسی کہانی میں احساس اور متن کی سطح پر زیادہ آفاقی ہے*

انتظار حسین نے خورشید عالم کے نقطہ زاویے کی حمایت وتائید ان الفاظ میں کی۔

"*میں برسوں سے یہ سوچ رہا ہوں پورے دلائل اور حقائق کے ساتھ "پوس کی رات " کو ہی پریم چند کی سب سے اعلیٰ تخلیق مانتا ہوں*"

قاسم خورشید ہمیشہ ادب گروہ بندی سے کنارہ کش رہے، کیوں کہ صف بندی کہ ادب کے لیے سودمند نہیں مانتے تھے۔۔ *ان کا خیال تھا کہ تخلیقی ادب کا کوئی خاص مقام متعین نہیں کیا جاسکتا۔* " قاسم خورشید نے بالکل درست کہا۔ ادبی تحریک نے یہی کام کیا۔ مثلاً ترقی پسند تحریک، اور جدیدیت وغیرہ نے ایک دہائی بعد پروپگنڈہ کی شکل اختیار کرلی۔

قاسم خورشید ادبی لابیوں سے دور تخلیقی سرگرمیوں میں تاعمر مصروف بہ عمل رہے،

قاسم خورشید صاحب کو شعر و ادب سے لے کر ڈرامے اور مصوری کے میدان میں وافر انعامات سے نوازا گیا۔

آخر میں قاسم خورشید کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔۔

در و دیوار سے اگتی ہوئی تنہائیاں چپ ہیں
کوئی تو بات ہے جس بات سے رسوائیاں چپ ہیں

ہمارا قتل اب آساں نہیں ہے
محبت کی سیاست کر رہا ہوں

تمھاری یاد میں کھوتا نہیں ہوں
مگر میں رات بھر سوتا نہیں ہوں

لیکن آج ادبی دنیا تمھاری یاد میں کھوئی ہوئی ہے قاسم خورشید آہ! ■■

براہِ مہربانی
ادبی تصنیفات،
مضامین، افسانے، شاعری و
خط و کتابت وغیرہ درج ذیل
ای میل پر ارسال کریں:
urdusahafat@gmail.com
tazeen.rizvi66@gmail.com
• امیر مہدی، برمنگھم۔یوکے
(میگزین انچارج)

دیوالی

• قتیل شفائی

در و دیوار پر چھائی ہے اداسی غم کی
محو حیرت ہے خوشی دیدۂ حیراں کی طرح
کوئی جھونکا کوئی آہٹ کوئی آواز نہیں
رات ویراں ہے کسی شہر خموشاں کی طرح
دن ڈھلے دیکھ لیا تھا کوئی اڑتا بادل
کنمناتی ہے فضا موسم باراں کی طرح
دور پردیس کی راہوں میں بھٹکتے راہی
دل میں پھر یاد تری آئی ہے مہماں کی طرح

وہ سر شام در و بام پہ جلتے دیپک
کیا مری طرح تجھے یاد نہیں آتے ہیں
روشنی میں وہ نہائے ہوئے اجلے منظر
کیا نگاہوں میں تری آج بھی لہراتے ہیں
کیا وہ بیتے ہوئے پر نور چھکتے لمحے
آج بھی دل میں ترے گیت کوئی گاتے ہیں
کیا ترے خواب غم حال کے ویرانے میں
اب بھی ماضی کا فسانہ کوئی دہراتے ہیں

وہ اجالے جو تری طرح مجھے بھول گئے
دور سے اب مری فریاد نہیں سن سکتے
دل کے تاروں کو بہت جمع کیا ہے میں نے
وہ مگر نغمۂ احساس نہیں بن سکتے
مری آواز کو جذبات کی دیوار کے پار
سن تو سکتے ہیں مگر سر کو نہیں دھن سکتے
میں جو روؤں بھی تو یہ وقت کے اندھے ساتھی
کسی بکھرے ہوئے موتی کو نہیں چن سکتے

دیپ مالا کی یہ بے چین بلکتی ہوئی رات
اس کے دامن میں مرے اشک رواں پلتے ہیں
ہم سفر کوئی نہیں ہے مری تنہائی کا
چند سائے ہیں جو ہم راہ مرے چلتے ہیں
ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں میں ہے ساون کی جھڑی
اور دل میں مرے یادوں کے شجر پلتے ہیں
دیکھ میں نے بھی منائی ہے یہاں دیوالی
مری پلکوں پہ بھی اشکوں کے دیے جلتے ہیں

دیوالی

• شاطر حکیمی، ناگپور، انڈیا

رات کچھ تاریک بھی ہے اور کچھ روشن بھی ہے
وقت کے ماتھے پہ شوخی بھی ہے بھولا پن بھی ہے
بام و در پر آج مٹی کے دیے ہیں اس طرح
آسمانوں پر ستارے جگمگائیں جس طرح
راستوں پر ہیں دنادن کی صدائیں خوفناک
زندگی سے موت گویا کر رہی ہے تاک جھانک
ہو رہی ہیں ہر گلی کوچے میں آتش بازیاں
آر رہا ہے ابر کی صورت تمول کا دھواں
کر رہے ہیں لکشمی پوجن بھی گھروں میں ساہوکار
دیو دولت کو سمجھ بیٹھے ہیں رب اقتدار
ہند والوں کو مرض ہے ناروا تقلید کا
آج گھر میں سیٹھ جی بھی کھیل لیتے ہیں جوا
ہو سکے تو چھوڑ دے رسم کہن مرد جواں
تا بہ کے دہرائے جائے گا فسردہ داستاں
عقل سے کچھ کام لے ہندوستاں پر رحم کر
آج بھی لاکھوں گھروں میں ہے اندھیرے کا گزر
ہوش میں آ خواب سے بیدار ہو اے وقف نوم
ملک پر تیرے حکومت کر رہی ہے غیر قوم
مرد ہے تو کام لے ہمت سے رونا چھوڑ دے
نام لے ارجن کا زنجیر غلامی توڑ دے
ہند کی خوابیدہ قسمت کو جگانا چاہیے
شوق سے پھر تجھ کو دیوالی منانا چاہیے

☆☆

قدیم موسیقی میں گھٹتی دلچسپی کے باعث اپنے بھولے بسرے وجود سے اُبھرنے کی جدوجہد میں مصروف

لکھنؤ کا 'بھات کھنڈے سنگیت مہاودّیالیہ'

• محمد قمر خان، مرزا دبیر لین، لکھنؤ

ہندوستان میں موسیقی ہمارے ملک کے عوام کی ذہنی سوچ میں رچی بسی رہی ہے جو روحانی لُطف کے ساتھ ہی کچھ افراد کے ذہنوں میں نجات کے حصول کا بھی ذریعہ مانی گئی ہے مگر عیش و عشرت کے ماحول نے اِسے تفریح کا ذریعہ بنا کر کوٹھوں تک پہنچا دیا۔ چنانچہ اس ذریعہ کو وقار کی سطح سے گرا ہوا مانتے ہوئے تہذیب یافتہ سماج گانے بجانے اور رقص سے کترانے لگا۔ اس طرح اب صرف وہاں 'لوک نرتیہ' اور 'لوک سنگیت' کا دخل باقی رہ گیا۔ بعد میں جب سماجی قدروں کو جگانے کی تحریک پھر سے چلی تو موسیقی میں بھی ایک مرتبہ پھر سے جان پھونکنے کے واسطے موثر قدم اٹھائے جانے کی ضرورت محسوس کی جانے لگی۔ آج لکھنؤ کا "بھات کھنڈے سنگیت مہاودّیالیہ" اسی تحریک کی دین ہے جس کا قدیم نام 'میرس میوزک کالج' ہوا کرتا تھا۔

ہندوستانی موسیقی کے قدیم پرستار پنڈت وشنو نرائن بھات کھنڈے نے سائنٹفک طریقۂ کار سے موسیقی کی تعلیم دئے جانے کے واسطے لکھنؤ شہر میں ایک 'میوزک اسکول' قائم کرنے کی اسکیم تیار کی۔ اِس واسطے انہوں نے پہلے ملک بھر میں موسیقی کے تمام شائقین کی رائے اور رضامندی کا پتہ کیا۔ یہاں اُن کا اصل مقصد موسیقی کو 'راج درباروں' اور 'رقاصاؤں کے کوٹھوں' اور 'مجروں کی محافل' سے نکال کر صحت مند ماحول میں لانا تھا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے 1916ء میں بڑودہ کی عظیم میوزک کانفرنس میں 'مشترکہ طور پر غور و خوض' کیا اور اس مقصد کو عملی جامہ پہنائے جانے کی غرض سے 8 رجولائی 1926ء کو قیصر باغ چائنا بازار کے نزدیک واقع توپ والی کوٹھی میں ایک آل انڈیا میوزک مہاودّیالیہ قائم کیا گیا۔ پنڈت وشنو نرائن بھات کھنڈے نے پورے ہندوستان کا دورہ کر کے میوزک سے جڑے پوشیدہ اہم ذرائع تلاشے اور پھر "ہندوستانی موسیقی پدھتی کرمک پُستک مالیکا 'سسو رلپی' کے ساتھ شائع کی جبکہ سنسکرت زبان میں بھی پہلے ہی آپ کی دو کتابیں 'لکچھ سنگیت' اور 'ابھینو راگ منجری' شائع ہو چکی تھیں۔ غرض یہ کہ اسی 'توپ والی کوٹھی' میں آگے چل کر اس میوزک اسکول کا باقاعدہ افتتاح 16 رمارچ 1926ء کو "یونائیٹیڈ پراونسیز آگرہ" اور اودھ کے گورنر سرولیم مرس نے مل کر کیا اور اُس وقت اِس مہاودّیالیہ کا نام 'میرس کالج آف ہندوستانی میوزک' رکھ دیا گیا۔ 20 رمارچ 1926ء کو اس کالج کو گورنمنٹ نے اپنی سرپرستی عطا کردی۔ شروعات میں یہ تمام فاضل محبانِ موسیقی چنندہ ماہرین موسیقی میں دلچسپی پیدا کرنے کی غرض سے دیگر حضرات ہارمونیم، طبلہ، ستار، تانپورا جیسے سازوں کے ساتھ بذات خود فرش بچھا کر موسیقی کی محفل سجا کر بیٹھ جایا کرتے تھے اور وہیں پر گاتے بجاتے بھی تھے۔ کیونکہ سیکھنے والے لڑکے اور لڑکیاں بہ آسانی وہاں آنے کو تیار نہیں ہوتے تھے۔ اس طرح ان میں شوق اور دلچسپی پیدا کرنا بھی درکار ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ موسیقی میں دلچسپی رکھنے والے کچھ طلباء نے میوزک کالج میں داخلہ لینا شروع کیا اور دھیرے دھیرے جب

بھولی بسری

سیکھنے والوں کی تعداد بڑھنے لگی تو جگہ کی قلت کے مدنظر اگست 1928ء میں میوزک کالج کو پرانے چیمبرس و کیننگ کالج کی عمارت میں لے آیا گیا جس کی عمارت کی تعمیر 1878ء میں اودھ کے روایتی انداز کے ساتھ عمل میں آئی۔ بھات کھنڈے جی کی کوششوں سے ہی، گوالیار کا مادھو سنگیت اسکول اور بڑودہ کا میوزک کالج قائم ہوسکا۔ 'میرس میوزک کالج' میں مادھوراؤ کیشو جوشی جی پرنسپل مقرر ہوئے جبکہ ستمبر 1928ء میں ان کے سبکدوش ہوجانے کے بعد بھات کھنڈے جی کے قریبی شاگرد شری کرشن نارائن رتن جنکر جی پرنسپل بنے جن کی تازندگی خدمات ہمیشہ اس 'میوزک کالج' کے رہتے وجود تک یاد رکھی جائیں گی۔ بھات کھنڈے میوزک کالج کے لئے یہ فخر کی بات ہے کہ یہاں بڑے سے بڑے موسیقی کے استادوں نے گانے بجانے اور رقص کی تعلیم اور تربیت دی ہے تو دوسری طرف انتہائی نامی گرامی فنکار یہاں کے گریجویٹ رہے ہیں۔ 'گووند نرائن ناٹو' لکھنؤ کے 'استاد چھوٹے منّے خاں خیالیے' اور استاد احمد خاں دھرپدیے' یہاں گلوکاری کی تعلیم دیا کرتے تھے جبکہ 'استاد عابد حسین خاں خلیفہ' طبلہ بجانا اور ڈاکٹر سخاوت حسین خاں، سرود بجانا سکھایا کرتے تھے۔ ان کے علاوہ 'رحیم الدین خاں ڈاگر'، احمد جان تھرکوا، بیگم اختر، وی جی جوگ، استاد یوسف علی خاں، (ستار پر) جیسے باصلاحیت اور عمدہ ٹرینرز یہاں سے جڑے رہے ہیں۔ 1936ء سے یہاں 'کتھک رقص' کی باقاعدہ تعلیم دئے جانے کا کورس شروع ہوا اسی دور میں کورس کی ذمہ داری 'رام لال کتھک' نے سنبھالی ہوئی تھی۔ جس کے بعد "میرس سنگیت مہاودّیالیہ میں 1939ء سے باقاعدہ یہ کورس شروع کردیا گیا۔ آگے چل کر 1960ء میں جب 'سونام دھنیہ بھات کھنڈے جی' کی پیدائشی صدی منائی گئی تو انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے اس کالج کو نئے نام سے نوازا گیا اور یہ نام تھا "بھات کھنڈے ہندوستانی سنگیت مہاودّیالیہ" بعد میں مارچ 1966ء سے اس مہاودّیالیہ کو اتر پردیش گورنمنٹ کے زیر انتظام لے لیا گیا۔ صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرساد اور اُس وقت کے یہاں کے گورنر کنہیالال منشی جی، نومبر 1952ء میں اس میوزک انسٹی ٹیوٹ کی سلور جبلی تقریب میں حصہ لینے کے واسطے تشریف لائے تھے۔

بھات کھنڈے سنگیت مہاودّیالیہ کے نامور گریجویٹس میں 'میوزک ڈائریکٹر روشن' طلعت محمود، کے جی شندے، مشہور گلوکار، پہاڑی سانیال، سجاد حسین، دلراج کور، مجدد نیازی، انوپ جلوٹا، ڈاکٹر سشیلا مشرا، پنڈت رگھوناتھ سیٹھ، سپنا اوستھی کے نام قابل ذکر ہیں۔ شاید کچھ ہی لوگوں کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کی میوزک انڈسٹری کی پہلی خاتون موسیقی کار 'سرسوتی دیوی' عرف 'خورشید خرمُض پارسی' نے موسیقی کے اسی انسٹی ٹیوٹ میں موسیقی کی تعلیم و تربیت حاصل کی جن کی فلمیں 'اچھوت کنیا'، نیا سنسار وغیرہ نے اپنے دور میں بہت شہرت حاصل کی۔ شہر کے موسیقی کاروں میں انچ وسنت، ونود چٹرجی، کیول کمار، اُتم چٹرجی، کیلاش شری واستو، روی ناگر اور ہیم سنگھ کے نام کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ لکھنؤ کے مقبول ترین بھجن گانے والوں میں سواتی رضوی، انجنا بنرجی، مکتا چٹرجی، کیشو چترویدی، اگنی ہوتری برادران، امرتا نندی وغیرہ کو کافی شہرت حاصل رہی ہے جبکہ غزل گائکی کے میدان میں اقبال احمد صدیقی، یگانتر سندور، جمیل احمد، کلتار سنگھ، ودیک پرکاش، کمال خاں اور الیاس خاں کو گلوکاری پر عبور حاصل ہے۔ اس کے علاوہ اودھی لوک گیت کو لے کر شکنتلا شریواستو، آبھارانی ورما، ریناٹنڈن، پدما گڈوانی، ول پنت، انل ترپاٹھی، پریم لتا، گوری نندی، انپورنا دیوی، کیول کمار اور متھلیش کمار کی مہارت کے تمام محبان موسیقی قائل رہے ہیں۔ ستار میں تجمل خاں اور سبط حسن اگر مشہور رہے تو سارنگی پر محمد خاں، بھولا مشرا، ایم ڈی ناگر، کرشن کمار مشرا اور ونود مشرا کی مہارت سے انکار ممکن نہیں۔ سرود بجانے کے سلسلہ میں نریندر ناتھ دھر کی خدمات کو بھلایا نہیں جاسکے گا۔ تو وائلن میں اشوک گوسوامی، شاشا مشرا، جی این گوسوامی کا فن قابل تحسین رہا ہے۔ 'منڑی پوری رقص' کو لے کر رون مالی سنہا اور بھارت ناٹیم میں پدما سبرامنیم اور لکشمی شریواستو کو بھی اپنی اپنی سطح پر مکمل عبور حاصل رہا ہے۔

آج لکھنؤ کے اس مشہور و معروف میوزک انسٹی ٹیوٹ، بھات کھنڈے سنگیت مہاودّیالیہ کو ڈیمڈ یونیورسٹی کا درجہ حاصل ہے اور بطور وائس چانسلر مشہور کتھک رقاصہ ڈاکٹر پورنما پانڈے جی کے سُپرویژن میں یہ یونیورسٹی آگے کی طرف مائل ہے۔ مگر انسانی مصروفیت نے وقت کے ساتھ ساتھ قدیم موسیقی سے لوگوں کی توجہ اور دلچسپی کمزور کردیا ہے۔ ساتھ ہی گرانی اور بیروزگاری کی وجہ سے بھی انسانی توجہ کافی حد تک متاثر ہوئی۔ بہرحال کچھ بھی ہو مضمون نگار 'بھات کھنڈے سنگیت یونیورسٹی' کے واسطے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہے۔ ■■

دیپاولی

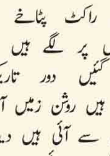

• عادل حیات، دلی، انڈیا

جب سے آئی ہے دیپاولی
ہر طرف چھائی ہے روشنی
ہر جگہ چاہتوں کے دیے
شام ہوتے ہی جلنے لگے
پھلجھڑیوں کا بازار ہے
یہ پٹاخوں کا تہوار ہے
دیپوں کا ہے سہانا سماں
جن سے دھرتی بنی کہکشاں
جتنے راکٹ پٹاخے چلے
آسماں پر لگے ہیں بھلے
ہو گئیں دور تاریکیاں
اب ہیں روشن زمیں آسماں
جب سے آئی ہیں دیپاولی
ہر طرف چھائی ہے روشنی
ایک موقع ہے پہچان کا
دل ملاتی ہے انسان کا
چاہتوں کی یہ تصویر ہے
اک نئے یُگ کی تعبیر ہے

دیوالی

• چرخ چنیوٹی

جل رہے ہیں دیے منڈیروں پر
ہو رہا ہے کرم اندھیروں پر
تم جو بن کر کرن کرن آؤ
داغ دل بھی ہنسیں سویروں پر

مسکراتی ہوئی چلی آؤ
دل سلگتا ہے داغ جلتے ہیں
چھنچھناتی ہوئی چلی آؤ
آرزوؤں کے باغ جلتے ہیں

ہن کی دیوی ہو تم مرے گھر میں
روز دیوالی غم زدہ گھر میں
ہن لٹاتی ہوئی چلی آؤ
آنسوؤں کے چراغ جلتے ہیں

جس کو کہتے ہیں لوگ دیوالی
اونچے آدرش کی نشانی ہے
باپ دادوں کے پاک جیون کی
ایک عظمت بھری کہانی ہے

جنگل میں منگل

• نسیم انجم
کراچی، پاکستان

وہ ایک گھنا جنگل تھا اور جنگل میں منگل تھا۔ منگل میں ہمارے تمہاری طرح کے لوگ بستے تھے اور وہی جنگل کی رعایا تھی۔ اس گھنے جنگل میں درندوں کا راج تھا۔ وہ درندے بھی ہمارے تمہاری طرح کے انسان تھے۔ اگر انسان نہیں تھے تو انسان نما ضرور تھے۔ وہ تمام اختیارات کے مالک تھے۔ جنگل کا نظم و نسق ان کے ہی ہاتھ میں تھا۔ ان کے حکم کے بغیر چڑیا پر نہ مارتی تھی۔

جنگل میں جس شخص کا راج تھا وہ بڑا ہی طاقتور تھا۔ بڑے سورما اس سے ڈرتے تھے۔ اس کے پاس روپے پیسے کی ریل پیل تھی۔ ملازمین کی قطار حکم کے انتظار میں کمانوں میں تیر لگائے کھڑی رہتی۔ جنگل میں سونے چاندی کی کانیں آئے دن نکلتی تھیں۔ لہٰذا پہلے پہل اس طاقتور شخص نے جس کا نام مرزا طباطبائی تھا، سونے چاندی کے زیورات بنوا کر اپنی چہیتیوں اور چہیتوں کو ایک سیال مادے میں ڈبو کر پیش کئے۔ ان زیورات کو پہن کر وہ سب ایک نئی دنیا میں آگئے جہاں وہ تھے۔ دوسرا کوئی نہیں۔ یہ سیال مادہ طمع کے گدلے پانی اور بیجسی کی چاشنی سے تیار کیا گیا تھا۔ اب وہ سب ایک ہی طرح کا سوچتے اور مساوات کو قائم کرنے کے لئے زرتاروں سے تیار کا ہوا لباس ملبوس کرتے، طباطبائی نے لئے سونے کی کرسی اور سونے کا تخت بنوایا تھا۔ جو بوقت ضرورت اڑ بھی سکتا تھا یا پھر اسے آسانی سے دوسری چیزوں کی طرح اڑایا جاسکتا تھا۔

یہ اس کی خاندانی کرسی اور تخت تھا اور اسے کسی قسم کا خوف نہیں تھا کہ اس کی کرسی کو کوئی چھین لیگا۔ اس محل کے در و دیوار پر سونے سے منقش بیل بوٹے بنائے گئے تھے۔ وہ تھا بڑا ذہین اپنے استعمال کے بعد اس نے سونے چاندی کی کانوں کو محفوظ کرنے کے لئے پہاڑیوں کی شکل دے دی تھی جس پر سنگ مرمر کے نصب کئے ہوئے پتھر شیشے کی طرح لشکارے مارتے تھے اور اس کے اطراف میں ایک خوبصورت باغ بنوا دیا گیا تھا۔

مرزا طباطبائی کے چاہنے والوں کی کمی ہرگز نہیں تھی۔ اس پر جان چھڑکنے والوں میں خوبصورت عورتیں کثیر تعداد میں تھیں۔ مرزا کے خواصون کی حیثیت مشیروں و وزیروں کی سی تھی۔ آئے دن مرزا کی طرف سے ان کی ضیافتیں ہوتیں اور ضروری امور زیر بحث آتے۔

مرزا طباطبائی ایک شب اپنے محل میں بیٹھا غور و فکر کے تیز رفتار گھوڑے دوڑا رہا تھا کہ اسی دوران ان کی مشیر شینا طوسی آ گئی۔ وہ کافی گھبرائی ہوئی تھی۔ اس نے رازداری کے ساتھ طباطبائی کے کان میں کچھ کہا۔ مرزا کو اس کا یہ انداز بالکل پسند نہیں آیا اور وہ جھنجھلا کر بولا۔ تم میرے کان میں مکھیوں کی طرح کیوں بھن بھن کر رہی ہو، جانتی نہیں ہو یہ ہمارا محل اور محل کا دیوان خانہ ہے اور ہر سمت تخلیہ ہے اس تخلیہ میں "تم" اور "میں"، "میں اور تم" "ہیں"۔

"ساقی کی کمی تھی سو تم نے پوری کی"۔ طباطبائی نے شوخ نگاہوں کا تیر ایک ادائے بے نیازی سے اس کی طرف اچھالا جو سیدھا شینا طوسی کے دل میں اتر گیا۔

"لیکن مرزا۔۔۔" وہ اٹھلائی، شرمائی پھر مسکرائی۔

"لیکن کیا حسین عالم؟"

"آپ حالات کو سمجھنے کی کوشش کریں مرزا جی۔" اس کا چہرہ تغیر کی لپیٹ میں آ گیا تھا۔

"ضرور کوشش کریں گے۔ لب کشائی تو کیجئے۔ ہم خود کشا کشا ہو جائیں گے۔ ہاں تو فرمائے جانِ مرزا"۔

"آپ کو شاید معلوم نہیں جنگل کے لوگ ہمارے مخالف ہو گئے ہیں اور مخالفت بڑھتی جا رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہمارے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ انہیں پیٹ بھر خوراک میسر نہیں، سر چھپانے کے لئے سایہ نہیں"۔

"وہ نعرے لگا رہے ہیں کہ ہماری محنت کی کمائی واپس کرو۔ واپس کرواور محل کا 'محاصرہ' کرنے کی بھی بات کر رہے ہیں"۔

"محاصرہ اور وہ؟" اس نے بھرپور قہقہہ لگایا۔ قہقہہ اتنا طاقتور تھا کہ مسوڑھوں سے سونے کی بتیسی باہر نکل آئی۔ شینا طوسی نے ادب کے ساتھ بتیسی اٹھائی اور مرزا کے مسوڑھوں میں بڑی مہارت کے ساتھ لگا دی کہ وہ اس قسم کے کاموں میں طاق ہو چکی تھی۔

"نادان لڑکی، تم کیا جانو سیاست کے داؤ پیچ۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کیا کرنا ہے؟ جانتی ہو میرا باپ اندھیر نگری کا راجا رہ چکا ہے اور میں اندھا بہرہ شہزادہ۔ اب تم کہو گی کہ مرزا صاحب آپ تو بینا ہیں اور سماعت بھی قابل داد ہے۔ تو میری چھمک چھلو!" اس نے شینا طوسی کے سرخ نگینوں سے مرصع دوپٹے کا کونا کھینچا اور بولا۔ "بننا پڑتا ہے"۔

"یہ ضروری ہے، نہ بنو تو کام نہیں بنتا ہے سرکار"۔

"گودام سے چند بوریاں نکلوا کر ان کے ننگے بھوکوں کے سامنے ڈال دو۔ ٹوٹ کر گریں گے۔ ایسے تماشے ہم نے کئے بھی ہیں اور دیکھے بھی ہیں۔ وہ غالب نے کیا کہا ہے۔۔۔ عمر گزری ہے اسی دشت کی سیاحی میں۔۔۔ تو تم جنگل کہہ لو 'دشت' کی جگہ۔ بات سمجھ میں آگئی مری بلبل"۔

"جی مرزا جی! اناج سے بھرے گودام کا منہ کھلوا دوں گی"۔

"نہ ایسا نہ کرنا۔ تھوڑا، تھوڑا، آہستہ آہستہ ہمیں بھی جینا ہے اس بلوریں محل میں۔ میری موم کی گڑیا تم تردد نہ کیا کرو۔ سب ٹھیک ہو جائیگا"۔ شینا طوسی نے ہیرے سے جڑاؤ کنگنوں کو کھنکھنایا، دوپٹے کو لہرایا اور کمر کو خم دے کر ہولے ہولے قدموں سے واپس جانے کے لئے مڑی۔ مرزا کو اس کا انداز دلبرانہ بیحد پسند آیا اور اس نے کھیسیں پھاڑ دیں۔ شیان طوسی کے جانے کے بعد دربان نے وقفے وقفے سے تین گھنٹیاں بجائیں۔ یہ اس بات کا اعلان تھا کہ مرزا کے معتمد خاص تشریف لا رہے ہیں۔

ان کے آتے ہی انواع و اقسام کے کھانوں کا دور چلا۔ حسب معمول رقص و موسیقی کا بھی انتظام تھا۔ مرغوں کی بانگوں تک یہ محفل عروج پر رہی اور سورج کی آمد سے ہی قبل مہمانوں کی سواریاں سفر پر روانہ ہوئیں۔ دن یونہی عقاب کی مانند اڑتے چلے گئے۔ حالات جوں کے توں رہے۔ کولھو میں بیلوں کی جوڑی کی جگہ انسان جوتے جانے لگے۔ زرداروں کا دھن چلیے بہانوں سے چھین لیا گیا اور اب وہ افلاس کی وادیوں میں قید ہو کر رہ گئے۔ فقراء و غرباء گھروں کے چولھوں میں مرزا کے آدمیوں نے ٹھنڈے یخ پانی کا جھڑکاؤ کر دیا اور تانبے پیتل کے چراغوں کو اٹھوا لیا گیا۔

لوگوں کے واویلا کرنے پر طباطبائی کے جگری دوست نواب طواسین نے الاؤڈ اسپیکر پر فکر انگیز تقریر کر ڈالی۔

"اے منگل کے رہنے والے دوستو! کیا تمہیں معلوم نہیں مٹی کے چراغوں کو جلانے کے لئے ایندھن نہیں ہے، تو ان کھلونوں کی بھلا کیا اہمیت؟ البتہ محل میں بہت ہے۔ یہ یہاں کی جگہ وہاں جل جائیں گے اور ہاں! اوقات میں رہنا سیکھو۔ رات کا اندھیرا بھلا ہے یا آنکھوں کا۔ زیادہ شور کیا تو چراغ واپس کر دیئے جائیں گے لیکن بینائی۔۔۔ سوچ لو اچھی طرح"۔

اس واقعے کے بعد منگل کے رہنے والوں نے اپنی زبانوں پر قفل لگا لیا اور چابیاں کہیں دور اچھال دیں کہ اس کے سوا چارہ نہ تھا۔ پناہ گاہیں گم ہو گئیں اور راستے خارزار، ہر سو گہری خاموشی اور جانے کون اٹھا جس نے چپ کے سمندر میں پہلا پتھر پھینکا۔ اس کے بعد تو پتھروں کی بارش ہو گئی، پتھروں کی آوازوں نے مرزا اور اس کے ساتھیوں کو میٹھی نیند سے جگا دیا۔

"ان تلانچوں کی یہ ہمت؟ ہم سے ٹکر لیں گے۔ نواب طواسین!" مرزا کی دل دہلانے والی آواز نے محل کی ہر چیز کو ہلا دیا، "نواب! تمہاری حیثیت وزیر داخلہ کی سی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ جنگل میں شہر کا قانون کون لا رہا ہے؟"

"مرزا طباطبائی آپ کا اقبال بلند ہو۔ میری معلومات کے مطابق یہ وہی چوہے ہیں جنہوں نے جنگل میں اپنے بل بنا لئے ہیں"۔ نواب طواسین نے ادب سے سر جھکا کر کہا۔ "ٹھیک ہے"۔ مرزا نے ہنکارہ بھرا۔ "آگ لگا دو ان کے بلوں کو، مسمار کر دو ان دیواروں کو جس کے پیچھے بیٹھ کر یہ لوگ بغاوت کرنے کے منصوبے بناتے ہیں۔ جلا دو ان سب کو۔ نہ گوشت رہے نہ ہڈیاں، پھر ہم ہوں گے اور سب ہی ہوں گے"۔ مرزا نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا۔ مصاحبوں نے ساتھ دیا۔ شیطان ایک کونے میں جا کر دبک گیا۔

اسی دوران شینا طوسی زرق برق لباس میں ملبوس اپنے حسن کی چنگاریاں اڑاتی ہوئی دیوانِ خاص میں داخل ہوئی۔

"مرزا جی"... "مرزا کی جی! بولو کیا پیغام ہے؟"

"وہ جی" "کیا جی؟"۔۔۔ "اوئی اللہ"

"بولو نا" مرزا نے اس کے حنائی ہاتھ پکڑ لئے۔

"ہاتھ تو چھوڑیئے نا مرزا جی"۔ شینا طوسی نے شرمیلی نگاہوں کے بارودی گولے پھینکے۔ "اچھا، یہ لو چھوڑ دیئے ہاتھ"۔ مرزا نے بارود کی تپش کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"دوست یار دبے قدموں باہر نکلنے لگے۔ ایک ہفتے بعد نواب طواسین مرزا کے لئے خوش خبری لے آیا۔

"جناب والا جنگل کا منگل الاؤ بن گیا ہے۔ سب اپنی جانیں بچانے کی فکر میں ہیں"۔

"ٹھیک ہے نواب طواسین، جو بچ جائیں تو انہیں بحکم مرزا گردن جھکا چلنے کا حکم دیا جائے، بغاوت کریں تو سر قلم کر دیئے جائیں اور دھڑ چھوڑ دیئے جائیں"۔

ابھی جنگل کے منگلی اپنا پرانا دکھ تکلیف بھولے نہیں تھے کہ مرزا کی طرف سے منادی کرا دی گئی کہ اپنی قیمتی اشیاء کو محل میں جمع کرا دیں کہ دوسرے جنگل کا بادشاہ اپنے تمام جانوروں کے ساتھ چڑھائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر آزادی چاہئے تو اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ "اور حکم عدولی کی صورت میں یہ اہم امور تمہیں خود انجام دینے ہوں گے اور تمہارے گھرانے مضبوط بھی نہیں، جو تمہیں بچا سکیں"۔

نواب طواسین کے آخری جملے نے منگلیوں کی نیندیں اڑا دی تھیں۔ اب ہر شخص اپنے ہاتھوں میں کچھ نہ کچھ اٹھائے محل کی طرف دوڑ رہا تھا اور جس نے غفلت کی اس کی گردن فضا میں اڑ گئی اور دھڑ فرش پر گر گیا ہے رقص بسمل کا تماشا سرِ عام دکھایا جا رہا ہے اور تماشبین کی کمی نہیں، ٹھٹ کے ٹھٹ لگ چکے ہیں۔

حالات جیسے بھی ہوں لوگ زندہ رہنا چاہتے ہیں، لہٰذا معمول کے مطابق ہر شخص اپنا کام انجام دے رہا ہے۔ زندگی رواں دواں ہے اور موت ہر لمحہ تعاقب میں، خوف کے سیاہ بادلوں نے ہر ذی نفس کے گرد اپنا دائرہ تنگ کر دیا ہے کہ زندگی خراج مانگتی ہے۔

ایک صبح لوگ نیند سے بیدار بھی نہیں ہوئے تھے کہ ڈھول کی تھاپ نے نیندوں میں خلل ڈال دیا۔ سویا ہوا ہر شخص اٹھ بیٹھا، مرزا طباطبائی کی آواز فضا میں گونج رہی ہے۔

"میرے خدمت گارو! یہ ماہ حج ہے لہٰذا اس مبارک ماہ میں کال کوٹھریوں سے قیدیوں کو رہا کیا جاتا ہے اور اس خوشی میں راشن سستا اور کام کی اجرت دگنی کر دی گئی ہے، بس آپ کا تعاون درکار ہے"۔

"تعاون؟" ہر منگلی سوالیہ نشان بن گیا ہے، انہوں نے اپنے آپ کو اور پھر اپنے بچوں کو حسرت سے دیکھا ہے اور سرد آہ بھری ہے۔ یہ دن کچھ خوشی اور کچھ تفکرات کے ساتھ گزر گیا اور پھر ایسے، بہت سے دن گزرتے چلے گئے۔ منگلیوں کی محنت سے جنگل سرسبز و شادات ہو گیا۔ کچھ امن میسر آیا لیکن یہ سکھ بھی عارضی ثابت ہوا۔ چونکہ نواب طواسین نے ایک نیا قانون نافذ کر دیا ہے کہ جس کی رو سے میڈیکل چیک اپ کو لازمی قرار دیا گیا کہ وبائی بیماریاں جان لیوا ہیں۔

اب جنگل میں بہت سی گاڑیاں دوڑ رہی ہیں۔ آپریشن پر آپریشن ہو رہے ہیں۔ چند ہفتوں بعد جب زخم مندمل ہوئے تو پتہ چلا بیشمار لوگ اپنے ایک ایک گردے سے محروم ہو چکے ہیں اور کچھ کی داہنی اور کچھ کی بائیں آنکھ کا دیدہ غائب ہے وہاں ایک چھوٹا سا گڑھا پڑ گیا ہے۔ جب لوگوں نے آہ و زاری کی تو طباطبائی نے اپنا جلوہ تو نہیں دکھایا بلکہ ایک نیا سبق بذریعہ لاؤڈ اسپیکر پڑھ کر سنا دیا کہ اے ناشکرو! شکوے کی بجائے سجدۂ شکر بجا لاؤ۔

"تم جانتے نہیں ہو ہم خدمت خلق کر رہے ہیں۔ اس طرح تم بھی ثواب کے مستحق ٹھہرے اور ہم بھی۔ دنیا میں بیشمار خطے ایسے ہیں جہاں ہر دوسرا شخص نابینا اور گردوں سے محروم ہے۔ اب وہ دیکھ سکیں گے، کام کر سکیں گے اور تمہیں دعائیں دے گئے"۔ "لیکن ہمارے ساتھ ظلم ہوا ہے"، منگلیوں نے اپنے حواس مجتمع کر کے اور اپنے دل کی بات کہہ دی۔ "نالائقو! ظلم تو ہمارے سا تو ہوا ہے۔ ابھی تک قیمت فروخت بھی موصول نہیں ہوئی"۔

سب نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ پھر کسی نے اپنے آنکھ کے گڑھے پا ہاتھ رکھ لیا، تو کسی نے پیٹ پر اور لاٹھیاں ٹیکتے طباطبائی کے محل کے بیرونی راستے پر واپسی کے لئے مڑ گئے۔

ان ہی دونوں حالات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ راتوں رات روپوش ہونے والے بچے جنگی ہتھیاروں کے ساتھ جنگل میں کود پڑے اور اب وہ بچے نہیں تھے، کڑیل جوان تھے۔ مرزا کے عتاب کا شکار، اپنی شرارت اور حاضر جوابی کے باعث سزا کے مستحق ٹھہرے تھے۔ اسی رات سے خفیہ اجلاس شروع ہو گئے۔ چند ہی سالوں میں منگلی تازہ دم فوج کی مانند نظر آنے لگے۔

محل کے مکین اس وقت بیدار ہوئے جب شب خون مارا جا چکا تھا۔ شینا طوسی اور مرزا کے مصاحب خاص گرفتار ہو گئے۔ باقی دربان و نگہبان جدید ہتھیاروں کی لپیٹ میں آ گئے۔ مرزا طباطبائی اپنے خاندان کو چھوڑ کر خفیہ راستوں پر روانہ ہو چکا ہے لیکن ان راستوں پر بھی منگلی چھپے ہیں۔ جونہی وہ قریب آیا اس پر حملہ کر دیا گیا۔ مرتے مرتے اس کی نگاہ نواب طواسین پر پڑ گئی ہے۔ "مرزا جی! اس طرح کے کھیل میں ایسا ہوتا ہی ہے"۔ نواب مسکرایا۔

نواب طواسین کو قید خانے میں ایک قلیل مدت کے لئے ڈال دیا گیا ہے سونے کی کرسی مکمل آب و تاب کے ساتھ روشنی بکھیر رہی ہے۔ ■■

دیوالی

• امیر مہدی
برمنگھم، برطانیہ

اک بجز ہجر کے موسم کے کوئی دوسری رُت
دل کے ویرانے میں مدّت ہوئی آئی نہ گئی
میرے محبوب وطن میں تری گلیوں کے نثار
مجھ سے پردیس میں دیوالی منائی نہ گئی

میرے ہم سایوں کے گھر جشن ہے ہنگامہ ہے
شہر کا شہر سجا آج ہے دلہن کی طرح
لوگ مسرور ہیں آپس میں گلے ملتے ہیں
ایک میں ہوں کے بھرا بیٹھا ہوں ساون کی طرح

آج بھی میں نے چراغوں کو بجھا رکھا ہے
آج کی شب بھی اندھیرا ہے مرے آنگن میں
آج بھی ہیں مری آنکھوں میں مچلتے آنسو
آج بھی یادوں کا ڈیرا ہے مرے آنگن میں

وہ گلی کوچے وہ بازار وہ سڑکیں وہ مکاں
جیسے جگنو سے تصّور میں چمک جاتے ہیں
میں اِنہیں ہاتھ بڑھاتا ہوں پکڑنے کے لئے
پاس آتے ہیں مگر ہاتھ نہیں آتے ہیں

آ رہی ہے مجھے رہ رہ کے مرے دیس کی یاد
میرے احباب مرے دوست مرے ہم جولی
ہائے وہ پھول سے لب جھیل سی گہری آنکھیں
ہائے اُن ہاتھوں کی تعمیر شدہ رنگولی

لے کے کس دشت میں آئی ہے مجھے فکرِ معاش
ذہن برگشتہ ہے آوارہ خیالوں کی طرح
دل کبھی شعلہ کبھی سرد پگھلتی ہوئی برف
زندگی حشر بداماں ہے سوالوں کی طرح

میں اگر دیس میں ہوتا تو چراغاں کرتا
میں نے بھی گھر کے در و بام سجائے ہوتے
میرے بھی دل میں خوشی ہوتی مسرت ہوتی
میں نے بھی دیپ منڈیروں پہ جلائے ہوتے

ہو نہ ہو یہ بھی کوئی غم کی علامت ہوگی
ورنہ سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ ہنسی کیا معنی
روشنی کیسی دیے کیسے چراغاں کیسا
دوستو عالمِ غربت میں خوشی کیا معنی

☆☆☆

دیوالی

• عرش ملسیانی

رہبر کی پاک یاد کا عنواں لیے ہوئے
ظلمت کے گھر میں جلوۂ تاباں لیے ہوئے
تاریکیوں میں نور کا ساماں لیے ہوئے
آئی ہے اپنے ساتھ چراغاں لیے ہوئے
اللہ رے یہ تاب یہ تنویر یہ جمال
خورشید کی نظر بھی ہے جمنی یہاں محال

طاری ہے زاہدوں پہ بھی عالم سرور کا
اب کس لیے خیال ہو حور و قصور کا
عالم تو دیکھیے شب یلدا پہ نور کا
جلتے ہیں یہ چراغ کہ جلوہ ہے طور کا
منظر بہشت کا ہے یہ شب ہے شبِ برات
تنویر آفتاب کا پرتو ہے آج رات

وہ رام جو کہ کامل صدق و صفا رہا
وہ رام جو کہ سالک راہ ہدیٰ رہا
وہ رام جو کہ آئینۂ حق نما رہا
وہ رام جو کہ قاطع جور و جفا رہا
یہ رات یادگار ہے اس نیک ذات کی
اس پیکر خلوص کی والا صفات کی

چودہ برس کے بعد جو آیا وطن میں رام
ہر لب تھا وقف نغمہ تو ہر دل تھا شاد کام
تھی رشک نور صبح بنارس اودھ کی شام
اہل اجودھیا کی زباں پر تھا یہ کلام
ہم بے بسوں کا قافلہ سالار آ گیا
بن باسیوں کی فوج کا سردار آ گیا

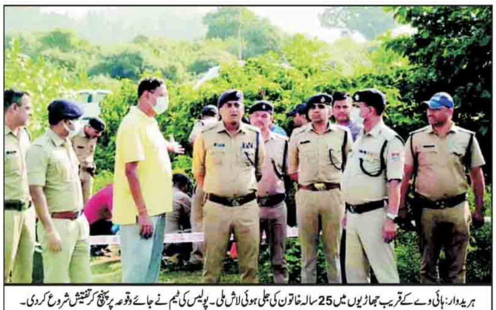

ہریدوار: ہائی وے کے قریب جھاڑیوں میں 25 سالہ خاتون کی جلی ہوئی لاش ملی۔ پولیس کی ٹیم نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر تفتیش شروع کردی۔

بی جے پی کے ساتھ اتحاد کا امکان نہیں

عوام سے کئے گئے سبھی وعدے ہر حال میں پورے کئے جائیں گے: عمر عبداللہ

سری نگر: (یو این آئی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ہفتے کے روز واضح کیا کہ ریاستی کابینہ میں توسیع کا عمل ضمنی انتخابات کے بعد انجام دیا جائے گا، اور ساتھ ہی انہوں نے ایک بار پھر یہ دوٹوک اعلان کیا کہ ان کی جماعت کا بی جے پی کے ساتھ کسی بھی قسم کے اتحاد کا کوئی امکان نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ نے سرینگر میں اپنی حکومت کے ایک سال مکمل ہونے پر منعقدہ پریس کانفرنس کے دوران متعدد اہم امور پر وضاحت دی، جن میں ریاستی درجہ کی بحالی، بجلی کے اسمارٹ میٹروں کی تنصیب اور کابینہ کی تشکیل نو جیسے معاملات شامل تھے۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ حکومت اس وقت کچھ آئینی پابندیوں کے تحت کام کر رہی ہے کیونکہ ایک مرکزی زیر انتظام خطہ ہونے کی وجہ سے وزراء کی تعداد محدود رکھی گئی ہے۔ انہوں نے کہا، 'یہ تاثر غلط ہے کہ جب تک کوئی شخص وزیر نہیں بنتا، وہ اپنے علاقے کے لیے کام نہیں کرسکتا۔ میں صرف گاندربل کا وزیر اعلیٰ نہیں، بلکہ پورے جموں وکشمیر کا وزیر اعلیٰ ہوں۔ اسی طرح، سکینہ بیگم صرف نورآباد کی وزیر نہیں بلکہ پوری ریاست کی خدمت کر رہی ہیں۔' انہوں نے مزید کہا کہ کابینہ میں چند مزید وزراء کو شامل کرنے کے امکانات موجود ہیں: 'یہ معاملہ میری سرگرم غور وفکر میں ہے۔ جیسے ہی ضمنی انتخابات مکمل ہوں گے، ہم کابینہ میں توسیع کے فیصلے پر عملدرآمد کریں گے۔' ریاستی درجہ کی بحالی کے مسئلے پر گفتگو کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ یہ بدقسمتی ہے کہ اس مسئلے کو پہلگام واقعہ کے ساتھ جوڑا جا رہا ہے۔ نہ تو منتخب حکومت اس واقعہ کی ذمہ دار تھی اور نہ ہی عام عوام نے اس کی حمایت کی۔ جو لوگ حملے میں ملوث تھے، وہ جموں وکشمیر کے نہیں تھے۔ اس لیے ریاستی درجہ کو پہلگام سے جوڑنا سراسر غلط ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی کو اپنے وعدوں میں دیانتدار ہونا چاہیے: 'بی جے پی نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ریاستی درجہ صرف اسی وقت بحال ہوگا جب وہ جموں وکشمیر میں اقتدار میں آئے گی۔ اگر ان کی نیت یہی ہے، تو انہیں کھل کر عوام کے سامنے کہنا چاہیے کہ جب تک غیر بی جے پی حکومت رہے گی، ریاستی درجہ بحال نہیں کیا جائے گا۔ پھر عوام خود فیصلہ کریں گے کہ انہیں کیا کرنا ہے۔'

'عمر عبداللہ نے واضح کیا کہ ان کی جماعت کسی بھی صورت میں بی جے پی سے ہاتھ نہیں ملائے گی '2015: میں پی ڈی پی اور بی جے پی کے غیر ضروری اتحاد نے جموں وکشمیر کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا۔ آج تک ہم اس کے اثرات بھگت رہے ہیں۔ میں وہی غلطی دہرانے والا نہیں ہوں جو دوسروں نے کی تھی۔' وزیر اعلیٰ نے بجلی کے اسمارٹ میٹروں سے متعلق عوامی خدشات پر بھی وضاحت پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کے منشور میں کہیں بھی اسمارٹ میٹر ختم کرنے کا وعدہ نہیں کیا گیا۔ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ عوام کو 200 مفت یونٹس فراہم کیے جائیں گے، لیکن یہ تب ہی ممکن ہے جب اسمارٹ میٹر نصب ہوں تا کہ صارفین کے بجلی کے استعمال کا درست اندازہ لگایا جاسکے۔ اگر میٹر نہیں ہوں گے تو وعدہ کیسے پورا ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ حکومت کا مقصد عوام کو بہتر بجلی فراہمی اور کم بل دینا ہے: 'غریب صارفین کے لوڈ کا درست اندازہ ہونے کے بعد ان کے بجلی بلوں میں واضح کمی آئی ہے۔ ہمارا مقصد ہے کہ غریبوں کو مفت یونٹس ملیں، بل کم ہوں، اور بجلی کی فراہمی بہتر بنے۔' وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کی حکومت نے اپنے منشور میں عوام سے جو وعدے کیے ہیں، وہ پانچ سالہ مدت کے دوران پورے کیے جائیں گے۔ ان کے مطابق کچھ مشکلات ضرور ہیں، لیکن ہم نے جو وعدے کیے تھے، وہ سب اپنی مدت کے دوران پورے ہوں گے۔ چاہے وہ 12 گیس سلنڈر ہوں یا راشن کوٹے میں اضافہ، یہ سب منصوبے مرحلہ وار نافذ کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نے بجلی کے نظام کو مستحکم کرنے کے لیے سخت محنت کی ہے: 'سیلاب کے دوران بھی ہم نے جلد از جلد بجلی بحال کی۔ ہمارا مقصد عوام کو بہتر سہولیات دینا ہے۔' ایک علیحدہ سوال کے جواب میں، عمر عبداللہ نے کابینہ کی ذیلی کمیٹی کی رپورٹ کے حوالے سے کہا کہ اس وقت تک اسے عوامی نہیں کیا جا سکتا جب تک لیفٹیننٹ گورنر اس کی منظوری نہ دیں۔

این ڈی اے کے حق میں یکطرفہ لہر، بھاری اکثریت سے جیت ہوگی: موریہ

بھاگلپور: (یو این آئی) اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سینئر لیڈر کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ بہار اسمبلی انتخابات میں قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کے حق میں یکطرفہ لہر چل رہی ہے اور اتحاد بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کرے گا۔ مسٹر موریہ نے سنیچر کے روز ضلع کے کہلگاؤں میں جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) امیدوار شبھانند مکیش اور پیرپینتی سے بی جے پی امیدوار مراری پاسوان کے حق میں ایک انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس بار کے انتخابات پر پورے ملک کی نگاہیں لگی ہیں، کیونکہ بدعنوانی میں ڈوبے مہاگٹھ بندھن کے اہم اتحادی کانگریس اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) دوبارہ بہار کو 15 سال پرانے جنگل راج میں دھکیلنا چاہتے ہیں، لیکن بہار کے عوام ایسا ہرگز نہیں ہونے دیں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے ابتدا سے ہی ملک کو بدعنوانی میں ڈبونے کا کام کیا ہے۔ ان کے وزیر اعظم راجیو گاندھی خود کہا کرتے تھے کہ دہلی سے ترقیاتی اسکیموں کے لیے ایک روپیہ بھیجا جاتا ہے، لیکن اس میں سے صرف پندرہ پیسہ ہی عوام تک پہنچتا ہے۔ آج بھی کانگریس اور اس کا اتحادی آر جے ڈی بدعنوانی سے پورے ملک کے لوگوں کو پریشان کرنے میں مصروف ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نریندر مودی کے وزیر اعظم بننے کے بعد ملک کے ہر شعبے میں تیز رفتار ترقی ہوئی ہے۔ این ڈی اے کی تمام حلیف جماعتیں پوری یکسوئی کے ساتھ کام کر رہی ہیں اور بہار اسمبلی انتخابات میں دو تہائی اکثریت سے جیت حاصل کریں گے، کیونکہ مہاگٹھ بندھن کا ریاست میں کوئی اثر نہیں ہے اور عوام نے اس کی ضمانت ضبط کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہار کو دوبارہ جنگل راج سے بچانے کے لیے ضروری ہے کہ عوام وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے ہاتھ مضبوط کریں۔ این ڈی اے نے سب کا ساتھ، سب کا وکاس کے نعرے کے ساتھ تمام طبقات کے لیے فلاحی اسکیمیں نافذ کی ہیں۔ اب ترقی یافتہ بہار بنانے کے لیے سب کو نریندر مودی اور نتیش کمار کے عزم میں شراکت دار بننا ہوگا۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ ملک سے غربت ختم کرنے اور ہر طبقے کے لوگوں کو بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی نے آیوشمان کارڈ، مفت اناج اور آواس یوجنا جیسے اقدامات کیے ہیں، جس سے آج کروڑوں لوگ خطِ افلاس سے اوپر آئے ہیں۔ اسی طرح بہار میں نتیش کمار نے خواتین کو خود روزگار بنانے کے لیے 10 ہزار روپے کی امداد دینے کا کام کیا ہے، جس کی سبھی طرف سے تعریف کی جا رہی ہے۔ اس موقع پر مرکزی وزیر رام ناتھ ٹھاکر نے عوام سے اپیل کی کہ نریندر مودی اور نتیش کمار کے ہاتھوں کو مضبوط کرنے کے لیے این ڈی اے کو کامیاب بنائیں تا کہ ترقی یافتہ بہار کا خواب پورا ہو سکے۔ جلسے سے بی جے پی لیڈر رائل ٹھاکر، شبھانند مکیش، مراری پاسوان اور ضلع صدر سنتوش کمار نے بھی خطاب کیا۔

جی ایس ٹی پر کانگریس کی حمایت کرنے والوں کو سیتارمن نے علم حاصل کرنے کا مشورہ دیا

نئی دہلی: (یو این آئی) وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے اشیا اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) نظام میں حالیہ اصلاحات کو "صحیح سمت میں ایک قدم پیچھے" قرار دیتے ہوئے حزب اختلاف کی کانگریس پارٹی پر سخت تنقید کی اور کہا کہ کانگریس پارٹی میں جی ایس ٹی پر بات کرنے والوں کو علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ محترمہ سیتارمن ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہی تھیں جو خاص طور پر جی ایس ٹی اصلاحات کے اثرات پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے منعقد کی گئی تھی، جس میں کامرس اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل اور انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ، ریلویز، اور الیکٹرانکس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے وزیر اشونی وشنو بھی موجود تھے۔

محترمہ سیتارمن نے کہا کہ "میری مخلصانہ تجویز یہ ہے کہ جو بھی کانگریس پارٹی کی جانب سے جی ایس ٹی پر بات کر رہا ہے، اسے کچھ سابق وزرائے خزانہ کے ساتھ بیٹھنا چاہیے اور تبصرہ کرنے سے پہلے انہیں کچھ علم حاصل کرنا چاہیے۔" ان سے پوچھا گیا کہ کانگریس پارٹی جی ایس ٹی اصلاحات کو "پٹری پر ایک قدم پیچھے" قرار دے رہی ہے اور وہ اس بات کا بھی جوابدہ ہونا چاہتی ہے کہ لوگوں کو اتنے عرصے سے جی ایس ٹی کے بھاری بوجھ تلے کیوں رکھا گیا ہے۔

محترمہ سیتارمن نے کہا کہ وہ حیران ہیں کہ کانگریس کی طرف سے بولنے والوں کو کون سکھاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت نے جی ایس ٹی کا راستہ طے کیا ہے اور سات سے آٹھ سالوں میں حکومت نے عوام اور پوری معیشت کے فائدے کے لیے بالواسطہ ٹیکس نظام میں مزید اصلاحات کی ہیں۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ کسی بھی حکومت کی طرف سے ٹیکس کم کرنے کا کوئی بھی اقدام "کورس کریکشن" نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کے دور حکومت میں ٹیکس 98 فیصد، 91 فیصد تک زیادہ تھا اور یہاں تک کہ اگر وہ اسے کورس کی اصلاح کہنا چاہتے ہیں تو انہوں نے کانگریس کے دور میں اس کی کوشش بھی نہیں کی۔

بہار اور سات دیگر ریاستوں میں پولنگ کے دنوں میں تنخواہ کے ساتھ چھٹی کا اعلان

نئی دہلی: (آئی این ایس) ہندوستان کے الیکشن کمیشن نے بہار اسمبلی انتخابات اور سات ریاستوں کے آٹھ اسمبلی حلقوں کے ضمنی انتخابات کے لیے پولنگ کے دنوں میں تنخواہ کے ساتھ چھٹی کا اعلان کیا ہے۔ ہفتہ کو الیکشن کمیشن کی طرف سے جاری کردہ ایک ریلیز کے مطابق عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 135 بی کے تحت ووٹ دینے کے حقدار ہر ملازم کو پولنگ کے دنوں میں تنخواہ کے ساتھ چھٹی دی جانی چاہیے۔ اس چھٹی کے لیے کسی ملازم کی تنخواہ نہیں کاٹی جائے، اور اس شق کی خلاف ورزی کرنے والے آجروں کو جرمانے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس شق کا اطلاق یومیہ اجرت اور عارضی ملازمین پر بھی ہوگا، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ غیر رسمی شعبے کے کارکن بغیر کسی مالی نقصان کے اپنا ووٹ کاسٹ کرسکیں۔ الیکشن کمیشن نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ ووٹرز پولنگ حلقوں میں رجسٹرڈ ہیں لیکن ان حلقوں سے باہر صنعتی یا تجارتی اداروں میں ملازمت کرنے والے ووٹنگ کی سہولت کے لیے تنخواہ کے ساتھ چھٹی کے برابر کے حقدار ہیں۔ مؤثر عمل آوری کو یقینی بنانے کے لیے کمیشن نے تمام ریاستی اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی حکومتوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ آجروں اور اہلکاروں کو ان دفعات پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت دیں۔ الیکشن کمیشن نے ہر اہل ووٹر کے آزادانہ اور آسانی سے ووٹ ڈالنے کے حق کے تحفظ کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ یہ ہدایت الیکشن کمیشن کی جمہوری شرکت کو مضبوط بنانے اور ووٹنگ کو ہندوستان کے انتخابی عمل میں ایک بنیادی حق کے طور پر برقرار رکھنے کی مسلسل کوششوں کی نشاندہی کرتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بہار اسمبلی انتخابات دو مرحلوں میں ہونے جا رہے ہیں۔ پہلے مرحلے کے لیے 6 نومبر اور دوسرے مرحلے کے لیے 11 نومبر کو ووٹ ڈالے جائیں گے۔

بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹو بینک کی ماہم برانچ کے نئے تزئین شدہ دفتر کا افتتاح

صارفین کو بہترین خدمات اور سہولت بہم پہنچانے کیلئے پُرعزم ہیں: عمران صدیقی

ممبئی، (صحافت بیورو): بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ نے اپنی ماہم برانچ بمبئی کے نئے تزئین و آرائش شدہ دفتر کا افتتاح کیا۔ افتتاحی تقریب کے مہمانِ خصوصی سہیل کھنڈوانی، معروف سماجی رہنما اور حاجی علی و ماہم درگاہ کے ٹرسٹی تھے، جبکہ معزز رکنِ اسمبلی مہیش ساونت بطور خصوصی مہمان شریک ہوئے۔ اس موقع پر بینک کے مینیجنگ ڈائریکٹر عمران امین صدیقی، چیف جنرل منیجر برکت علی، چیف آپریٹنگ آفیسر اوینندر کمار سنہا اور دیگر سینئر منیجمنٹ اراکین بھی موجود تھے۔ نیا تزئین شدہ دفتر بینک کی جدیدیت اور صارفین کے تجربے میں بہتری کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ اس موقع پر عمران صدیقی نے کہا کہ نئی ماہم برانچ ہمارے مسلسل عزم کی علامت ہے جو کوآپریٹو اقدار کو جدید بینکاری معیار کے ساتھ جوڑتی ہے، تاکہ ہمارے صارفین بہترین خدمات اور سہولت سے مستفید ہوسکیں۔

احتجاج کے پیش نظر لیہہ میں حکم امتناعی نافذ

موبائل انٹرنیٹ خدمات معطل

لیہہ: (یو این آئی) لداخ میں ہفتہ کے روز مجوزہ 'خاموش امن مارچ' کے پیش نظر انتظامیہ نے امن وامان کے خدشات کے پیش نظر لیہہ میں سخت پابندیاں عائد کر دی ہیں، جب کہ ضلع میں موبائل انٹرنیٹ خدمات بھی جمعہ کی رات سے معطل کر دی گئی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق، لیہہ ایپکس باڈی کے شریک چیئرمین چیرنگ دورجے کو بھی ان کے گھر میں نظر بند کر دیا گیا ہے تا کہ وہ احتجاج میں شرکت نہ کرسکیں۔ ذرائع کے مطابق، انتظامیہ نے بھارتیہ ناگریک سرکشا سنہیتا کی دفعہ 163 کے تحت تحصیل لیہہ میں امتناعی احکامات نافذ کیے ہیں۔

ضلع مجسٹریٹ لیہہ، رومل سنگھ ڈونک کی جانب سے جاری حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ پولیس کی رپورٹ کے مطابق 'عوامی امن و امان میں خلل پڑنے، انسانی جانوں کے خطرے اور ممکنہ قانون ونظم کے مسائل کے خدشات' کے پیش نظر یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ احکامات کے مطابق، کسی بھی جلوس، ریلی یا مارچ کو مجاز اتھارٹی کی تحریری اجازت کے بغیر نکالنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف دفعہ 223 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اطلاعات کے مطابق، لداخ کے رہنماؤں نے جمعرات کے روز ہفتے کو 'خاموش امن مارچ' اور شام 6 بجے سے رات 9 بجے تک بلیک آؤٹ کا اعلان کیا تھا، تاکہ 24 ستمبر کو لیہہ میں احتجاج کے دوران جاں بحق اور زخمی ہونے والوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا جا سکے۔ تاہم جمعہ کے روز وزارت داخلہ نے اس معاملے کی تحقیقات کے لیے سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس بی ایس چوہان کی سربراہی میں عدالتی انکوائری کے احکامات جاری کیے۔

ریواڑی: جیسلمیر قومی شاہراہ پر تیز رفتار کار ڈیوائیڈر کو توڑ کر مخالف لین سے آنے والے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ ڈرائیور اور دو نوجوانوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔

سی پی آئی-ایم ایل نے 20 امیدواروں کی فہرست جاری کی

پٹنہ: (یو این آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ-لیننسٹ) (سی پی آئی-ایم ایل) نے جو عظیم اتحاد کا حصہ ہے بہار اسمبلی انتخابات کے لیے اپنے تمام 20 امیدواروں کی فہرست ہفتہ کے روز جاری کردی۔ آج یہاں سی پی آئی-ایم ایل سے موصولہ فہرست کے مطابق بھورے (محفوظ) سے دھننجے، جیرادوئی سے امرجیت کشواہا، دروَلی (محفوظ) سے ستیہ دیو رام، دروندھا سے امرناتھ یادو، کلیان پور (محفوظ) سے رنجیت کمار رام، وارث نگر سے پھول بابو سنگھ، راجگیر سے وشوناتھ چودھری، گویا گڑیا سے راجہ گڑیا، راجہ گڑھ سے وشوناتھ چودھری شامل ہیں۔ (ایس سی)، پالی گنج سے سندیپ سوربھ، آرہ سے قیام الدین انصاری، اگیاون (محفوظ) سے شیو پرکاش رنجن، تراری سے مدن سنگھ، اور ڈمراؤں سے اجیت کمار سنگھ کو 6 نومبر کو ہونے والے انتخابات کے پہلے مرحلے کے لیے امیدوار بنایا گیا ہے۔ فہرست کے مطابق سکتہ سے ویریندر پرساد گپتا، پپرا سے انیل کمار، بلرام پور سے محبوب عالم، کاراکاٹ سے ارون سنگھ، ارول سے مہانند سنگھ، اور گھوسی سے رام بالی سنگھ یادو کو 11 نومبر کو ہونے والے انتخابات کے دوسرے مرحلے کے لیے امیدوار بنایا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مہاگٹھ بندھن کی پارٹیوں کے درمیان سیٹوں کی تقسیم کا ابھی تک باضابطہ طور پر اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ اتحاد میں شامل تمام جماعتیں پہلے ہی اپنے اپنے امیدواروں کو انتخابی نشان الاٹ کر چکی ہیں۔ عظیم اتحاد کی رکن کانگریس نے سب سے پہلے اپنے 48 امیدواروں کی فہرست باضابطہ طور پر جاری کی تھی۔ 6 نومبر کو ہونے والے انتخابات کے پہلے مرحلے کے لیے پرچہ نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ گزر جانے کے بعد، سی پی آئی (ایم ایل) نے آج اپنے امیدواروں کا باضابطہ طور پر اعلان کیا۔ قابل ذکر ہے کہ بہار اسمبلی کی 243 سیٹوں کے لیے دو مرحلوں میں 6 اور 11 نومبر کو ووٹنگ ہوگی۔ ووٹوں کی گنتی 14 نومبر کو ہوگی اور انتخابی عمل 16 نومبر تک مکمل ہو جائے گا۔ بہار قانون ساز اسمبلی کی موجودہ مدت 22 نومبر 2025 کو ختم ہو رہی ہے۔

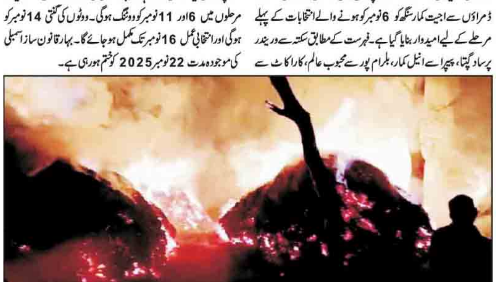

مہیندر گڑھ: جھگڈولی گاؤں میں باجرے کی فصل میں نامعلوم وجوہات کی بنا پر آگ لگ گئی، جس کے نتیجے میں کسان کو بھاری نقصان پہنچا۔

کانگریس کے 'ووٹ چور، گدی چھوڑ' مہم کے تحت ہزاروں دستخط ریاستی صدر کو سونپے گئے

رائے پور/منیندر گڑھ: (یو این آئی) چھتیس گڑھ کانگریس کی "ووٹ چور، گدی چھوڑ" مہم کے تحت پارٹی کے ریاستی صدر دیپک بیج کو ہزاروں دستخط سونپے گئے، یہ دستخط ریاست بھر میں جاری ایک عوامی دستخطی مہم کے تحت جمع کیے گئے تھے۔ پردیش کانگریس کے دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) ونگ کے قائم مقام صدر بھوپیش بگھیل کی قیادت میں ہفتے کے روز ایک وفد نے یہ دستخط پارٹی کے ریاستی دفتر راجیو بھون میں دیپک بیج کو پیش کیے۔ اس وفد میں منیندر گڑھ سے ضلع صدر اشوک شریواستو، ضلع کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری شیخ وسیم اور گولڈی شامل تھے۔ پارٹی ذرائع کے مطابق یہ مہم ریاست بھر میں عوام کے بھرپور تعاون سے مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔ اس مہم کا مقصد عوامی رائے کو اکٹھا کرنا بتایا جا رہا ہے۔

پٹنہ: دھن تیرس کے موقع پر بازاروں میں رونق

پٹنہ: (یو این آئی) بہار کی راجدھانی پٹنہ سمیت پوری ریاست میں دھن تیرس کے موقع پر بازاروں میں رونق دیکھی جا رہی ہے۔ پنچانگ کے مطابق ہر سال کارتک کے کرشن پکش کی تریودشی کو "دھنونتری تریودشی" منائی جاتی ہے، جسے 'دھن تیرس' کہا جاتا ہے۔ یہ دراصل دھنونتری جینتی کا تہوار ہے اور اسے آیوروید کے بانی دھنونتری کے یوم پیدائش کے طور پر منایا جاتا ہے۔ دھن تیرس دولت، شان وشوکت اور خوشحالی کی علامت ہے۔ دھن تیرس کے موقع پر بازاروں میں کافی چہل پہل دیکھی جا رہی ہے، سب سے زیادہ رش زیورات، الیکٹرانکس اور گاڑیوں کی دکانوں پر دیکھی جا رہی ہے۔ پٹنہ سمیت ریاست کے تقریباً تمام اضلاع میں دیوالی اور دھن تیرس کے پیش نظر پٹاخے، مٹھائی، برتن اور سونے چاندی کے بازاروں میں رونق بڑھ گئی ہے۔ خریداروں نے تہوار کی خریداری شروع کر دی ہے۔ پوجا کے سامان کے علاوہ گنیش اور لکشمی کی مورتیاں خریدنے کے لیے صبح سے ہی خریدار بازاروں کا رخ کر رہے ہیں۔ الیکٹرانکس، جیولری، برتن، گاڑیوں، فرنیچر، سجاوٹ اور کپڑوں کی دکانیں خریداروں سے بھر گئی ہیں۔ دھن تیرس کے دن نئے برتن یا سونا چاندی خریدنے کی روایت ہے۔ دھن تیرس پر برتن خریدنے کی شروعات کب اور کیسے ہوئی، اس کا کوئی مستند ثبوت نہیں ہے، لیکن ایسا مانا جاتا ہے کہ جنم کے وقت دھنونتری کے ہاتھ میں امرت کلش تھا، اسی لیے اس دن برتن خریدنا شُبھ مانا جاتا ہے۔ راجدھانی پٹنہ میں برتنوں کی دکانیں سجنے لگی ہیں، بازار میں برتن کی دکانوں پر نئے نئے ڈیزائن دستیاب ہیں جہاں اسٹیل، پیتل اور تانبے کے برتن سجے ہوئے ہیں۔ دھن تیرس کے دن سونا خریدنا بھی بہت شُبھ (مبارک) مانا جاتا ہے۔ سناروں کی اس دن خریداری پر خاص نظر رہتی ہے اور وہ اپنے صارفین کو خاص آفرز بھی دیتے ہیں۔ صارفین سب سے زیادہ سونے کی گنّی اور چاندی کے سکے خرید رہے ہیں۔ لوک روایت کے مطابق دھن تیرس کے دن ماں لکشمی کا آشیرواد حاصل کرنے کے لیے دھات خریدنے کی رسم صدیوں سے چلی آ رہی ہے لیکن دھاتوں کی آسمان چھوتی قیمتوں کی وجہ سے اب لوگوں کا رجحان گھریلو استعمال کی چیزیں خریدنے کی جانب بڑھ گیا ہے۔ پٹنہ کے بورنگ روڈ، قدم کنواں، راجہ بازار، بورنگ کینال روڈ، چڑیا ٹانڑ، نیو مارکیٹ، سبزی باغ علاقوں میں دکانیں تقریباً سج کر تیار ہیں۔ دکانداروں نے بتایا کہ اب گھروں میں اسٹیل کے برتن زیادہ استعمال ہوتے ہیں، اسی لیے اسٹیل کے برتنوں کی مکمل رینج دستیاب ہے۔

مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی جمعیۃ علماء یوپی کے ناظم اعلیٰ منتخب

مولانا محمود مدنی کی موجودگی میں مجلس عاملہ کا متفقہ فیصلہ، ریاستی صدر منصور پوری نے مہرِ تائید ثبت کی

کانپور/لکھنؤ (صحافت بیورو): جمعیۃ علماء ہند کی ریاستی یونٹ 'جمعیۃ علماء اترپردیش' کی مجلسِ عاملہ کا ایک نہایت اہم اجلاس ریاستی صدر مفتی عفان منصور پوری کی زیرِ صدارت اترپردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں منعقد ہوا جس میں بطور مہمان خصوصی قومی صدر مولانا محمود مدنی شریک ہوئے۔ اجلاس میں تنظیمی، تعلیمی اور ملی امور پر تفصیلی غور وخوض کے بعد متفقہ طور پر مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی کو ناظمِ اعلیٰ جمعیۃ علماء اترپردیش منتخب کیا گیا۔ ریاستی صدر مفتی محمد منصور پوری نے اس فیصلے پر مہر تائید ثبت کی اور اسے تنظیمی استحکام کی جانب ایک مثبت قدم قرار دیا۔ مجلس عاملہ کے اراکین نے مولانا امین الحق عبداللہ کی ہمہ جہت علمی، سماجی اور تنظیمی خدمات کو سراہتے ہوئے امید ظاہر کی کہ

ان کی قیادت میں جمعیۃ علماء اترپردیش نئی روح، نئی رفتار اور نئے وژن کے ساتھ آگے بڑھے گی۔ مولانا عبداللہ قاسمی کی خطابت، تنظیمی بصیرت، انتظامی صلاحیت، اور عوامی مقبولیت نے انہیں نہ صرف جمعیۃ علماء کے انتہائی اہم متحرک رہنماؤں میں شامل کیا ہے بلکہ اترپردیش کے دینی و ملی افق پر ایک معتدل، مخلص اور متوازن قیادت کے طور پر متعارف کرایا ہے۔ مجلس عاملہ نے مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی کو ناظم اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اترپردیش کے لیے مولانا عبداللہ قاسمی کی خدمات امید افزا ہیں۔ وہ نوجوان قیادت کی ایک روشن مثال ہیں جو علم، عمل اور تنظیم تینوں میدانوں میں توازن کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔

جامعہ عربیہ اظہار العلوم میں جلسہ دستار فضیلت 20 نومبر کو

امبیڈکرنگر: قصبہ جہانگیر گنج امبیڈکر نگر کا مشہور و معروف دینی ادارہ جامعہ عربیہ اظہار العلوم، نیا بازار جہانگیر گنج میں ایک عظیم الشان کانفرنس بنام جلسہ دستار فضیلت بتاریخ 20 نومبر بروز جمعرات کو منعقد ہونے جا رہا ہے۔ جس میں ملک وملّت کی عبقری شخصیات کی آمد ہو رہی ہے۔ جلسے کی سرپرستی جانشین حضور فاتح بلگرام رئیس الاتقیا حضرت مولانا حافظ سید اویس مصطفیٰ زیدی واسطی صاحب (بلگرام شریف) وصدارت حضور معین المشائخ پیر سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ درگاہ معلیٰ کچھوچھ شریف (صدر۔ آل انڈیا سنّی جمیعت علماء) فرمائیں گے۔ قیادت صدر العلماء خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی (ناظم تعلیمات۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ) و سیادت محقق مسائل جدیدہ حضور سراج الفقہاء حضرت علامہ مفتی نظام الدین رضوی مصباحی (شیخ الحدیث وصدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ مبارک پور) کریں گے۔ بطور مقرر خصوصی انٹرنیشنل اسکالر حضرت علامہ سید نور میاں صاحب (راجستھان) سے تشریف لا رہے ہیں، ثانی خطاب کے لیے عالم نبیل فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد اسحاق صاحب، و خطیب ذیشان حضرت مفتی احتشام عالم صاحب، جونپور سے تشریف لا رہے ہیں۔

مہسی تحصیل میں 'سمپورن سمادھان دیوس' کا انعقاد

بہرائچ: تحصیل مہسی میں عام لوگوں کے مسائل کے جلد حل کے لیے منعقدہ سمپورن سمادھان دیوس کے موقع پر چیف ڈیولپمنٹ آفیسر مکیش چندر، ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آلوک پرساد، پولیس سرکل آفیسر ڈی کے شریواستو اور دیگر افسران نے ان کے ساتھ آنے والے شکایت کنندگان کے مسائل کو سنجیدگی سے سنا اور متعلقہ افسران کو انہیں بروقت اور معیاری طریقے سے حل کرنے کی ہدایت دی۔ عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت دی گئی کہ وہ عوامی مسائل کو انتہائی حساسیت کے ساتھ حل کریں اور غریبوں اور مصائب کے لیے فوری انصاف کو یقینی بنائیں۔ غریبوں، ناداروں اور لاچاروں کی ہر ممکن مدد کی جائے اور انہیں ان کی اہلیت کے مطابق مختلف اسکیموں کے تحت فوائد فراہم کیے جائیں۔ سمپورن سمدھن دیوس کے دوران موصول ہونے والی 69 درخواستوں میں سے پانچ کو موقع پر ہی حل کر دیا گیا۔ سمپورن سمدھن دیوس کے موقع پر، سی ایم او نے حاملہ خواتین کے لیے بے بی شاورز اور بچوں کو پہلے دودھ پلانے کا بھی اہتمام کیا۔ قابل ذکر ہے کہ تحصیل نانپارہ میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امیت کمار کی صدارت میں منعقدہ سمپورن سمدھن دیوس کے دوران موصول ہونے والی 26 درخواستوں میں سے سات کو موقع پر ہی حل کر دیا گیا۔ اسی طرح تحصیل پیاگ پور میں منعقدہ سمپورن سمدھن دیوس کے دوران موصول ہونے والی

14 درخواستوں میں سے پانچ، تحصیل صدر بہرائچ میں 10 میں سے دو، قیصر گنج میں 18 میں سے چار اور مہسی پوروا میں 12 میں سے دو کو موقع پر ہی حل کر دیا گیا۔ اس موقع پر چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر سنجے کمار، ڈی ڈی او راج کمار، پی ڈی ڈی آر ڈی اے منیش کمار، ڈی پی آر او سی بی سنگھ، ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر ونود رائے، ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر نریندر تیواری، ڈسٹرکٹ شوگر کین آفیسر آنند شکلا اور بی ڈی او، بی ای او، سی ڈی پی او اور پولیس اسٹیشن ہیڈ سمیت دیگر افسران موجود تھے۔

تعلیم مسلمانوں کی زندگی کا لازمی جز ہے: مولانا جہانگیر قاسمی

دینیات اسلامک ایجوکیشنل سینٹر مصطفیٰ مسجد سعادت گنج میں جلسہ سیرۃ النبیؐ و تعلیمی مظاہرہ

لکھنؤ: دینیات اسلامک ایجوکیشنل سینٹر مصطفیٰ مسجد لکڑ منڈی سعادت گنج لکھنؤ کے بانی و ناظم حافظ وقاری عبد الباری عرفانی کی کوششوں سے سیرت النبی و تعلیمی مظاہرہ کے عنوان سے دینیات اسلامک ایجوکیشنل سینٹر کی جانب سے سالانہ جلسہ نہایت شاندار اور پروقار انداز میں منعقد ہوا۔ جلسے کی نگرانی مولانا محمد زید شہیدی نے انجام دی، جبکہ صدارت استاذ ندوۃ العلماء حضرت مولانا امجد ندوی نے فرمائی۔ اس موقع پر مقرر خصوصی حضرت مولانا جہانگیر عالم قاسمی (صدر انجمن فلاحِ دارین) نے نہایت اثرانگیز خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم مسلمانوں کی زندگی کا لازمی جز ہے۔ اگر ضرورت پڑے تو مسلمان ایک وقت کی روٹی ترک کر دیں، لیکن اپنے بچوں کو علم سے محروم نہ کریں۔ انہوں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں علم کی اہمیت واضح کرتے ہوئے تعلیم کو امتِ مسلمہ کی ترقی کی کنجی قرار دیا۔ مولانا امجد ندوی دامت برکاتہم نے سیرت رسولؐ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں نبی کریمؐ کی سیرت طیبہ کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے سورۂ علق کے پیغام 'اقرأ' کو عام کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی تاکید فرمائی۔ جلسے میں شاعر کی حیثیت سے حافظ محمد ارقم تمبوری نے شرکت کی اور اپنے خوبصورت اور دل کو چھو لینے والے کلام سے سامعین کے دل موہ لیے۔ اس بابرکت موقع پر جناب حافظ اکبر صاحب، جناب مفتی عظمت اللہ ندوی، قاری احمد اللہ، مولانا عاقب ندوی اور ایڈووکیٹ عبدالحفیظ سنڈیلوی سمیت متعدد معزز شخصیات شریک رہیں۔ حکم کے فرائض مولانا عبداللہ ندوی اور قاری جلال نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیے۔ نظامت کے فرائض مشہور ناظم جلسہ قاری سید شاہ فیصل نے اپنے مخصوص انداز میں ادا کیے۔ تقریب کا آغاز طلبہ کے علمی و عملی مظاہرے سے ہوا، جس میں مختلف عناوین پر تقاریر اور اسلامی کوئز کی عنوان

بے شمار موضوعات پر سوال وجواب پیش کیے گئے۔ طلبہ و طالبات نے بہترین تیاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے حاضرین سے بھرپور داد حاصل کی۔ مسابقہ میں شریک تمام طلبہ و طالبات کو انعامات سے نوازا گیا، جبکہ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو خصوصی انعامات مولانا امجد ندوی اور دیگر مہمانانِ کرام کے دستِ مبارک سے دیا گیا۔ اس موقع پر طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے مفید نصیحتیں بھی کی گئیں۔ مولانا زید شہیدی نے دینیات اسلامک ایجوکیشنل سینٹر کے بانی و ناظم قاری و حافظ عبدالباری عرفانی صاحب کی محنتوں، انتظامی صلاحیتوں اور دینی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

پولیس تصادم میں ایک لاکھ کا انعامی بدمعاش ہلاک

شاملی: (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع شاملی کے کاندھلا علاقے میں پولیس نے مسلح کارروائی کے بعد ایک لاکھ روپے کے انعامی بدنام زمانہ ہسٹری شیٹر نفیس کو ہلاک کر دیا۔ بدمعاش کی فائرنگ سے کاندھلا تھانہ کے انچارج بھی بال بال بچ گئے۔ ان کی بلٹ پروف جیکٹ پر گولی لگی ہے حالانکہ نفیس کا ایک ساتھی فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ مارے گئے بدمعاش پر ڈکیتی، گینگسٹر، جان لیوا حملے اور نقدی سے متعلق 34 مقدمات درج تھے۔ معلومات کے مطابق، ہفتہ کے روز کاندھلا کی بھمبھیسا چوکی پر پولیس مشتبہ گاڑیوں اور افراد کی چیکنگ کر رہی تھی۔ اسی دوران، دو مشتبہ افراد موٹر سائیکل پر آئے۔ پولیس نے انہیں رکنے کا اشارہ کیا تو انہوں نے فائرنگ شروع کر دی اور فرار ہونے لگے۔ پولیس نے بھی بدمعاشوں کا پیچھا کرتے ہوئے فائرنگ کی، جس میں ایک بدمعاش گولی لگنے سے زخمی ہو گیا جبکہ اس کا ساتھی فرار ہو گیا۔ زخمی بدمعاش کو فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔ ہلاک بدمعاش کی شناخت کاندھلا کے محلہ کھیل میں رہنے والے نفیس کے طور پر ہوئی۔ اطلاع ملنے پر پولیس سپرنٹنڈنٹ این پی سنگھ اور سی او کیرانہ شیام سنگھ بھی موقع پر پہنچے اور واقعے کی معلومات حاصل کیں۔

وارانسی: پولیس تصادم میں دو مجرم گرفتار

وارانسی: (یو این آئی) اسپیشل آپریشن گروپ (ایس او جی) اور روہنیا پولیس نے اترپردیش کے وارانسی کے روہنیا علاقے میں ایک انکاؤنٹر میں دو مجرموں کو گرفتار کیا۔ خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے، پولیس ٹیم نے علاقے کا محاصرہ کیا تو مجرموں نے پولیس پر فائرنگ کر دی۔ جوابی کارروائی میں پولیس نے دو مجرموں سندیپ اور مہیش کو گرفتار کر لیا۔ دونوں زخمی مجرموں کو علاج کے لیے اسپتال بھیج دیا گیا ہے۔ پولیس نے ہفتہ کو بتایا کہ گرفتار مجرم شاملی ضلع کے رہنے والے ہیں۔

جلسہ محسن انسانیتؐ وسیرت صحابہؓ کے سلسلے میں میٹنگ

لکھنؤ: گزشتہ شب الحاج قاری محمد داؤد صاحب مرحوم کی رہائش گاہ ٹاور والی بلڈنگ چوپٹیاں لکھنؤ میں ایک اہم میٹنگ محمد نسیم خاں صاحب سینئر رکن انجمن کی صدارت میں ہوئی جس کا آغاز حافظ محمد زید صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ جبکہ نظامت کے فرائض رفعت شیدا صدیقی نے انجام دئے۔ میٹنگ میں یہ طے پایا کہ ہر سال کی طرح امسال بھی انشاء اللہ جلسہ محسن انسانیتؐ وسیرت صحابہؓ 30 اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء بمقام سرائے بانس اکبری گیٹ لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ صدر انجمن محمد شعیب بھیا نے کہا کہ علمائے کرام وانجمنوں سے رابطہ کیا جا رہا ہے تنظیم کے چیئرمین محمد ابوبکر تاج بابو نے کہا کہ جلسہ کی صدارت مولانا عبد العلی فاروقی صاحب فرمائیں گے۔ جبکہ مولانا رفیق القاسمی صاحب سرپرستی فرمائیں گے۔ پروگرام کی میٹنگ میں خصوصی طور سے انجمن کے سکریٹری محمد زبیر راعینی صاحب، حافظ عبد الرؤف صدیقی صاحب، یاسر اسمعیل شانو، محمد عرشی، محمد عفان راعینی، حاجی عبدالصمد، شفیق، عثمان، محمد نسیم، عتیق پٹھان، محمد نذیر وغیرہ موجود رہے۔ رفعت شیدا صدیقی ومحمد عرشی صاحبان نے نعت پیش کی اور دعا پر میٹنگ کا اختتام ہوا۔

جامعۃ القراء کھدرا میں سرسید ڈے کا انعقاد

لکھنؤ: (پریس ریلیز) جامعۃ القراء، کھدرا لکھنؤ میں "یوم سرسید" کے موقع پر ایک پروقار تعلیمی وفکری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب کی صدارت قاری یوسف عزیزی قادری نے کی، جنہوں نے اپنے صدارتی خطاب میں سرسید احمد خاں کی علمی و اصلاحی خدمات پر روشنی ڈالی اور موجودہ دور کے تناظر میں ان کے پیغام کی معنویت کو اجاگر کیا۔ قاری یوسف عزیزی نے کہا کہ: 'بشرطے کہ قوم تعلیم، شعور اور عمل کو اپنی نجات کا وسیلہ بنائے۔ سرسید نے محسوس کیا تھا کہ شکست صرف بندوقوں سے نہیں ہوئی تھی بلکہ فکر وعلم کے میدان میں پیچھے رہ جانے سے ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اگر مسلمان اپنی کھوئی ہوئی عزت وعظمت واپس چاہتے ہیں تو انہیں جدید علوم، سائنسی تفکر اور عقلی بصیرت کو اپنانا ہوگا۔ اس موقع پر جامعۃ القراء کے اساتذہ وطلبہ کے علاوہ متعدد علمی وسماجی شخصیات بھی موجود تھیں۔ پروگرام میں سرسید کی تعلیمی تحریک، ان کے اصلاحی نظریات اور علی گڑھ تحریک کے اثرات پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ شرکاء نے سرسید احمد خاں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے عہد کیا کہ وہ تعلیم، تحقیق اور اخلاقی تربیت کو اپنی عملی زندگی کا جزو لازم بنائیں گے۔ پروگرام کے اختتام پر دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

ٹرک کی ٹکر سے دو نوجوانوں کی موت

امیٹھی: (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع امیٹھی کے جگدیش پور علاقے میں تیز رفتار ٹرک کی زد میں آنے سے موٹر سائیکل پر سوار دو نوجوانوں کی موت ہو گئی۔ پولیس نے ہفتہ کو بتایا کہ چھیتی نگر کے قریب جمعہ کی رات دیر گئے ایک تیز رفتار ٹرک نے موٹر سائیکل کو ٹکر مار دی۔ حادثے میں دیپک کمار (20) اور دیویندر (22) کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ حادثے کے بعد ٹرک ڈرائیور گاڑی لے کر جاموں کی طرف فرار ہو گیا۔ پولیس نے معاملہ درج کر کے مفرور ٹرک ڈرائیور کی تلاش شروع کر دی ہے۔

اے ایم یو تعلیم کے میدان میں آج بھی مینارہ نور کی حیثیت رکھتا ہے: جسٹس جارج مسیح

اموبا کے تحت اندرا گاندھی پرتشٹھان میں یوم سرسید کا انعقاد

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن (اموبا) لکھنؤ کے زیرِ اہتمام یوم سرسید کے موقع پر گزشتہ شب ایک پروقار تقریب کا انعقاد اندرا گاندھی پرتشٹھان، گومتی نگر میں کیا گیا۔ تقریب کی صدارت سینئر علیگ سید علی حیدر جعفری نے کی جبکہ مہمانِ خصوصی کے طور پر جسٹس آگسٹین جارج مسیح (آنریبل جج، سپریم کورٹ آف انڈیا) شریک ہوئے۔ مہمانِ خاص پروفیسر سید وسیم اختر (بانی وچانسلر انٹیگرل یونیورسٹی، لکھنؤ) اور مہمانِ اعزازی پروفیسر اسد اللہ خاں غالب (ڈپارٹمنٹ آف بایو ٹیکنالوجی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) تھے۔ تقریب کا آغاز عبداللہ شارق کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مہمان خصوصی جسٹس آگسٹین جارج مسیح نے اپنے خطاب میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی تاریخی خدمات کا ذکر کیا اور سرسید کی جدوجہد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ ادارہ آج بھی تعلیم وخدمت کے میدان میں ایک مینار نور کی حیثیت رکھتا ہے۔ صدر ایسوسی ایشن سید محمد شعیب نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں تمام معزز مہمانوں اور حاضرین کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے اموبا لکھنؤ کے ان سینئر علیگ بزرگوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا جن کی محنت ورہنمائی سے یہ تنظیم گزشتہ پچاس برسوں پر محیط کامیاب سفر طے کر چکی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس نصف صدی کے سفر کی سب سے بڑی کامیابی سرسید مشن اسکول لکھنؤ کی تعمیر کا آغاز ہے۔ اس موقع پر اموبا کے سالانہ مجلّہ 'بزم وفا' (ایڈیٹر: ڈاکٹر سہیل فاروقی) کا اجرا مہمانانِ گرامی کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اعزازی سکریٹری شہلا حق نے سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے اموبا کی فلاحی سرگرمیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ تنظیم نے شہر کے مختلف علاقوں میں سماجی خدمت کے ذریعے اپنی ایک منفرد شناخت قائم کی ہے، خصوصاً کمزور طبقات اور خواتین کو خودکفیل بنانے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔

مہمانِ اعزازی پروفیسر اسد اللہ خاں نے اپنے خطاب میں کہا کہ "ہم سرسید احمد خاں کی 208 ویں سالگرہ منا رہے ہیں۔ ہمیں محض ان کے کارناموں کا ذکر کرنے کے بجائے ان کے وژن کو آج کے حالات پر منطبق کرنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر سید وسیم اختر کو تعلیم کے میدان میں ناقابلِ فراموش خدمات کے اعتراف میں پدم بھوشن ڈاکٹر کلب صادق میموریل ایوارڈ سے مہمان خصوصی کے ہاتھوں سے نوازا گیا۔ اپنے خطاب میں پروفیسر وسیم اختر نے اموبا لکھنؤ کی سماجی وتعلیمی خدمات کو سراہا۔ پروگرام کی نظامت حنا جعفری نے انجام دی۔ ماہم عباسی نے گرلز کالج اے ایم یو اور سرسید کے نظریات پر گفتگو کی۔ تقریب میں علیگ برادری کے علاوہ کثیر تعداد میں سرسید کے چاہنے والے شریک ہوئے۔

سماجوادی پارٹی - کانگریس نے دلت ماہی گیر سماج کو ووٹ بینک کی طرح استعمال کیا: سنجے نشاد

فیروزآباد: (یو این آئی) اترپردیش کے کابینی وزیر سنجے نشاد نے سماجوادی پارٹی اور کانگریس کی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ دونوں پارٹیوں نے ہمیشہ ماہی گیر نشاد سماج اور دلتوں کو ووٹ بینک کی طرح استعمال کیا، مگر ان کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لیے کوئی کام نہیں کیا۔ نشاد پارٹی اور بی جے پی مل کر سب کی ترقی کے لیے زمینی سطح پر کام کر رہی ہیں۔ ریاست کے موہی پروری سے متعلق وزیر سنجے نشاد نے وزیر اعظم متسیہ سمپدا یوجنا کے تحت دو لاکھ مچھلیاں یمنا میں چھوڑیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ مختلف قسم کی مچھلیاں یمنا میں چھوڑنے سے صحت مند نسل کی پیداوار بڑھے گی اور سماج کے لوگوں کو روزگار کے نئے مواقع فراہم ہوں گے۔ اسی طرح ریور رینچنگ پروگرام سے بھی لوگوں کو نئے روزگار کے مواقع مل رہے ہیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ مرکز اور ریاستی حکومت دلت ماہی گیر سماج کی ترقی کے لیے عملی کام کر رہی ہیں۔ ریاستی حکومت سب کو خودکفیل بنانے کی سمت میں کام کر رہی ہے۔ ان کی پارٹی نے حکومت سے 17 ذاتوں کو درج فہرست ذاتوں میں شامل کرنے کی تجویز بھی پیش کی ہے۔

ہندو سیوکوں نے ندا فاطمہ پر حملے کی مذمت کی

قصورواروں کے خلاف فوری کارروائی کا مطالبہ

لکھنؤ: ہیومن ویلفیئر سوسائٹی (رجڈ) لکھنؤ کے دفتر میں ہیومن ویلفیئر سوسائٹی (رجڈ) کے صدر ایم علی 'مدہوش ایڈووکیٹ' کی صدارت میں عہدیداروں اور ہندو سیوکوں کی ایک ہنگامی میٹنگ 459/410 موہنی پوروا، بورویل کا کنکشن بھی حاصل کر لیا۔ مندر کے چاروں طرف لکڑی کے کھوکھے لگا کر تجاوزات کی جا رہی ہے۔ جب ندا فاطمہ نے احتجاج کیا تو کل 17 اکتوبر کو راجیشوری یادو، اس کا بیٹا سوربھ، رشبھ عرف راج، اس کا دوست گورو ولد

حسین آباد، لکھنؤ میں فوری طور پر حملہ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ ہیومن ویلفیئر سوسائٹی کی سکریٹری کماری ندا فاطمہ نے جب لکھنؤ کے بھویاں دیوی مندر، موہنی پوروا کے اردگرد تجاوزات اور مندر میں نصب سرکاری پانی کی ٹینک کو توڑ کر بورویل سے آنے والا پانی چوری کرنے کے خلاف احتجاج کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ قدیم بھویاں دیوی جگہ/مندر کو تنظیم نے 2012 میں دوبارہ تعمیر کیا تھا، لیکن راجیشوری یادو نے غیر قانونی تعمیرات اور تجاوزات کر کے مندر کا طواف روک دیا۔ راجیش نے شری دیوی کے ساتھ مل کر مندر میں نصب سرکاری پانی کی ٹینک کو توڑا اور باندھ دیا اور راجیشوری یادو نے اپنے گھر میں نصب رامشنکر، شیوم ورما ولد ستیا نارائن، آکاش لودھی ولد رام ناتھ، شبھم ولد مہیش اور جاجو یادو اپنے دو سے زائد ساتھیوں کے ہمراہ گھیرے میں لے گئے۔ گھر میں اکیلے انہوں نے نازیبا مذہبی تبصرے کرتے ہوئے ندا فاطمہ کو دھکا دیا اور ان کی تذلیل کی۔ تنظیم نے یوگی آدتیہ ناتھ کو تین نکاتی میمورنڈم بھیجا ہے جس میں مندر میں سرکاری پانی کے ٹینک کو دوبارہ نصب کرنے، مندر کے طواف میں رکاوٹ بننے والی تعمیرات کو منہدم کرنے اور اس کے اردگرد قائم تجاوزات کو ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اجلاس میں ہندو رضاکار سروج کماری، رمیش چندر، نرملا، منجو شری، کشیش سنگھ، راجیش کنوجیا، راجیش سکینہ، ندا فاطمہ، ضیاء الدین خان، پرشانت وغیرہ نے شرکت کی۔

سرسید احمد خان کے افکار ونظریات وخدمات پر اقلیتی وکلا ٹرسٹ کی جانب سے سمینار کا انعقاد

سلطانپور: اقلیتی وکلا ٹرسٹ کی جانب سے گزشتہ شام سرسید ڈے کے موقع پر صراط مستقیم پی جی کالج میں سر سرسید احمد خان کے افکار ونظریات اور خدمات کے موضوع پر ایک سیمنار منعقد کیا گیا جسکی صدارت سماجی کارکن شکیل احمد نے کرتے ہوئے کہا کہ سرسید نے تعلیم کے میدان میں جو کارہائے نمایاں انجام دیا ہمیں اسکی پیروی کرنی چاہئے اور علم کو سینے سے لگا کر امن ومحبت کے پیغام کو عام کرنا چاہئے یہی سرسید کا مشن تھا۔ پروگرام کے کنوینر اور اقلیتی وکلا ٹرسٹ کے بنیادی رکن ایم ایچ خان غوری ایڈوکیٹ نے سرسید کے علمی کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اگر ملک وملت کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے تو سرسید کے اصولوں کو اختیار کرنا ہوگا۔ پروگرام کی نظامت کرتے ہوئے عادل سلطانپوری نے تفصیل ست سر سید کی علی گڈھ تحریک اور انکے رفقہ کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ہمکو بھی تعلیمی میدان میں آگے آنا ہوگا۔ سلطانپور کی ایک عبقری شخصیت اور فارغ علی گڈھ سید ظہیر زیدی ایڈوکیٹ نے کہا کہ علی گڈھ یونی ورسٹی ایک تہذیب کا نام ہے یہاں طلبہ کو وہ ماحول ملتا ہے جو انکے ذہن و دماغ کو منور کر دیتا ہے۔ سید ظہیر زیدی ایڈوکیٹ نے بتایا کہ اس وقت علی گڈھ مسلم یونی ورسٹی میں پچاس ہزار سے زائد طلبہ وطالبات ہیں اور یونی ورسٹی میں سو سے زائد تعلیمی شعبہ ہیں۔ پروگرام کے مہمان خصوصی حاجی شمیم بیڑی والے نے کہا کہ ہمیں اپنے بچوں کو علی گڈھ یونی ورسٹی میں تعلیم دلانے کے لئے کچھ برسوں کی خاطر ضرور بھیجنا چاہئے۔ ظفر خان نے کہا کہ ہم صرف سرسید ڈے منانے تک نہ محدود ہو کر رہ جائیں بلکہ ہمیں ہر شہر میں اچھے تعلیمی ادارے کھولنے کی ضرورت ہے جن اداروں میں انگریزی میڈیم تعلیم کے ساتھ ہماری تہذیب بھی محفوظ رہے۔ ڈاکٹر کمال الدین خان نے کہا کہ علم ہی وہ ذریعہ ہے جو قوموں کو سربلند رکھ سکتا ہے۔ ڈاکٹر ادیب احمد صدیقی نے کہا کہ سرسید نو جو تحریک برپا کی اسکو ہمیشہ زندہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ کوثر زیدی نے منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ اس پرگرام میں عادل کمال، اقبال بھارتی محرم علی ایڈوکیٹ، ڈاکٹر مسعود سردار، سعادت ولی و دیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے سرسید کے متعلق اپنے تاثرات پیش کئے۔

جان زیدی کی سنہری کامیابی

نائب وزیر اعلیٰ نے کی حوصلہ افزائی

لکھنؤ: اترپردیش کے کھیلوں کے شعبے میں ایک متاثر کن کہانی رقم کرنے والے 14 سالہ نوجوان ایتھلیٹ جان زیدی نے ایک بار پھر اپنی قابلیت کا لوہا منوایا۔ کے ڈی سنگھ بابو اسٹیڈیم میں

12 اکتوبر کو منعقدہ اترپردیش ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ میں اپنے کوچ رضوان سر کی سخت محنت اور رہنمائی کی بدولت جان نے دوبارہ گولڈ میڈل حاصل کر کے تاریخ رقم کی۔ یہ کامیابی نہ صرف جان کی لگن کی علامت ہے، بلکہ نوجوان نسل کے لیے ایک مثال بھی قائم کرتی ہے۔ ٹورنامنٹ کے دوسرے دن تقریب میں تشریف لائے اترپردیش حکومت کے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے بچوں کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے جان زیدی سمیت تمام شرکاء کی حوصلہ افزائی کی اور ان کے ساتھ یادگار تصاویر بھی کھنچوائیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایسے نوجوان ہی ریاست اور ملک کا مستقبل ہیں، اور ان کی محنت کو ہر ممکن تعاون دیا جائے گا۔ جان زیدی کا سفر جاری ہے، اور پورا اترپردیش ان کے ساتھ ہے۔

شمشیر احمد پردھان کو اعزاز سے نوازا گیا

سنت کبیر نگر: بستی کے این آر ہوٹل میں سرسید ڈے کی تقریبات کے موقع پر ایک شاندار پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر اے آر سی پی جی کالج مونڈاڈیہا بیگ کے بانی منیجر شمشیر احمد پردھان کو اعلیٰ تعلیم کے میدان میں نمایاں کام کرنے پر شیلڈ اور یادگاری نشان سے نوازا گیا اور انکے کارناموں کی خوب ستائش کی گئی۔ اس موقع پر بستی کمشنری کے علی گڑھ اولڈ بوائز کے کئی سینئر ڈاکٹروں، انجینئروں اور اساتذہ نے شمشیر احمد کے کام کی تعریف وستائش کی۔

سرسید ڈے کے موقع پر ڈاکٹر محمد اقبال، ڈاکٹر عبدالرشید، ڈاکٹر مشیر احمد، ڈاکٹر محمد طارق، شعیب رحمان، ایس پی لیڈر محمد احمد، ڈاکٹر مشتاق احمد، قاضی فیضان، شمیم احمد، ایڈوکیٹ، مسعود احمد گڈو، دلشاد افسر، ظفر علی کرخی، جریج احمد، کے کے ترپاٹھی اور دیگر موجود رہے۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے اے آر سی پی جی کالج مونڈاڈیہا بیگ کے ڈائریکٹر شمشیر احمد پردھان نے کہا کہ جلد ہی 100 بستروں کا ہسپتال عوام کے لیے وقف کیا جائے گا۔ تعمیر اپنے آخری مراحل میں ہے۔ ایک نرسنگ کالج بھی کھولا جائے گا۔ کالج کے طلباء ہر سال سدھارتھ یونیورسٹی میں میرٹ حاصل کر رہے ہیں۔ پی جی کی کلاسز چل رہی ہیں۔ انہوں نے کالج کی دیگر پیش رفت کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ انکی تعلیمی خدمات کو سبھی شرکاء نے ستائش کی۔

خواتین کی حفاظت وبااختیار بنانے پر ورکشاپ کا اہتمام

بہرائچ: (نامہ نگار) انڈیا ایکسپو سینٹر۔ مارٹ گریٹر نوئیڈا میں منعقدہ یوپی آئی ٹی ایس کی طرح، یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو کے تحت 18 اکتوبر تک گیند گھر گراؤنڈ میں منعقد ہونے والے سودیشی میلے میں چیف منسٹر یوتھ انٹرپرینیور ڈیولپمنٹ مہم اسکیم کے تحت یکم اپریل 2025 سے اب تک مختلف بینکوں کے ذریعہ 1,000 مستفیدین میں تقسیم کیے گئے 39 کروڑ روپے کا ایک ڈمی چیک مہمان خصوصی ایم ایل اے نانپارا رام نواس ورما کو بطور مہمان خصوصی پیش کیا گیا۔ سودیشی میلے میں محکمہ پولیس کی جانب سے خواتین کی حفاظت، احترام، خود انحصاری اور بااختیار بنانے پر ایک ورکشاپ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس کے علاوہ مختلف سکولوں کے طلباء

نے بھی پروگرام میں شرکت کی۔ ثقافتی پروگرام بھی پیش کیا گیا۔ پروگرام کے اختتام پر سودیشی میلے کا اختتام ڈپٹی کمشنر آف انڈسٹریز کیشو رام ورما نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر ضلع کوآپریٹو بینک کے چیرمین جتیندر ترپاٹھی، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دیہی درگا پرساد، پولیس سرکل آفیسر موتی پور مسز ہرشیتا تیواری، ویمن پولیس اسٹیشن ہیڈ منجو یادو، ڈی سی این آر ایل ایم دھننجے سنگھ، ڈی ایچ ای او برجیش سنگھ، اسسٹنٹ منیجر جے پی یادو، جی ڈی سی کے سوشل آفیسر ہریش چندر، پارٹی کے ڈی سی او کے ڈی سی او ڈی سی ڈی ایس پی کے عہدیدار کاروباری شخصیت برج موہن متان ہیلیا، منیش ملہوترا اور دیگر متعلقہ افراد موجود تھے۔

دلت برادری کی تذلیل اور ظلم کے واقعات کے خلاف احتجاج

بھیم آرمی اور بی ایس پی کارکنوں نے صدر جمہوریہ کو بھیجا میمورنڈم

دیوبند: (عارف عثمانی) بھیم آرمی اور آزاد سماج پارٹی کے کارکنوں نے ملک میں دلت برادری کے خلاف توہین اور ظلم کے واقعات کے خلاف احتجاج کیا اور صدر جمہوریہ کو میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم میں چیف جسٹس بی آر گاوائی پر جوتا پھینکنے والے وکیل راکیش کشور اور آئین ساز ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے بارے میں قابل اعتراض تبصرہ کرنے والے اتل مشرا کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ہفتہ کو، بھیم آرمی کے بانی رکن دیپک بدھ کی قیادت میں کارکنوں نے ایس ڈی ایم دفتر کے احاطے میں احتجاج کیا اور صدر جمہوریہ کو میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم میں اس واقعے پر روشنی ڈالی گئی، جس میں الزام لگایا گیا کہ 6 اکتوبر کو ایڈوکیٹ راکیش کشور نے چیف جسٹس بی آر پر جوتا پھینکنے کی کوشش کی۔ سپریم کورٹ میں گوائی۔ اس واقعے نے ملک کی عدلیہ کو داغدار کیا۔ مزید برآں، مدھیہ پردیش کے گوالیار میں ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر انیل مشرا نے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے خلاف توہین آمیز تبصرہ کرتے ہوئے آئین کے معمار کی توہین کی۔ دریں اثنا، 8 اکتوبر کو ہریانہ میں خودکشی کرنے والے آئی پی ایس افسر وائی پورن سنگھ نے اپنے خودکشی نوٹ میں ذات پات کے امتیاز، پروموشن میں بے ضابطگیوں، ذہنی ہراسانی اور انتظامی مداخلت کا الزام لگایا ہے۔ میمورنڈم میں کہا گیا کہ یہ واقعات اتفاقی نہیں بلکہ ذات پات کی ذہنیت کا نتیجہ ہیں۔ ایک غیر جانبدار ادارہ ان تمام واقعات کی تحقیقات کرے اور مجرموں کے خلاف کارروائی کرے۔ مظاہرہ کرنے والوں میں اجے کمار بدھ، مونو چودھری، وکی جاٹاو، سنجے کمار، روہت، امیت گوتم، رمیش راج گوتم، بجیندر بدھ، اکشے جاٹاو، تیرتھ پال، انکور گوتم، لوکیش، موہت جاٹاو وغیرہ شامل تھے۔

نسبندی گولی کانڈ کے 50 ویں یوم شہادت کے موقع پر یادگارِ شہداء کانفرنس

شاہ اسلامک اکیڈمی کے تحت منعقد کانفرنس میں شہداء کے لئے دعاء مغفرت کی گئی

دیوبند: (عارف عثمانی) مظفر نگر شہر کی قدیم جامع مسجد حوضوالی میں واقع شاہ اسلامک اکیڈمی میں جبراً نسبندی گولی کانڈ کے 50 ویں یوم شہادت کے موقع پر یادگار شہداء کانفرنس منعقد کی گئی، جسکا آغاز قاری نذر محمد قریشی امام مسجد مجیبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد بزرگ شاعر ابو الکلام کلیم چرتھاولی نے منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ کانفرنس کی صدارت اکیڈمی کے بانی قاری محمد خالد بشیر قاسمی نے کی اس موقع پر انہوں نے خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ 1976 مرکز کی کانگریس حکومت نے حکم جاری کیا تھا کہ پورے ملک میں نسبندی مہم چلائی جائے جس کے نتیجے میں جبری نسبندی کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس وقت مظفر نگر شہر و اطراف میں ظالمانہ طریقے سے نسبندی کی جارہی تھی یہاں تک کہ نابالغ بچوں اور ضعیف لوگوں کو بھی نہیں بخشا گیا۔ حکومت وافسران کے اس ظالمانہ طریقے سے ناراض ہوکر عوام نے احتجاج کیا، احتجاج کرنے والے نہتے شہریوں پر گولی چلائی گئی جسکے نتیجے میں 22 بے گناہ شہریوں کی جان لے لی گئی۔ احتجاج کرنے والوں میں مسلم وغیر مسلم سبھی شہری شریک تھے اسی طرح شہید ہونے والوں میں بھی سب لوگ شامل تھے۔ آج ہم ان سب شہدا کو یاد کرنے، ان کو خراج عقیدت پیش کرنے اور ایصال ثواب کرنے کے لئے مزید یہ کہ نسل نو کو ماضی کے واقعات وحوادث سے روشناس کرانے کے لیے جمع ہوئے ہیں، عظیم مقاصد کیلئے قربانی وشہادتیں زندہ قوموں کی حیات کا وسیلہ اور مستقبل میں کامیابی کی ضمانت ہوا کرتی ہیں۔ اسی حقیقت کی بنا پر شاہ اسلامک اکیڈمی اور اس سے وابستہ علماء کرام وائمہ مساجد ودانش وران قوم تاریخی اہمیت کے حامل واقعات اور اس سے اخذ نتائج کو عوام الناس خصوصاً نوجوان نسل کو باخبر کرنے کیلئے ہمیشہ انعقادات کا اہتمام کرتی ہے۔ کانفرنس میں ماسٹر اختر خان، محبوب عالم ایڈوکیٹ نے 18 اکتوبر 1976 جبری نسبندی گولی کانڈ کے چشم دید گواہ کے طور پر تمام واقعات پر تفصیلی خیالات کا اظہار کیا، جبکہ مشہور سماجی شخصیت نواب دلشاد الٰہی وصوفی احمد علی نے کانفرنس کی ضرورت اور اکیڈمی کی خدمات کو سراہا۔ قاری شوکت علی امام مسجد مولی بخش نے بانی اکیڈمی کو وسیع النظر صادق الفکر شخصیت قرار دیتے ہوئے کہا کہ انکی افکار وفعالیت سے ہمیں بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ اس موقع پر محمد اسلام محمد مرتضی ساجد جیلانی پرویز رسول حافظ حذیفہ محمد اخلد بشیر شریک ہوئے۔ آخر میں ایصال ثواب گیا اور بانیء اکیڈمی کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

چارجنگ پر لگی اسکوٹی میں لگ گئی آگ

لاکھوں روپے کا نقصان، لوگوں نے بمشکل آگ پر پایا قابو

دیوبند: (عارف عثمانی) دیوبند رات کے وقت ایک الیکٹرک اسکوٹر کو چارج کیا جا رہا تھا کہ اچانک اس میں آگ لگ گئی۔ آگ کے شعلے اور دھواں اٹھتا دیکھ کر جائے وقوعہ پر جمع لوگ بمشکل آگ پر قابو پا سکے۔ لیکن تب تک اسکوٹر اور لاکھوں روپے کا سامان راکھ ہو چکا تھا۔ شہر کی اگراسین وہار کالونی کے رہنے والے اتل کمار جین نے بتایا کہ جمعہ کی رات تقریباً 11 بجے اس نے اپنا ای اسکوٹر چارجنگ پر لگایا اور سو گیا۔ تقریباً دو گھنٹے بعد جب وہ بیدار ہوا تو دیکھا کہ اسکوٹر میں آگ لگ رہی تھی جس کی وجہ سے آس پاس رکھے سامان میں بھی آگ لگ گئی۔ ہنگامہ آرائی سن کر گھر سے آگ کے شعلے اور دھواں اٹھتا دیکھ کر اہل محلّہ بھی موقع پر پہنچ گئے اور بمشکل آگ پر قابو پایا۔ اطلاع ملنے پر فائر بریگیڈ بھی موقع پر پہنچ گئی تاہم تب تک آگ پر قابو پا لیا گیا تھا۔ اتل کمار جین کے مطابق اسکوٹر میں آگ لگنے سے انہیں لاکھوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ تاہم خوش قسمتی ہے کہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

آلودگی پیدا ہونے کے مدنظر آتش بازی محدود مقدار میں کی جانی چاہئے: ڈاکٹر انور سعید

جامعہ کالج آف فارمیسی دیوبند میں دیوالی کی مناسبت سے رنگولی مقابلہ کا انعقاد

دیوبند: (عارف عثمانی) دیوبند کے جامعہ کالج آف فارمیسی دیوبند میں آنے والے روشنی کے تہوار دیوالی کی مناسبت سے رنگولی مقابلہ کا انعقاد کیا گیا، پروگرام کا افتتاح ادارہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر انور سعید اور سکریٹری ڈاکٹر اختر سعید نے مشترکہ طور پر کیا، اس موقع پر ڈاکٹر انور سعید نے طلبہ وطالبات کو آنے والے روشنی کے تہوار دیوالی کو بہت احتیاط کے ساتھ منانے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ دیوالی روشنی اور آتش بازی کا تہوار ہے، اس تہوار کے موقع پر جہاں چاروں طرف روشنیاں جگمگاتی ہیں وہیں بے دریغ آتش بازی کا بھی استعمال کیا جاتا ہے، ڈاکٹر انور سعید نے کہا کہ آتش بازی سنبھل کر کرنی چاہئے، کیونکہ جہاں آتش بازی کی وجہ سے آگ لگ جانے کے خطرات رہتے ہیں وہیں آتش بازی زیادہ مقدار میں کرنے سے آلودگی میں بھی بے حد ضافہ ہوتا آتش بازی زیادہ مقدار میں کرنے سے آلودگی میں بھی بے حد ضافہ ہوتا ہے، انہوں ہے، انہوں نے بتایا کہ آتش بازی کی وجہ سے ہوا میں نمایاں مقدار میں آلودگی خارج ہوتی ہے، ان آلودگیوں میں ذرات، سلفر ڈائی آکسائڈ، کاربن مونو آکسائڈ اور مختلف قسم کی بھاری دھاتیں موجود ہوتی ہیں، اس وجہ سے ان آلودگیوں کے سبب سانس لینے کے مسائل پیدا ہوسکتے ہیں، اس کے علاوہ مریضوں کی بیماریوں اور صحت کے لئے مضر ثابت ہونے کے علاوہ بوڑھے اور بچے خاص طور پر کمزور افراد ان نقصان دہ اثرات کا شکار ہوسکتے ہیں۔ ڈاکٹر انور سعید نے اس موقع پر طلبہ وطالبات کو بتایا کہ آئیڈیل شہریوں کے فرائض کیا کیا ہوتے ہیں۔ کالج کے پرنسپل پروفیسر شارم نے طلبہ وطالبات کو آئیڈیل اسٹوڈنٹ بننے اور اپنے مقاصد کے حصول کے بعد معاشرہ کی تئیں ان کے کیا فرائض ہیں اس کی تفصیلات بیان کیں۔ اس موقع پر آصف، فیضی، عائشہ پروین، روپا لانبا، اجے، شبلی اقبال عارف، محمد شاہ رخ عثمانی، سدھیر اور شکھا وغیرہ موجود رہے۔

فائرنگ سے پاؤں میں گولی لگنے سے نوجوان زخمی

یہ واقعہ مشتبہ محسوس ہورہا ہے، پولیس کی تحقیق جاری: کوتوالی انچارج نریندر کمار شرما

دیوبند: (عارف عثمانی) دیوبند میں اسٹیٹ ہائی وے پر بھومیا کھیڑا گاؤں کے قریب ایک نوجوان کے پاؤں میں گولی لگنے سے وہ شدید طور پر زخمی ہوگیا۔ زخمی نوجوان کو آنا فانا میں دیوبند کے سرکاری اسپتال میں علاج کے لئے داخل کرایا گیا؛ لیکن ڈاکٹروں نے زخمی نوجوان کو ضلع اسپتال کیلئے ریفر کردیا۔ زخمی نوجوان کار میں سوار لوگوں پر گولی چلانے کا الزام عائد کیا ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی جہاں اس کو ایک نوجوان پاؤں میں گولی لگنے کے سبب لہولہان حالت میں ملا۔ پولیس نے فوری طور پر متاثرہ نوجوان کو دیوبند کے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا۔ پوچھ تاچھ کے دوران نوجوان نے اپنا نام سمیر اور محلّہ فولاد پورہ کا رہنے والا بتایا۔ سمیر کے مطابق اس کی بائک میں ایک کار نے ٹکر ماری دی تھی جس کی وجہ سے کار سوار لوگوں کے ساتھ اس کی تلخ کلامی ہوگئی، اسی درمیان کار میں سوار ایک نوجوان نے اس پر فائر کردیا اور وہ پاؤں میں گولی لگنے سے شدید زخمی ہوگیا، اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی سمیر کے اہل خانہ بھی اسپتال پہنچ گئے۔ ڈاکٹروں نے سمیر کو فرسٹ ایڈ دینے کے بعد ضلع اسپتال ریفر کردیا۔ اس سلسلہ میں کوتوالی انچارج نریندر کمار شرما نے بتایا کہ یہ پورا معاملہ مشتبہ محسوس ہورہا ہے، انہوں نے بتایا کہ زخمی کی جانب سے ابھی تک کوئی تحریری شکایت نہیں ملی ہے۔ پہلی نظر میں یہ معاملہ نوجوانوں کے درمیان جھگڑے کا محسوس ہوتا ہے لیکن پولیس جلد ہی پورے معاملہ کی حقیقت معلوم کرلے گی، انہوں نے بتایا کہ جانچ کی جارہی ہے۔

شاندار تقریب کے درمیان سودیشی میلہ 2025 اختتام پذیر

بڑی تعداد میں پہنچے لوگ، پورے میلے میں 70 لاکھ روپے سے زیادہ کی فروخت ہوئی

مرادآباد: (ذاکر علی بیگ) نمائش گراؤنڈ پنچایت بھون میں منعقدہ سودیشی میلہ-2025 آج اختتام پذیر ہوا۔ اس عظیم الشان 10 روزہ ایونٹ نے مرادآباد کی بھرپور کاریگری، اختراع اور خود انحصاری کے جذبے کو کامیابی کے ساتھ دکھایا۔ اے ڈی ایم سٹی محترمہ جیوتی سنگھ اس تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر موجود رہیں۔ اے ڈی ایم سٹی نے مختلف اسٹالز کا دورہ کیا اور تاجروں کے ساتھ بات چیت کی اور ان کی اختراعات کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ سودیشی میلہ خود انحصار ہندوستان کے عزم کو مضبوط کرتا ہے اور مقامی مصنوعات کو فروغ دینے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ آخری دن مکمل طور پر کاروباری افراد اور زائرین کے لیے وقف رہا۔ میلے کے اختتام کے باضابطہ اعلان سے قبل، لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے اسٹالز پر خریداری کی، جو دیسی مصنوعات کے لیے عوام کی محبت اور اعتماد کا ثبوت ہے۔ آخری روز بڑی تعداد میں زائرین کے بیٹھنے کے لیے سٹالز پر خصوصی انتظامات کیے گئے تھے۔ دیوالی کی مصنوعات، خاص طور پر مٹی کے دیئے اور روایتی آرائشی اشیاء کی مانگ اپنے عروج پر رہی۔ میلے کی آرگنائزنگ کمیٹی کے مطابق، پورے میلے میں اب تک 70 لاکھ سے زیادہ کی براہ راست فروخت ہو چکی ہے، جو مقامی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی مانگ اور مقبولیت کی عکاسی کرتی ہے۔ اس سال، مختلف باصلاحیت کاروباری افراد نے سودیشی میلہ 2025 میں اسٹالز لگائے، جس میں دیسی مصنوعات کی بھرپور روایت اور اختراع کی نمائش کی گئی۔ اتر پردیش کو 1 ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کے ہدف کو مدنظر رکھتے ہوئے، میلے نے کاروباریوں کے لیے ایک وسیع پلیٹ فارم فراہم کیا۔ خاص طور پر، جن نوجوانوں نے چیف منسٹر یوتھ انٹرپرینیور ڈویلپمنٹ مہم کے تحت قرضے حاصل کرنے کے بعد کاروبار شروع کیا، انہوں نے اپنے اسٹالز پر جدید ترین اور اپنی مرضی کے مطابق مصنوعات کی نمائش کی، جس سے ان کے روزگار کے تخلیق کار بننے کے عزم کو تقویت ملی۔

درخت نہ صرف زمین کی زینت ہیں بلکہ انسانی زندگی کی بقا کیلئے ناگزیر حیثیت رکھتے ہیں

دیوبند: (عارف عثمانی) دارالعلوم دیوبند میں ماحولیات کے تحفظ اور سبز فضا کی بقا کے پیش نظر شجر کاری مہم چلائی گئی۔ اس موقع پر نائب مہتمم دارالعلوم مولانا عبدالخالق مدراسی اور دارالاقامہ کے ناظم مولانا اشرف عباس نے خود اعظمی منزل سے لے کر جی ٹی روڈ تک مختلف اقسام کے پیڑ پودے لگائے۔ شجر کاری کے اس عمل میں مولانا شاہد اختر بھی شریک رہے۔ مہم کے دوران اس بات پر زور دیا گیا کہ درخت نہ صرف زمین کی زینت ہیں بلکہ انسانی زندگی کی بقا کے لیے ناگزیر حیثیت رکھتے ہیں۔ واضح رہے کہ دارالعلوم کے مختلف احاطوں میں پہلے سے ہی خوبصورت اور سرسبز چمن موجود ہیں، جن میں دار جدید اور شیخ الہند لائبریری کے باغات خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔ شجر کاری کی یہ مہم مہتمم دارالعلوم دیوبند کے خصوصی حکم کے تحت انجام دی گئی، جنہوں نے اس اقدام کو ماحول دوست معاشرے کی تشکیل اور نئی نسل میں فطرت سے محبت کا پیغام قرار دیا۔ دارالعلوم انتظامیہ نے بتایا کہ اس سلسلے کو مستقل طور پر جاری رکھا جائے گا تاکہ ادارے کے ہر حصے میں سرسبز ماحول کو فروغ دیا جاسکے۔

سرسید ڈے پر جی آئی سی گراؤنڈ میں ہاکی میچز کا انعقاد

اطہر خان اسپورٹس سوسائٹی اور ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن نے سرسید احمد خان کو پیش کیا خراج عقیدت

مرادآباد: (ذاکر علی بیگ) عالمی شہرت یافتہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے بانی، ماہر تعلیم اور سماجی مصلح سرسید احمد خان کے یوم پیدائش 17 اکتوبر سرسید ڈے کے موقع پر اطہر خان اسپورٹس سوسائٹی اور ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن مرادآباد کے اشتراک سے گورنمنٹ انٹر کالج (جی آئی سی) مرادآباد کے گراؤنڈ میں ہاکی میچز کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر سرسید احمد خان کو خراج عقیدت بھی پیش کیا گیا۔ لڑکوں کے زمرے میں جی آئی سی مرادآباد و ہاکی نرسری مرادآباد کے درمیان اور مرادآباد ہاکی گرلز ریڈ اور مرادآباد گرلز گرین کے درمیان کھیلے گئے۔ جی آئی سی نے لڑکوں کا میچ ایک کے مقابلے میں چار گول سے جیتا جبکہ لڑکیوں کی ہاکی ٹیم مرادآباد گرلز ریڈ نے ایک کے مقابلے دو گول سے کامیابی حاصل کی۔ میچز کے امپائرز بیسک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سید امان علی اور ایس اے آئی پبلک اسکول کے اسپورٹس ٹیچر محمد عمران خان رہے۔ مہمان خصوصی کے طور پر دہلی ہاکی ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری مہیش دیال شریک رہے۔ جبکہ دیگر مہمانان میں اپنے وقت کے مشہور ہاکی کھلاڑی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ہاکی ٹیم کے سابق کپتان محمد شیدا علی، اتر پردیش والی بال ایسوسی ایشن کے صدر پرین دیپ سنگھ گل، آل انڈیا اقلیتی کانگریس کمیٹی کے نائب صدر محمد احمد خان، سماجی کارکن حاجی محمد عظیم قریشی، سلیم اختر قمریانی، ایس بی انٹر کالج کے پرنسپل ماسٹر مبارک حسین، کوثر خان، انڈین پبلک اسکول کے منیجر محمد اشرف، ڈاکٹر سلطان احمد، ارباب مہدی، اطہر خان اسپورٹس سوسائٹی کے خزانچی راحت خان وغیرہ نے شرکت کی۔ اس موقع پر تمام مہمانوں نے بچوں پر زور دیا کہ وہ مزید محنت کریں اور اپنے خاندان وملک کا نام روشن کریں۔ ساتھ ہی جی آئی سی مرادآباد میں جلد ہی ایک اچھا گراؤنڈ بننے کے بعد ہاکی کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔ سابق قومی ہاکی کھلاڑی وضلع ہاکی ایسوسی ایشن مرادآباد کے سکریٹری اقبال خان نے بتایا کہ سرسید ڈے کے موقع پر برسوں سے جی آئی سی گراؤنڈ پر ہاکی کے میچز ہوتے آرہے ہیں۔ علی گڑھ کے سابق ہاجی کھلاڑی اطہر خان کے بعد بھی یہ روایت آج بھی جاری ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ہاکی ٹیم کے موجودہ کپتان محمد محفوظ بھی مرادآباد کے اسی گراؤنڈ میں نرسری سے کھیل کر اور علی گڑھ پہنچیں۔ بہت سے بچے ہاکی کے ذریعہ داخلہ لیکر کامیابی کے مقام تک پہنچیں اور اب مختلف عہدوں پر ملازمت کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرسید احمد خان نے 1875 میں ایک اسکول کھولا تھا، جو ان کے انتقال کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تبدیل ہوگیا۔ ان کے خوابوں کے اسکول میں کھیل کو بہت اہمیت دی گئی۔ اسکول میں ہاکی، فٹ بال، کرکٹ، ایتھلیکس اور بے شمار دیگر انڈور کھیلوں کے ساتھ ساتھ گھڑ سواری کا میدان تھا۔ اس اسکول سے فارغ التحصیل طلباء ملک کے لیے لاتعداد تمغے جیت چکے ہیں۔ اخیر میں مہمانان اور کھلاڑیوں کو اعزاز سے نوازا گیا۔

ٹی ایم یو میڈیکل کالج میں چلی سی پی آر آگاہی مہم

میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر این کے سنگھ نے میڈیکل طلباء کو سی پی آر بیداری کا عہد کرایا

مرادآباد: (ذاکر علی بیگ) ترتھنکر مہاویر میڈیکل کالج اینڈ ریسرچ سنٹر، مرادآباد میں، سی پی آر بیداری ہفتہ کے تحت 13 سے 17 اکتوبر تک سی پی آر بیداری چلائی گئی، جس میں کمپریشن بنیادی توجہ رہی۔ پانچ دن کی گہرائی اور تکنیکی تربیت فراہم کی گئی کہ کس طرح پاس کھڑے افراد کمپریشن دے کر مریض کی جان بچاسکتے ہیں۔ ٹریننگ کے دوران میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر این کے سنگھ، ڈین اکیڈمکس ڈاکٹر ایس کے جین، میڈیسن ڈیپارٹمنٹ کے ایچ او ڈی اور ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر وی کے سنگھ، وائس پرنسپل ڈاکٹر پریت پال سنگھ مٹریجا، پیتھالوجی ڈیپارٹمنٹ کے ایچ او ڈی پروفیسر ڈاکٹر سیما اوستھی، ایچ او ڈی ڈاکٹر جے بل لبھ، ٹی بی وچیسٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایچ او ڈی ڈاکٹر مظہر مقصود وغیرہ کی قابل ذکر موجودگی رہی۔ اس موقع پر پرنسپل ڈاکٹر این کے سنگھ نے فیکلٹی، میڈیکل طلباء اور عملے کو سی پی آر بیداری کا عہد کرایا۔ سی پی آر آگاہی ہفتہ کے آخری دن انتظامی، میڈیکل کالج اور ہسپتال کے عملے کے ساتھ یونیورسٹی کے عملے کو بھی تربیت دی گئی۔ غیر طبی عملے کو تربیت دی گئی تاکہ اگر ان کا سامنا کسی ایسے مریض سے ہو جس نے مدد کے لیے پکارا ہو، تو وہ CPR کا انتظام کر سکیں۔ تربیت کے دوران سی پی آر کے انتظام کے طریقے تفصیل سے بتائے گئے۔ ایک پوسٹر مقابلہ بھی منعقد کیا گیا، جس میں MBBS 2024-25 بیچ کے طلباء نے حصہ لیا، جس میں CPR کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔ سلونی جین، گوریکا اہلاوت، گنیت کور، پرناودیو شکلا، اور شیوانگی سینی پوسٹر مقابلے میں فاتح رہے۔ اس مہم میں اینستھیزیا ڈیپارٹمنٹ کے ڈاکٹر مکیش کمار، ڈاکٹر پائل جین، ڈاکٹر شہباز عالم وغیرہ بھی موجود رہے۔

درانتی لیکر کسان کے ساتھ دھان کٹائی کرنے بیٹھے ڈی ایم

مرادآباد: (ذاکر علی بیگ) ضلع مجسٹریٹ انوج سنگھ ہفتہ کو ایک کسان کے طور پر نظر آئے۔ فصل کی کٹائی کا معائنہ کرنے کے لیے ڈڈورا گاؤں پہنچ کر، ڈی ایم درانتی پکڑے ایک کسان کے ساتھ دھان کی کٹائی کرنے بیٹھ گئے۔ ڈی ایم کو کھیت میں دھان کی کٹائی کرتے دیکھ کر گاؤں کے لوگ جائے وقوعہ پر جمع ہوگئے۔ کھیت میں ہی کھڑے ہوکر ڈی ایم نے کسانوں کی شکایات سنیں اور متعلقہ عہدیداروں کو انہیں حل کرنے کی ہدایت دی۔ میدان میں کھڑے ہوکر اس نے ایک ایک کر کے گاؤں کے لوگوں کی شکایتیں سنیں۔ زیادہ تر شکایات اتھارٹی سے متعلق تھیں کھیت سے ڈی ایم نے ایم ڈی اے کے وی سی کو فون کیا اور کسانوں کے مسائل حل کرنے کی ہدایت دی۔ ضلع مجسٹریٹ انوج سنگھ کا دورا ڈڈورا گاؤں میں فصل کی کٹائی فصل کی بیمہ اسکیم کے تحت فصل کے نقصان کا اندازہ لگانے کا عمل تھا۔ یہاں، وہ ایک کسان کے طور پر ہاتھ میں درانتی لیکر کھیت میں بیٹھ کر فصل کاٹنے لگے۔ جیسے ہی گاؤں کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ ڈی ایم آئے ہیں اور ایک کسان کے ساتھ دھان کی کٹائی کے لیے کھیت میں بیٹھے ہیں، جائے وقوعہ پر بھیڑ جمع ہوگئی۔ گاؤں والوں کو دیکھ کر ڈی ایم نے وہیں ان کی شکایتیں سننا شروع کردیں۔ انہوں نے ان کی خیریت دریافت کی اور ان کی شکایات کے فوری حل کی یقین دہانی کرائی۔

قابض اسرائیلی فوج نے تشدد سے چور 15 فلسطینی شہداء کی لاشیں واپس کر دیں

غزہ: وزارتِ صحت فلسطین نے اعلان کیا ہے کہ آج ہفتے کے روز قابض اسرائیلی فوج نے بین الاقوامی کمیٹی برائے ریڈ کراس کے ذریعے 15 فلسطینی شہداء کی لاشیں واپس کی ہیں۔ ان لاشوں کے وصول ہونے کے بعد قابض اسرائیل کی طرف سے واپس کیے گئے شہداء کی مجموعی تعداد 135 تک پہنچ گئی ہے۔ وزارتِ صحت نے اپنے بیان میں بتایا کہ اس کی طبی ٹیمیں واپس ملنے والی

لاشوں کے ساتھ مقررہ طبی طریقہ کار اور تسلیم شدہ پروٹوکول کے مطابق برتاؤ کر رہی ہیں تا کہ فحص، دستاویزی کارروائی اور شہداء کی میتوں کو اُن کے اہلِ خانہ کے حوالے کرنے کے مراحل مکمل کیے جا سکیں۔ وزارت نے اس اندوہناک انکشاف پر گہری تشویش کا اظہار کیا کہ ان میں سے کئی شہداء کی لاشوں پر واضح طور پر درندگی، تشدد، ہاتھ باندھنے اور آنکھوں پر پٹیاں باندھنے کے آثار پائے گئے ہیں، جو قابض اسرائیلی فوج کی وحشیانہ کارروائیوں اور انسانی اقدار کی کھلی پامالی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ بیان میں مزید بتایا گیا کہ اب تک سات شہداء کی شناخت ان کے اہلِ خانہ نے کر لی ہے۔ وزارتِ صحت نے اس مقصد کے لیے شناختی لنک بھی جاری کیا ہے تا کہ باقی شہداء کے لواحقین اپنے پیاروں کی پہچان کر سکیں۔ یہ واقعہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب قابض اسرائیلی فوج مسلسل غزہ اور مغربی کنارے میں اپنے جنگی جرائم اور اجتماعی قتل عام کی مہم جاری رکھے ہوئے ہے، اور ہزاروں بے گناہ فلسطینیوں کی لاشیں یا تو ملبے تلے دفن ہیں یا قابض فوج کے قبضے میں رکھی گئی ہیں۔ فلسطینی عوام اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے عالمی برادری خصوصاً اقوامِ متحدہ اور بین الاقوامی عدالتِ انصاف سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قابض اسرائیلی فوج کے ان گھناؤنے مظالم کی فوری اور غیر جانب دارانہ تحقیقات کریں، تا کہ ان جرائم کے مرتکب صہیونی کمانڈرز اور سیاست دانوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جا سکے۔

غزہ میں نہ پھٹنے والے بم اور بارودی مواد ایک مہلک خطرہ بن چکے ہیں: اقوام متحدہ

غزہ: اقوام متحدہ کے ادارہ برائے انسداد بارودی سرنگ کے مشن کے سربراہ لوک ایرونگ نے متنبہ کیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں نہ پھٹنے والے بم اور دھماکہ خیز مواد جنگ بندی کے بعد بھی ایک سنگین اور بڑھتا ہوا خطرہ بن چکے ہیں۔ ایک بین الاقوامی تنظیم نے بھی تصدیق کی ہے کہ یہ غیر پھٹی ہوئی بارود غزہ میں انسانی جانوں کے لیے تباہ کن خطرہ ہے۔

لوک ایرونگ نے کہا کہ غزہ کی پٹی سے ان بموں اور بارودی مواد کو ہٹانے میں طویل وقت لگے گا مگر یہ عمل ناگزیر ہے تا کہ اس تباہ حال علاقے میں زندگی کو بتدریج معمول پر لایا جا سکے جو دو سال تک جاری رہنے والی وحشیانہ جنگ کے اثرات سے ابھی سنبھل رہا ہے۔

اقوام متحدہ کے ادارہ برائے انسداد بارودی سرنگ نے وضاحت کی کہ گذشتہ دو برس کے دوران قابض اسرائیلی ریاست کی طرف سے عائد کردہ سخت پابندیوں کے باعث غزہ میں بارودی مواد کے خطرات کی جامع سروے یا بڑے پیمانے پر جانچ ممکن نہیں ہو سکی۔ ادارے نے بتایا کہ ان حالات کے باعث ہمارے پاس غزہ میں پھیلے دھماکہ خیز مواد اور غیر پھٹی ہوئی بم [illegible] کے حقیقی خطرے کی مکمل تصویر موجود نہیں ہے۔

اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی امور کے مطابق گذشتہ پیر کو انسانی ہمدردی کے کارکنوں نے مرکزی شاہراہوں پر موجود بموں اور دھماکہ خیز مواد سے متعلق خطرات کا جائزہ لینے میں کامیابی حاصل کی۔

ادارے نے مزید کہا کہ ان کے پاس میدان میں بکتر بند گاڑیوں کی تعداد بہت محدود ہے جس کے باعث روزانہ صرف چند مقامات پر ہی ان خطرات کی جانچ ممکن ہو پاتی ہے۔

اقوام متحدہ کے انسداد بارودی سرنگ کے ادارے نے واضح کیا کہ انہیں تا حال قابض اسرائیلی حکام کی جانب سے ضروری آلات اور مشینری غزہ میں داخل کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ تین بکتر بند گاڑیاں اب بھی سرحد پر کھڑی ہیں جن کے داخلے کی اجازت ملنے پر صفائی اور تخلیہ کی کارروائیاں وسیع اور زیادہ محفوظ انداز میں ممکن ہو سکیں گی۔

جنوری میں ادارے نے بتایا تھا کہ اندازوں کے مطابق غزہ پر برسائے گئے بموں اور گولہ بارود میں سے تقریباً 5 سے 10 فیصد اب بھی غیر پھٹے ہوئے ہیں۔

اس کے بعد سے قابض اسرائیل نے غزہ پر اپنی جارحانہ مہم میں مزید شدت پیدا کی، حتیٰ کہ ستمبر کے وسط میں قابض فوج نے غزہ شہر پر ایک وسیع فوجی کارروائی بھی کی۔ بعد ازاں تیسری مرتبہ جنگ بندی کا اعلان جمعہ سے قبل نافذ العمل ہوا۔ اسی ضمن میں غیر سرکاری تنظیم ''ہینڈی کیپ انٹرنیشنل'' نے بھی سخت خبردار کیا ہے کہ غیر پھٹی ہوئی بمبیاں اور گولے غزہ میں واپس لوٹنے والے بے گھر فلسطینیوں کے لیے جان لیوا خطرہ ہیں۔ اس تنظیم نے بھی اقوام متحدہ کی طرح فوری طور پر بارودی مواد ہٹانے کے آلات کو غزہ میں داخل کرنے کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا۔

''ہینڈی کیپ انٹرنیشنل'' ایک غیر سرکاری تنظیم ہے جو بارودی سرنگوں کی صفائی اور ان کے متاثرین کی بحالی میں مہارت رکھتی ہے۔

تنظیم کی فلسطینی علاقوں میں ڈائریکٹر این کلیر یاش نے ایک بیان میں کہا کہ خطرات انتہائی شدید ہیں اور اندازوں کے مطابق اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری اس جنگ کے دوران تقریباً 70 ہزار ٹن دھماکہ خیز مواد غزہ پر برسایا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ غزہ کی تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے کی تہیں اور مٹی کے ڈھیر اتنے زیادہ ہیں کہ یہ علاقہ اب ایک نہایت خطرناک اور پیچیدہ میدان بن چکا ہے۔ شہری آبادی کی کثافت اور تنگ رقبہ اس خطرے کو مزید گھمبیر بنا رہا ہے۔ یہ صورتحال واضح ثبوت ہے کہ قابض اسرائیلی فوج نے نہ صرف انسانی زندگیوں کا قتل عام کیا بلکہ غزہ کی زمین کو بھی بارود اور بموں سے بھر کر آنے والی نسلوں کے لیے موت کا جال بچھا دیا ہے۔

'حسام ابو صفیہ' غزہ کی انسانی استقامت کی علامت، جس کی رہائی میں دنیا بے بس

غزہ: اگر صرف وہ ایک یادگار تصویر ہی رہ جاتی جو فلسطینی معالج حسام ابو صفیہ نے اپنے پیچھے چھوڑی، جب اس نے غزہ میں قابض اسرائیلی درندگی کے سامنے ڈٹ کر اپنے ہسپتال کو بچانے کے لیے دشمن کے بھاری ٹینکوں اور گولہ باری کا سامنا کیا، تو وہی تصویر فلسطینی ڈاکٹروں کی بے مثال جرات، انسان دوستی اور عزمِ صمود کی ابدی علامت بننے کے لیے کافی تھی۔ یہ تصویر اس امر کی گواہی ہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ پر مسلط کی گئی نسل کشی کے باوجود فلسطینی طبی عملہ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے سے دریغ نہیں کر رہا۔

قابض اسرائیلی ریاست جانتی ہے کہ ابو صفیہ جیسے ڈاکٹروں اور ان کے ساتھیوں کا استقامت میں کتنا کردار ہے، جو اپنے زخموں اور قربانیوں سے قوم کے حوصلے بلند رکھتے ہیں اور دشمن کی جبری بے دخلی کی سازشوں کو ناکام بناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے دانستہ طور پر انسانی قوانین اور بین الاقوامی معاہدوں کو پامال کرتے ہوئے ان ڈاکٹروں کو نشانہ بنایا، تا کہ غزہ کے عوام کی زندگی کے بنیادی ستون، یعنی صحت کے نظام اور اس کے محافظوں کو توڑ کر ان کی مزاحمتی قوت کو ختم کیا جا سکے۔

قابض اسرائیل کا نیا جرم: حسام ابو صفیہ کی رہائی سے انکار: قابض اسرائیل نے اپنی مجرمانہ روش جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کو قیدیوں کے تبادلے کی 'طوفان الاقصیٰ' فہرست میں شامل ہونے کے باوجود رہا کرنے سے انکار کر دیا۔ الٹا اس کی حراست میں مزید کئی ماہ کی توسیع کر دی گئی۔ اطلاعات کے مطابق وہ صہیونی جیلوں میں اذیت ناک حالات سے گزر رہے ہیں، جب کہ ان کے اہلِ خانہ، فلسطینی عوام اور عالمی ضمیر کو ان کی زندگی کے حوالے سے شدید تشویش لاحق ہے۔

ابو صفیہ فیملی: مسلسل درد و انتظار: ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کے اہلِ خانہ نے بتایا کہ انسانی حقوق کے مرکز ''المیزان'' کی قانونی ٹیم نے اطلاع دی ہے کہ قابض اسرائیلی عدالت نے ان کی انتظامی قید میں مزید چھ ماہ کی توسیع کی توثیق کر دی ہے۔ خاندان نے اپنے بیان میں گہرے دکھ اور حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ اس وقت سامنے آیا جب ابو صفیہ کا نام ان افراد کی فہرست میں شامل تھا جن کی رہائی پر بات چیت جاری تھی، جس سے ہمارے دکھ اور اضطراب میں اضافہ ہوا ہے۔

خاندان نے کہا کہ بغیر الزام اور بغیر منصفانہ سماعت کے مسلسل قید ایک شدید انسانی اور نفسیاتی اذیت ہے جو ہمارے پورے خاندان اور ان کے ساتھی ڈاکٹروں کے لیے ناقابلِ برداشت بن چکی ہے۔

انسانی حقوق کی تنظیموں کا ردِعمل: ظلم کی انتہا: ایمنسٹی انٹرنیشنل نے بھی ابو صفیہ کی گرفتاری میں توسیع اور ان پر تشدد کو ''کھلا ظلم'' قرار دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق قابض عدالت نے کمال عدوان ہسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کی انتظامی قید چھ ماہ کے لیے بڑھا دی۔ ابو صفیہ کو 27 دسمبر سنہ 2024ء کو قابض فوج نے شمالی غزہ میں کمال عدوان ہسپتال پر حملے کے دوران گرفتار کیا تھا، جب

ہسپتال کو تباہ کر کے غیر فعال کر دیا گیا۔

عالمی اعتراف: حسام ابو صفیہ انسانیت کے ہیرو: کولمبیا کے صدر گوستاوو پیٹرو نے کہا کہ ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کا ''واحد جرم'' یہ ہے کہ وہ بچوں کا علاج کر رہے تھے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ کولمبیا ان کی شجاعت اور انسان دوستی کے اعتراف میں انہیں ''بویاکا تمغہ'' عطا کرے گا۔ پیٹرو نے اپنے بیان میں واضح کیا کہ ''ہم ابو صفیہ کو اس وقت بھی خراجِ تحسین پیش کریں گے جب وہ قابض اسرائیلی قید میں ہوں گے۔ ہمارے ملک کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی جب تک وہ اپنے ظالمانہ رویے ترک نہیں کرتا۔''

''بویاکا'' کولمبیا کا اعلیٰ ترین قومی اعزاز ہے جو انسانی حقوق کے دفاع، عوامی خدمت اور بہادری کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ پیٹرو نے کہا کہ ''یہ اعزاز ان فلسطینی ڈاکٹروں کے لیے کم سے کم خراج ہے جنہوں نے غزہ میں نسل کشی کے دوران انسانیت بچانے کے لیے اپنی جانوں کی قربانی دی۔''

صحت بگڑتی جا رہی ہے، علاج سے محروم اسرائیلی تنظیم ''ڈاکٹرز فار ہیومن رائٹس'' نے سنہ 2024ء کے دسمبر سے قید ڈاکٹر ابو صفیہ کی حالتِ صحت پر سخت تشویش ظاہر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ عوفر جیل میں قید ہیں، جہاں ان کا وزن 25 کلوگرام کم ہو چکا ہے، انہیں جرب، دل کے امراض اور بلند فشارِ خون کا سامنا ہے مگر کوئی علاج فراہم نہیں کیا جا رہا۔

تنظیم نے بتایا کہ ابو صفیہ کو نہ عدالت میں پیش کیا گیا نہ ان کی گرفتاری کی کوئی قانونی وجہ بیان کی گئی، وہ بدترین جسمانی تشدد، طبی غفلت اور بھوک کے عذاب میں مبتلا ہیں۔ جیل میں خوراک، لباس اور بنیادی ضروریات کی شدید کمی ہے اور صہیونی جیلر اکثر قیدیوں پر حملہ کرتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق جنگ کے آغاز سے اب تک سو سے زائد فلسطینی طبی کارکنوں کو گرفتار کیا گیا ہے، جن میں بیشتر پر کوئی الزام نہیں لگایا گیا، جو عالمی قانون کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ تنظیم کے اسیران سیکشن کے سربراہ ناجی عباس نے فوری طور پر ابو صفیہ اور دیگر فلسطینی طبی اہلکاروں کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ''بین الاقوامی برادری کو ڈاکٹروں کے خلاف جاری اس اخلاقی و قانونی جرم کو روکنا چاہیے۔''

ناقابلِ فراموش قربانیاں: اسرائیلی میڈیا نے فروری میں ایک ویڈیو جاری کی جس میں ابو صفیہ کو ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں جکڑے دکھایا گیا۔ قابض عدالت نے انہیں ''غیر قانونی جنگجو'' قرار دے کر چھ ماہ کے لیے قید برقرار رکھی تھی۔

ڈاکٹر حسام ابو صفیہ نے اس جنگ میں ناقابلِ بیان قربانیاں دیں۔ ان کا نوجوان بیٹا ابراہیم اکتوبر سنہ 2024ء میں قابض فوج کے حملے میں شہید ہوا۔ خود ابو صفیہ نومبر میں ہسپتال پر بمباری کے دوران زخمی ہوئے لیکن زخموں کے باوجود مریضوں کے علاج کے لیے میدان میں ڈٹے رہے۔ یہ وہ تصویر ہے جو صہیونی ظلم کے اندھیروں میں فلسطینی انسانیت کے چراغ کی طرح جلتی رہے گی۔

غزہ کے لاپتہ افراد درد کا ناسور اور انسانیت کی پکار

غزہ: جب بھی رفح کے مغربی حصے میں واقع ان مقامات کے قریب سے، جنہیں پہلے ''امریکی امدادی مراکز'' کہا جاتا تھا، کسی شہید کی لاش برآمد ہونے کی خبر آتی ہے تو ام احمد بے قرار ہو کر وہاں پہنچتی ہیں۔ وہ ہر بار یہ امید باندھتی ہیں کہ شاید یہ لاش ان کے بچے احمد کی نہ ہو، تا کہ یہ امید قائم رہے کہ اس کا بیٹا ابھی زندہ ہے یا قابض فوج نے اسے گرفتار کر رکھا ہے۔ ام احمد الحلبی اپنے کم سن بیٹے کی واپسی کی منتظر ہیں، جو خوف اور بھوک کے بوجھ تلے ایک صبح گھر سے نکلا تھا۔ وہ مغربی رفح کی سمت گیا، جہاں آج کل کے ''موت کے جال'' بچھے ہوئے ہیں، اس امید پر کہ شاید کچھ کھانے کا سامان مل جائے۔ مگر اسے کیا معلوم تھا کہ ایک نوالے کی تلاش میں اٹھائے گئے چند قدم ہی اس کی زندگی کا آخری سراغ بن جائیں گے۔

دکھی ماں بتاتی ہیں: ''اس دن کے بعد سے میں نے احمد کو نہیں دیکھا۔ ہم نے ہر جگہ تلاش کیا، انسانی حقوق کی تنظیموں سے رابطے کیے، مگر کسی کے پاس کوئی خبر نہیں۔ کچھ لوگوں نے کہا وہ زخمی ہوا تھا، کچھ نے بتایا کہ صہیونی ٹینکوں نے پورا علاقہ روند ڈالا۔'' احمد کے لاپتہ ہونے کے بعد سے اس کے گھر میں وقت جیسے رک گیا ہے۔ ہر دن ایک نہ ختم ہونے والا انتظار ہے اور ہر رات اندھیروں کا طویل سفر۔ پھر بھی احمد کی ماں امید کا آخری چراغ جلائے رکھے ہوئے ہیں۔ وہ آسمان کی طرف دیکھ کر بس یہی دعا کرتی ہیں: ''اے میرے رب، میرا بیٹا واپس کر دے، یا کم از کم یہ بتا دے کہ وہ کہاں ہے۔''

ہزاروں لاپتہ افراد: گذشتہ ہفتے جنگ بندی کے نفاذ کے بعد غزہ میں محکمہ سول ڈیفنس نے اعلان کیا کہ صہیونی جارحیت کے آغاز سے اب تک تقریباً 9500 فلسطینی افراد لاپتہ ہیں۔ محکمے کے ترجمان محمود بصل نے بیان میں بتایا کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے اب تک 9500 لاپتہ افراد کی اطلاع ملی ہے۔ انہوں نے بین الاقوامی صلیب احمر کمیٹی سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل سے ان افراد کی قسمت معلوم کرنے کے لیے رابطہ کرے۔

اقوام متحدہ کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق غزہ میں لاپتہ افراد کی تعداد 8 ہزار سے 11 ہزار کے درمیان ہے، جن میں اکثریت خواتین اور بچوں کی ہے، اور ان میں سے بیشتر کی زندگی یا موت کا کوئی سراغ نہیں۔ یہ لاپتہ افراد ان میں شامل ہیں جو اپنے گھروں کے ملبے تلے دب گئے، جبراً بے دخل کیے گئے، انسانی ڈھال کے طور پر استعمال ہوئے یا صہیونی فوج کے ہاتھوں قید میں لے جائے گئے۔ ان کے خاندان امید اور ناامیدی کے درمیان جھولتے رہ گئے ہیں۔

لاپتہ افراد...... جنگ کا تلخ نتیجہ

غزہ میں لاپتہ اور جبراً غائب کیے گئے افراد کے فلسطینی مرکز کے محقق غازی المجدلاوی کا کہنا ہے کہ قابض اسرائیل کی جنگ نے ایک نئی انسانی المیہ جنم دیا ہے: لاپتہ افراد کا بحران۔ ان کے مطابق، جاری جارحیت کے دوران یہ تعداد خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے۔ المجدلاوی نے مرکز اطلاعات فلسطین سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ غزہ میں 8 سے 9 ہزار لاپتہ افراد ہونے کا اندازہ ہے، جن میں سے اکثر یا تو ملبے تلے دبے ہیں یا قابض اسرائیلی افواج کے قبضے والے علاقوں میں ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اقوام متحدہ، صلیب احمر اور ہلال احمر فوری طور پر مداخلت کریں، بھاری مشینری، فرانزک ماہرین اور ڈی این اے شناختی آلات فراہم کریں تا کہ اہلِ خانہ اپنے پیاروں کی لاشوں کو باعزت طریقے سے دفنا سکیں۔

انہوں نے کہا کہ یہ صورتحال ایک ایسے ادارے کے قیام کی متقاضی ہے جو ان تمام کیسز کو منظم طور پر دستاویزی شکل دے اور متاثرہ خاندانوں کی آواز عالمی سطح پر پہنچائے۔ المجدلاوی نے بتایا کہ ''فلسطینی مرکز برائے لاپتہ افراد'' ایک قومی پہل ہے جس کا مقصد جبراً غائب کیے گئے اور لاپتہ فلسطینیوں کے مقدمات کو ریکارڈ پر لانا اور ان کے حقوق و شناخت کا تحفظ کرنا ہے۔

ان کے مطابق مرکز قانونی، نفسیاتی اور سماجی مدد فراہم کرتا ہے، اور ان جرائم کی مکمل دستاویزات تیار کر کے انہیں بین الاقوامی سطح پر پیش کرتا ہے تا کہ مجرموں کا احتساب ممکن بنایا جا سکے۔ مرکز ایک جامع ڈیجیٹل ڈیٹا بیس تیار کر رہا ہے جس میں ہر لاپتہ شخص کی تفصیلات، مقام، حالات اور گواہوں کے بیانات شامل ہوں گے تا کہ متاثرہ خاندانوں کے انسانی پہلو کو اجاگر کیا جا سکے۔

المجدلاوی کا کہنا ہے کہ اگرچہ اس وقت ترجیح ان افراد کو دی جا رہی ہے جو حالیہ غزہ کی جنگ کے دوران لاپتہ ہوئے، مگر مرکز کی سرگرمیاں فلسطینیوں کے تمام کیسز تک پھیلائی جا سکتی ہیں، خواہ وہ اندرونِ فلسطین ہوں یا بیرونِ ملک۔ انہوں نے بتایا کہ مرکز محققین اور وکلا کی ایک ٹیم پر مشتمل ہے جو قابض اسرائیل کے جبری گمشدگی کے جرائم کو دستاویزی شکل دے رہے ہیں اور ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے راستے تلاش کر رہے ہیں۔

مرکز بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں کے ساتھ تعاون کے ذریعے ان جرائم کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کے لیے دباؤ ڈال رہا ہے۔ اس ضمن میں صلیب احمر اور دیگر تنظیموں کے ساتھ شراکت داری بھی قائم کی جا رہی ہے تا کہ معلومات تک رسائی آسان ہو۔

المجدلاوی کے مطابق، سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ قابض اسرائیل اپنی جیلوں میں جبراً غائب کیے گئے افراد کی تفصیلات ظاہر نہیں کرتا، اور بین الاقوامی کوششوں کے ساتھ تعاون سے انکار کرتا ہے۔ انہوں نے عالمی برادری اور ثالث ممالک پر زور دیا کہ وہ لاپتہ افراد کا معاملہ مذاکرات کی میز پر لائیں۔ مرکز اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ وہ جبری گمشدگی کے تمام واقعات عالمی سطح پر پیش کرے گا تا کہ مفقودین کے انجام کا پتا چلایا جا سکے اور ان جرائم کے ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جا سکے۔

آج غزہ کے ملبے میں دبی ہوئی زندگی کی بازگشت، ٹوٹے ہوئے گھروں کی خاموش دیواروں اور ویران گلیوں میں گونجتی ہے۔ ہزاروں لاپتہ افراد کے اہلِ خانہ کے لیے یہ زخم ایسا ہے جو کبھی نہیں بھر پاتا۔ نہ ان کے نام کسی فہرست میں ہیں، نہ قبریں جن پر جا کر آنسو بہائے جا سکیں۔ بس کچھ تصویریں، یادیں اور دعائیں ہیں جو وقت کے ساتھ دھندلا رہی ہیں، مگر ماؤں کے دل اب بھی پکار رہے ہیں: ''احمد...... کہاں ہو میرے لال؟'' یہ المیہ محض اعداد و شمار کا قصہ نہیں بلکہ انسانیت کے ضمیر کے لیے ایک چیخ ہے۔ ظلم اس وقت ختم نہیں ہوتا جب کسی کو قتل کیا جائے، بلکہ جب اسے فراموش کر دیا جائے۔

یحییٰ السنوار... طوفان الاقصیٰ کے معمار کی لازوال داستانِ شہادت

غزہ: غزہ میں جنگ بندی کے معاہدے کے غیر یقینی مرحلے میں داخل ہونے کے ساتھ ہی ایک بار پھر اس مردِ مجاہد کا ذکر تازہ ہو گیا، جس نے طوفان الاقصیٰ کی قیادت کی اور دنیا کی سب سے سنگدل جنگی مشین کے مقابلے میں فولادی عزم کے ساتھ ڈٹا رہا۔ یحییٰ السنوار جو قیدِ تنہائی کے اندھیروں سے اٹھ کر حماس کی قیادت کے مقام تک پہنچا۔ اور اسلامی یونیورسٹی کے طالب علم سے مزاحمتی کارروائیوں کے منصوبہ ساز بن گیا، اس نے اپنی پوری زندگی ایمان، عزم اور مقاومت کی غیر متزلزل بنیادوں پر استوار کی۔ حالات بدلے مگر اس کا مشن نہ بدلا، یہاں تک کہ وہ جامِ شہادت نوش کر گیا۔

آج 16 اکتوبر کو شہید قائد یحییٰ السنوار کی پہلی برسی ہے، وہ برسی جس میں غزہ کے زخم اور اس کے شہداء کے لہو ایک ہی داستان سناتے ہیں۔ اس مردِ آہن کی کہانی، جس نے پناہ گزین کیمپ کے ایک بیٹے سے فلسطینی مزاحمت کی تاریخ کا ایک روشن باب رقم کیا۔ اس نے اپنی قوم کو آگ کے دریا سے گزارا، آزادی اور وقار کی راہ دکھائی اور فلسطینی کاز کو پوری دنیا کے ضمیر پر نقش کر دیا۔

پیدائش اور ابتدائی زندگی: یحییٰ ابراہیم السنوار 19 اکتوبر 1962ء کو جنوبی غزہ کے خان یونس پناہ گزین کیمپ میں پیدا ہوئے۔ ان کے خاندان کو قابض صہیونیوں نے 1948ء میں عسقلان کی مجدل شہر سے بے دخل کیا تھا۔

وہ ایک ایسے ماحول میں پلا بڑھا جو مزاحمت، قربانی اور وطنِ مسلوب کی تڑپ سے لبریز تھا۔ غربت

اور جلاوطنی کے باوجود، اس نے بچپن ہی سے اپنے تشخص اور مقصد کو پہچان لیا تھا۔ اس نے ابتدائی تعلیم خان یونس کے سکولوں میں حاصل کی، پھر ثانوی تعلیم مکمل کر کے غزہ کی اسلامی یونیورسٹی میں عربی زبان میں تعلیم حاصل کی۔ یہی وہ دور تھا جب اس کی فکری اور تنظیمی شخصیت نکھر کر سامنے آئی۔

یونیورسٹی میں وہ اسلامی بلاک کا نمایاں ترین رہنما تھا۔ وہ مناظروں میں مضبوط دلائل اور نظریاتی گہرائی کے ساتھ شریک ہوتا، 1982ء سے 1987ء کے دوران طلبہ کونسل کے مختلف عہدوں پر فائز رہا اور بعد ازاں اس کا صدر منتخب ہوا۔ اسی زمانے میں اس نے شیخ احمد یاسین کی سرپرستی میں ''العائدون للفن الاسلامی'' نامی فنکارانہ تنظیم قائم کی تا کہ ثقافت کو بھی مزاحمت کے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔

تنظیمی سفر: السنوار نے 1980ء کی دہائی کے آغاز میں طلبہ سیاست سے نکل کر عملی مزاحمت کا راستہ اپنایا۔ 1983ء میں اس نے شیخ احمد یاسین کے ساتھ مل کر ''امن الدعوہ'' کے نام سے ایک خفیہ سکیورٹی یونٹ قائم کیا جو بعد میں حماس کے سکیورٹی ڈھانچے کی بنیاد بنا۔

تین سال بعد اس نے ''مجد'' نامی تنظیم کی تشکیل میں حصہ لیا۔ یہ حماس کا سکیورٹی و انٹیلی جنس بازو تھا جو قابض دشمن کے ساتھ تعاون کرنے والے ایجنٹوں کی نشاندہی کرتا تھا۔

گرفتاریاں اور اسیری: یحییٰ السنوار کو متعدد بار قابض اسرائیل نے گرفتار کیا۔ پہلی بار 1982ء میں اسے الفارعہ جیل میں چھ ماہ قید کیا گیا، پھر 1988ء میں اسے چار مرتبہ عمر قید کی سزا سنائی گئی۔

اس نے لگاتار 23 سال قید کاٹی جن میں تقریباً چار سال تنہائی کی اذیت ناک قید میں گزرے۔

جیل کے اندر بھی وہ مزاحمت کا علم بلند رکھے رہا۔ اس نے حماس کے اسیران کی اعلیٰ قیادت کی ذمہ داری سنبھالی اور کئی تاریخی بھوک ہڑتالوں کی قیادت کی۔ اسی دوران اس نے عبرانی زبان سیکھی اور اسرائیلی سیاست و سکیورٹی نظام پر تحقیقی کام کیا۔ اس نے کئی کتابیں تصنیف اور ترجمہ کیں جن میں ''الشاباک بین الأشلاء''، ''الأحزاب الإسرائیلیہ''، ''المجد''، ''التجربہ والخطأ'' اور ایک ادبی ناول ''شوک القرنفل'' شامل ہے، جس میں سنہ 1967 کے بعد فلسطینی جدوجہد کے مراحل کو قلم بند کیا گیا۔

رہائی اور نیا باب: سنہ 2011ء میں یحییٰ السنوار کو ''وفاء الاحرار'' قیدیوں کے تبادلے کے معاہدے کے تحت آزادی ملی۔ وہ اس تاریخی معاہدے کے مرکزی منصوبہ سازوں میں شامل تھا۔

رہائی کے بعد اس نے شادی کی اور تین بیٹے ابراہیم، عبداللہ اور رضا پیدا ہوئے۔ اسی سال وہ دوبارہ تنظیمی ذمہ داریوں میں سرگرم ہوا، 2012ء میں سکیورٹی امور اور 2013 میں عسکری امور کا نگران مقرر ہوا۔ سنہ 2015ء میں امریکہ نے اسے اپنی نام نہاد ''عالمی دہشت گردوں'' کی فہرست میں شامل کر لیا۔ اسی سال اسے القسام بریگیڈز کے زیرِ حراست صہیونی قیدیوں کے معاملے کی ذمہ داری سونپی گئی۔

حماس کی قیادت: سنہ 2017ء میں یحییٰ السنوار کو حماس کے سیاسی دفتر کا سربراہ منتخب کیا گیا اور 2021 میں دوسری مدت کے لیے بھی اس اعتماد کو برقرار رکھا گیا۔ سنہ 2023ء میں جب قابض اسرائیل نے غزہ پر نسل کشی کی مہم شروع کی تو اس نے اپنی قوم کی قیادت کی اور مزاحمت کو ایک نئی جہت دی۔

6 اگست 2024 کو اسماعیل ہنیہ کی تہران میں شہادت کے بعد سنوار کو حماس کا نیا سیاسی سربراہ منتخب کیا گیا۔ یہ انتخاب اس کے چار دہائیوں پر محیط جہاد اور قیادت کی تصدیق تھا۔ قابض اسرائیل نے اسے بارہا قتل کرنے کی کوشش کی، اس کا گھر چار مرتبہ بمباری میں تباہ کیا، پہلے 1989، پھر 2014، 2021 اور آخر میں 2024 میں۔

شہادت: یحییٰ السنوار نے اپنی آخری سانس تک میدان نہیں چھوڑا۔ وہ اپنی عسکری وردی میں، ہاتھ میں بندوق لیے دشمن سے نبرد آزما رہا۔ جب اس کا ہاتھ زخمی ہوا تو اس نے لوہے کی تار سے باندھ کر لڑائی جاری رکھی، یہاں تک کہ 16 اکتوبر 2024 کو وہ جامِ شہادت نوش کر گیا۔

یہ اس کی زندگی کا وہ آخری باب تھا جو جرات، فخر اور ایمان سے روشن ہے، ایک ایسی داستان جو حق کے علمبرداروں اور ظالم دشمن کے درمیان جاری ابدی معرکے کا استعارہ بن گئی۔ طوفان الاقصیٰ کی 377 ویں دن یہ اعلان ہوا کہ اس معرکے کا قائد، وہ مردِ میدان، رب کے حضور پہنچ گیا۔ یہ وہ معرکہ تھا جس میں قابض اسرائیل کو عالمی طاقتوں کی پشت پناہی حاصل تھی، مگر فلسطینیوں نے صبر و ثبات کی وہ تاریخ رقم کی جو انسانی ضمیر کو جھنجھوڑ گئی۔ یحییٰ السنوار اپنی قوم کی طرح سربلند اور غزہ کے پہاڑوں کی طرح ثابت قدم رخصت ہوا، مزاحمت، غیرت اور حریت کی علامت بن کر۔

قابض اسرائیل اور اس کے انتہا پسند آبادکاروں کے حملے فلسطینی قوم کی عزم و استقامت کو نہیں توڑ سکتے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت حماس نے کہا ہے کہ مغربی کنارے میں قابض اسرائیلی فوج اور یہودی آبادکاروں کے بڑھتے ہوئے حملے فلسطینی قوم کے پختہ عزم اور اپنی سرزمین سے وابستہ استقامت کو کبھی متزلزل نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ درندانہ کارروائیاں مزید غصے کو بھڑکائیں گی اور مغربی کنارے بھر میں عوامی مزاحمت کی آگ کو

وسعت دیں گی جو قابض دشمن کے بڑھتے ہوئے جرائم کا فطری ردعمل ہے۔ حماس نے اپنے بیان میں واضح کیا کہ مغربی کنارے میں قابض اسرائیل کی مسلسل صہیونی جارحیت دراصل غزہ کی پٹی میں گذشتہ دو برس سے جاری اجتماعی نسل کشی کے تسلسل کا حصہ ہے۔ مگر یہ تمام مظالم اور وحشیانہ اقدامات ہمارے صابر و ثابت قدم عوام کو مرعوب نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ ظلم بالآخر قابض اسرائیل اور اس کے خونخوار بستیاں نشین جتھوں پر الٹا وبال بن کر گرے گا۔ وہ جتنے بھی مکروہ حربے آزمائیں ان کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا۔ وہ نہ مغربی کنارے پر مکمل قبضہ جما سکیں گے نہ فلسطینیوں کو ان کی سرزمین سے بے دخل کر پائیں گے۔ حماس نے فلسطینی عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے عوامی احتجاجات اور مزاحمتی تحریک کو مزید تیز کریں اور پوری قوت کے ساتھ مغربی کنارے کے شہروں، قصبوں اور دیہات پر ہونے والے ان استعماری حملوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ آج ہفتہ کی صبح قابض اسرائیلی افواج اور بستیاں نشینوں نے مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں اپنے حملے تیز کر دیے۔ انہوں نے القدس اور رام اللہ کے نواحی دیہات میں فلسطینی شہریوں کو ان کی زمینوں تک پہنچنے سے روک دیا تا کہ وہ زیتون کی فصل نہ چن سکیں۔ رام اللہ کے مغربی علاقے میں واقع دیر عمار گاؤں میں قابض اسرائیلی فوج نے زیتون چننے والے کسانوں پر حملہ کیا اور انہیں اپنی زمینوں تک رسائی سے زبردستی محروم کر دیا۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو.کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای-میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+
قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔